علم صرف کی اہم اور جامع کتاب

علم الصیغہ

(اردو)

مترجم
حضرت علامہ نصیر الدین چشتی

برائے طالبات درجہ ثانویہ خاصہ
تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

ناشر
مرکزی دفتر تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

نام کتاب ———— علم الصیغہ مترجم

مصنف ———— علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی

مترجم ———— علامہ غلام نصیر الدین چشتی

پروف ریڈنگ ———— حافظ محمد ظہیر بٹ

کتابت ———— حافظ محمد رمضان الحجہ

سرورق ———— صوفی خورشید عالم محمد

تاریخ اشاعت ———— جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ / نومبر ۱۹۹۲ء

ہدیہ ———— ۶-۳ روپے

ناشر ———— مرکزی دفتر تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

اورینٹل پرنٹرز ریلوے روڈ لاہور

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
			۱۴	ثلاثی	۱۶
۱	مقدمہ	۸	۱۵	رباعی	״
	علم الصیغہ اور اس کی اقسام	۱۴	۱۶	مجرد	״
۲	کلمہ	״	۱۷	مزید فیہ	״
۳	کلمہ کی اقسام	״	۱۸	فعل کی اقسام (باعتبار اقسام حروف)	״
۴	فعل کی تعریف	״			
۵	اسم کی تعریف	״	۱۹	صحیح	״
۶	حرف کی تعریف	״	۲۰	مہموز	״
۷	فعل کی اقسام (باعتبار معنی وزمانہ)	״	۲۱	معتل	״
			۲۲	مضاعف	״
۸	فعل ماضی	۱۵	۲۳	ہفت اقسام	۱۸
۹	فعل مضارع	״	۲۴	اسم کی اقسام	״
۱۰	فعل امر	״	۲۵	مصدر	״
۱۱	فعل معروف ومجہول	״	۲۶	مشتق	״
۱۲	فعل مثبت ومنفی	״	۲۷	جامد	״
۱۳	فعل کی اقسام (باعتبار تعداد حروف)	۱۶	۲۸	جامد کی اقسام	״
			۲۹	سوالات	۱۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

قرآن وحدیث اور کسی بھی عربی عبارت کو سمجھنے کے لئے جن علوم کا حصول ضروری ہے ان میں علمِ صرف اور علمِ نحو کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اسی لئے علمِ صرف کو تمام علوم کی ماں اور علمِ نحو کو جملہ علوم کا باپ قرار دیا گیا۔

کہا جاتا ہے: "اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْھَا"

علمِ صرف کے ذریعے صیغوں (الفاظ) کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔ ایک صیغہ سے دوسرا صیغہ بنانے اور اُن کی گردان کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔

اس طرح علمِ صرف کے ذریعے صیغوں، افعال اور اسماء وغیرہ کی پہچان کے بعد آیات واحادیث اور دیگر عربی عبارات کا ترجمہ کرنا اور اُن کے مفہوم سے آگاہ ہونا آسان ہو جاتا ہے۔

علمِ صرف سے متعلق بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں۔ بعض کتب میں صیغوں، اسماء اور افعال کی بناوٹ سے بحث کی گئی ہے، کچھ کتب گردانوں پر مشتمل ہیں اور بعض کتابوں میں تعلیلات اور مشکل صیغوں کا بیان ہے۔

لیکن علم الصیغہ علمِ صرف کے بارے میں ایک جامع کتاب ہے کیونکہ اس کتاب میں صرف کے تمام ضروری امور کو نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کر دیا گیا جس کی ایک اجمالی جھلک حسبِ ذیل ہے۔

یہ کتاب ایک مقدمہ، چار ابواب، اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

مقدمہ میں کلمہ کی تقسیم اور اس کی اقسام، اسم، فعل اور حرف کی تعریف، حروف اصلیہ، حروف زائدہ، ہفت اقسام اور دہ اقسام وغیرہ تمام امور کا ایک مختصر مگر جامع خاکہ دیا گیا ہے۔

پہلا باب: دو فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں افعال کی گردانیں اور ثلاثی مجرد کے ابواب کا ذکر ہے۔ جبکہ دوسری فصل میں اسمائے مشتقہ اور ان کی گردانوں کا بیان ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ثلاثی مجرد کے چوالیس مصادر، ان کے اوزان اور مثالوں کو نظم کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

دوسرا باب: چار فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں ثلاثی مجرد کے ابواب کا تعارف اور اُن کی گردانیں، دوسری فصل میں ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق کے ابواب اور اُن کی گردانیں، تیسری فصل میں رباعی مجرد اور مزید فیہ کے ابواب اور اُن کی گردانیں اور چوتھی فصل میں ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کے ابواب اور ان کی گردانیں ذکر کی گئی ہیں۔

تیسرا باب: مہموز، معتل، اور مضاعف کے بیان پر مشتمل ہے اور اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل میں مہموز کا بیان ہے اور یہ دو قسموں پر مشتمل ہے۔ پہلی قسم میں مہموز کے دس قواعد اور دوسری قسم میں مہموز کے مختلف ابواب کی گردانوں کا بیان ہے۔

دوسری فصل میں معتل کا ذکر ہے اور یہ فصل پانچ اقسام پر مشتمل ہے۔ پہلی قسم میں معتل کے قواعد ذکر کئے گئے ہیں، دوسری قسم میں مثال کی گردانیں، تیسری قسم میں اجوف کی، چوتھی قسم میں ناقص ولفیف کی گردانیں اور پانچویں قسم میں مرکبات یعنی ایسے افعال کی گردانیں ذکر کی گئی ہیں جو مہموز بھی ہوں اور معتل بھی۔

تیسری فصل، مضاعف سے متعلق ہے۔ یہ دو قسموں پر مشتمل ہے۔ پہلی قسم میں مضاعف کے پانچ قواعد اور گردانوں کا بیان ہے جبکہ دوسری قسم مرکبات یعنی ایسی گردانوں پر مشتمل ہے جو مضاعف اور مہموز سے مل کر بنتی ہیں۔

چوتھا باب: کچھ افادات پر مشتمل ہے یعنی بعض صیغے جنہیں عام طور پر اہلِ صرف خلافِ قاعدہ (شاذ) قرار دیتے ہیں اسکے بارے میں حضرت مصنف علیہ الرحمۃ نے اپنے استاذ گرامی حضرت سید محمد بریلوی رحمہ اللہ کے بیان کردہ کچھ ایسے قواعد ذکر کیے ہیں جن کی روشنی میں وہ شاذ نہیں رہتے۔

پھر خاتمہ میں قرآن پاک سے چند مشکل صیغوں کا انتخاب کر کے اُن کا حل پیش کیا ہے۔

علم الصیغہ کے مصنف: علم الصیغہ کے مصنف حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمہ اللہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بہت بڑے مجاہد تھے۔

آپ ۱۲۲۸ھ میں کاکوری کے مقام پر پیدا ہوئے جوکہ ہندوستان میں واقع ہے۔ اپنے دور کے نامور اور جید علماءِ کرام سے تحصیلِ علم کے بعد حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق رحمہ اللہ (م ۱۲۶۲ھ) سے درسِ حدیث لیا۔ علوم کی تکمیل حضرت مولانا بزرگ علی مارہروی سے کی۔ فراغت کے بعد انگریزی حکومت میں ملازمت اختیار کر لی۔ مفتی اور منصف (جج) کے عہدوں پر سرفراز رہے۔

علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمۃ نے ملازمت کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ چنانچہ آپ کے تلامذہ میں سے حضرت مفتی لطف اللہ علی گڑھی (م ۱۹۱۶ء) اور مولانا حسین شاہ بخاری جیسے معروف علماء شامل ہیں۔

حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی بریلی شریف میں صدر امین تھے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا آغاز ہوگیا۔ نواب بہادر خان بہادر روہیل کھنڈ کے ناظم مقرر ہوئے تو آپ نے ان کی حکومت کی مالی امداد کے لئے فتویٰ دیا۔ جب انگریز حکومت کا بریلی میں دوبارہ قیام ہوا تو کاغذات میں آپ کا وہ فتوٰے برآمد ہوا۔ چنانچہ آپ کو اس جرم میں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ہوئی قید کے دوران آپ نے ایک انگریز کی فرمائش پر عربی کی ضخیم کتاب "تقویم البلدان" کا اُردو میں ترجمہ کیا جو دو برس کے عرصے میں مکمل ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ یہی ترجمہ آپ کی رہائی کا سبب بنا اور ۱۲۷۷ھ میں حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی کی رہائی عمل میں آئی۔

جزیرہ انڈمان سے واپس آکر حضرت مفتی عنایت احمد کا مستقل قیام کانپور میں رہا وہاں آپ نے مدرسہ فیضِ عام قائم کر کے اسے اپنی اصلاحی اور تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔

۱۲۷۹ھ میں حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمہ اللہ حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جدہ کے قریب آپ کا جہاز پہاڑ سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ اور آپ نے ۸ شوال ۱۲۷۹ھ کو احرام باندھے ہوئے بحالتِ نماز جام شہادت نوش فرمایا۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمہ اللہ نے متعدد تبلیغی اور اصلاحی کتب اور رسائل تصنیف فرمائے جن میں سے معروف کُتب حسب ذیل ہیں:

علم الفرائض، ملخصات الحساب، تصدیق المسیح، الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعلمین، ضمان الفردوس، بیان شب قدر و شب برأت، رسالہ در مذمت میلاد، فضائل علم و علمائے دین، محاسن العمل الافضل، فضائل درود و علم

ہدایات الاضاحی، الدر الفرید فی مسائل القیام السعید، وظیفہ کریمیہ، خجستہ بہار، احادیث حبیب الکریم، نقشۂ مواقع النجوم، تواریخ حبیب الٰہ، اور علم الصیغہ۔

تواریخ حبیب الٰہ آپ کی ایک اہم تصنیف ہے جسے آپ نے حکیم محمد امیر خان اینٹو ڈاکٹر انڈمان کی فرمائش پر لکھا۔ یہ کتاب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر مشتمل ہے۔

علم الصیغہ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ علم صرف کی ایک نہایت جامع کتاب ہے۔ آپ نے اسے حافظ وزیر علی صاحب کی فرمائش پر اور ان کی دلجوئی کے لئے اس وقت لکھا جب آپ جزیرہ انڈمان میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے تھے اور اس وقت آپ کے پاس کوئی کتاب نہ تھی۔ آپ نے محض یادداشت کی بناء پر اسے تصنیف فرمایا۔ اس کتاب کی جامعیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خود ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ کتاب اس انداز میں لکھی گئی ہے کہ میزان و منشعب، پنج گنج، زبدہ اور صرف میر کی جگہ کام آئے۔ جبکہ دیگر فوائد پر بھی مشتمل ہو۔

علم الصیغہ مترجم: علم الصیغہ کا زیر نظر ترجمہ محض ترجمہ نہیں بلکہ ایک مستقل کتاب ہے۔ ہر بحث کے لئے عنوان دیا گیا ہے اور ترجمہ کرتے وقت طلبہ وطالبات کی استعداد کو پیش نظر رکھتے ہوئے آسان اور سادہ الفاظ لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

حسب ضرورت حاشیہ میں وضاحتی نوٹ دیئے گئے ہیں اور بعض ضروری اور اہم گردانوں کو مکمل کرتے ہوئے دوسری گردانوں کو طالب علم پر چھوڑ دیا گیا۔

اب اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ ان گردانوں کو طلباء وطالبات سے مکمل طور پر سنیں اور قواعد ازبر کرا کے تعلیلات کی مشق کرائیں۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ اگرچہ ترجمہ کے ذریعے علم الصیغہ کو قدرے آسان صورت میں لایا گیا ہے۔ لیکن استاذ کی ضرورت اپنی جگہ باقی ہے۔ اساتذہ خوب محنت کرکے اسباق پڑھائیں اور بار بار سنیں اور صیغوں نیز تعلیلات کی مشق کراتے ہوئے کاپیوں پر لکھائیں۔

علم الصیغہ کے مترجم حضرت مولانا علامہ غلام نصیر الدین چشتی گولڑوی ایک فاضل مدرس ہیں۔ عظیم مادر علمی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ اس دار العلوم میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے اور آج کل جامعہ عثمانیہ فاروق آباد (شیخوپورہ) میں مسند تدریس پر فائز ہیں۔

علامہ موصوف کی تالیفات، زبدۃ المصادر، علم صرف اور خاصیات ابواب پہلے ہی اساتذہ اور طلبہ سے داد تحسین وصول کر چکی ہیں۔

امید ہے کہ علم الصیغہ کا زیر نظر ترجمہ بھی قبولیت عامہ حاصل کرے گا۔ نظر ثانی اور پروف ریڈنگ کے لئے حضرت علامہ مولانا غلام محمد سیالوی ناظم شعبہ امتحانات تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان، وناظم اعلیٰ شمس العلوم جامعہ رضویہ کراچی کے علاوہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے ہونہار طالب علم قاری محمد ظہیر بٹ نے تعاون کیا جس کے باعث دونوں حضرات شکریہ کے مستحق ہیں۔

تنظیم المدارس کے ناظم اعلیٰ حضرت مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ کو ہدیۂ تبریک پیش کرنا ضروری ہے جن کی انتھک محنت اور جانفشانی سے آج تنظیم المدارس اوج ثریا کو چھو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تنظیم المدارس کو مزید ترقی عطا فرمائے اور اس کتاب کو طلبہ وطالبات کے لئے مفید بنائے۔ آمین۔

محمد صدیق ہزاروی
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
۱۰ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ بروز پیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

کلمہ کی تقسیم اور اس کی اقسام

کلمہ | وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنیٰ کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے رَجُلٌ، ضَرَبَ، اور مِنْ

کلمہ کی اقسام | کلمہ کی تین قسمیں ہیں (۱) فعل جیسے ضَرَبَ (۲) اسم جیسے رَجُلٌ (۳) حرف جیسے مِنْ

فعل کی تعریف | فعل وہ کلمہ ہے جو مستقل معنیٰ پر دلالت کرے اور تین زمانوں یعنی ماضی، حال اور استقبال (مستقبل) میں سے کسی ایک سے ملا ہوا ہو۔۔۔ جیسے ضَرَبَ (فعل ماضی) یَضْرِبُ (فعل مضارع جس میں حال و استقبال دونوں زمانے پائے جاتے ہیں)

اسم کی تعریف | اسم وہ کلمہ ہے جو مستقل معنیٰ پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو۔ جیسے رَجُلٌ اور ضَارِبٌ۔

حرف کی تعریف | حرف وہ کلمہ ہے جو غیر مستقل معنیٰ پر دلالت کرے یعنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کا معنیٰ سمجھ نہ آئے۔ جیسے مِنْ اور اِلیٰ۔

فعل کی اقسام (باعتبار معنیٰ و زمانہ) | معنیٰ اور زمانہ کے اعتبار سے فعل کی تین

قسمیں ہیں۔ (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر

فعل ماضی | وہ فعل جو کسی معنیٰ کے گذشتہ زمانے میں واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے فَعَلَ (اس ایک مرد نے گذشتہ زمانے میں کیا)

فعل مضارع | وہ فعل جو کسی معنیٰ کے موجودہ یا آئندہ زمانے میں واقع ہونے پر دلالت کرے اسے فعل مضارع کہتے ہیں۔ جیسے یَفْعَلُ (وہ ایک مرد موجودہ زمانہ میں کرتا ہے یا آئندہ زمانے میں کرے گا)

فعل امر | وہ فعل ہے جو مخاطب سے کسی کام کے آئندہ زمانے میں طلب پر دلالت کرے۔ جیسے اِفْعَلْ (تو ایک مرد آئندہ زمانے میں کر)

فعل معروف و مجہول | فعل ماضی اور فعل مضارع میں اگر فعل کی نسبت کام کرنے والے کی طرف کی جائے تو اسے فعل معروف کہتے ہیں۔ جیسے ضَرَبَ (فعل ماضی معروف) یَضْرِبُ (فعل مضارع معروف)

اور اگر فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو تو وہ فعل مجہول کہلاتا ہے۔۔۔ جیسے ضُرِبَ (فعل ماضی مجہول) یُضْرَبُ (فعل مضارع مجہول)

نوٹ | (۱) کام کرنے والے کو فاعل اور جس پر کام واقع ہوا اسے مفعول کہتے ہیں۔

(۲) جس فعل امر کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ معروف ہی ہوتا ہے مجہول نہیں ہوتا۔

فعل مثبت و منفی | اگر فعل ماضی اور مضارع (معروف ہوں یا مجہول) کسی کام کے ثبوت پر دلالت کریں تو اسے اثبات یا مثبت کہتے ہیں۔ جیسے نَصَرَ اور نُصِرَ (فعل ماضی مثبت) یَنْصُرُ اور یُنْصَرُ (فعل مضارع مثبت)

اگر کسی کام کی نفی پر دلالت کریں تو وہ فعل نفی یا منفی کہلاتا ہے۔۔۔ جیسے مَاضَرَبَ اور مَاضُرِبَ (فعل ماضی منفی) لَا یَضْرِبُ اور لَا یُضْرَبُ

(فعل مضارع منفی)

فعل کی اقسام (باعتبار تعداد حروف)

تعداد حروف کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ثلاثی (۲) رباعی

ثلاثی وہ فعل ہے جس میں حروفِ اصلی تین ہوں[1]۔ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ۔

رباعی وہ فعل ہے جس میں حروفِ اصلی چار ہوں۔ جیسے بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ۔

مجرد پھر ثلاثی اور رباعی میں سے ہر ایک کی دو، دو قسمیں ہیں۔

(۱) مجرد (۲) مزید فیہ

مجرد وہ فعل ہے جس کی ماضی میں حروفِ اصلی (تین یا چار) سے زائد کوئی حرف نہ ہو۔ جیسے نَصَرَ بروزنِ فَعَلَ (ثلاثی مجرد) بَعْثَرَ بروزن فَعْلَلَ (رباعی مجرد)

مزید فیہ اگر ماضی میں حروفِ اصلی سے کوئی حرف زائد ہو تو اُسے مزید فیہ کہتے ہیں۔ جیسے اِجْتَنَبَ بروزنِ اِفْتَعَلَ (ثلاثی مزید فیہ) تَسَرْبَلَ بروزنِ تَفَعْلَلَ (رباعی مزید فیہ)

فعل کی اقسام (باعتبار اقسام حروف)

اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی چار قسمیں ہیں جنہیں چہار اقسام بھی کہا جاتا ہے۔ (۱) صحیح (۲) مہموز (۳) معتل (۴) مضاعف

صحیح وہ فعل ہے جس کا کوئی حرفِ اصلی ہمزہ اور حرفِ علت نہ ہو اور نہ ہی اُس

---

[1] حروفِ اصلی ان حروف کو کہتے ہیں جو فاء، عین، لام (فعل) کے مقابلے میں ہوتے ہیں جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ (ثلاثی) دَحْرَجَ بروزنِ فَعْلَلَ (رباعی)

جو حروف، فاء، عین اور لام کے مقابلے میں نہ ہوں ان کو زائد حروف کہا جاتا ہے۔ جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ یہاں ہمزہ زائد ہے۔

میں ایک جنس کے دو حرف ہوں۔

نوٹ (۱) حروفِ علت تین ہیں۔ واؤ، الف اور یاء ان کا مجموعہ وائی ہے۔

(۲) گذشتہ تمام مثالوں کا تعلق صحیح سے ہے۔

مہموز مہموز وہ فعل ہے جس کا کوئی حرفِ اصلی ہمزہ ہو۔ اگر ہمزہ فاء کلمہ کی جگہ ہو تو اُسے مہموز الفاء کہتے ہیں۔ جیسے اَمَرَ۔

اگر ہمزہ عین کلمہ کی جگہ ہو تو اسے مہموز العین کہا جاتا ہے۔ جیسے سَأَلَ۔

اور اگر ہمزہ لام کلمہ کی جگہ ہو تو اسے مہموز اللام کہتے ہیں۔ جیسے قَرَءَ۔

مُعتَل وہ فعل ہے جس کا کوئی حرفِ اصلی حرفِ علت ہو۔ اگر حرفِ علت ایک ہو تو اس کی تین قسمیں ہیں،

(۱) معتل فاء: اسے مثال بھی کہتے ہیں۔ جیسے وَعَدَ، یَسَرَ۔

(۲) معتل عین: اسے اجوف بھی کہتے ہیں۔ جیسے قَالَ، بَاعَ۔

(۳) معتل لام: اسے ناقص بھی کہتے ہیں۔ جیسے دَعَا، رَمٰی۔

اور اگر حرفِ علت دو ہوں تو اسے لفیف کہا جاتا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) لفیف مقرون: جس میں دونوں حرفِ علت متصل ہوں۔ جیسے طَوٰی۔

(ب) لفیف مفروق: جس میں دونوں حرفِ علت جدا جدا ہوں۔ جیسے وَقٰی۔

مضاعف وہ فعل ہے کہ اس کے حروفِ اصلی میں دو حرف ایک جنس کے ہوں جیسے فَرَّ (مضاعف ثلاثی) زَلْزَلَ (مضاعف رباعی)

نوٹ مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق کل دس قسمیں بنتی ہیں جنہیں دہ اقسام بھی کہا جاتا ہے۔ (۱) صحیح (۲) مہموز الفاء (۳) مہموز العین (۴) مہموز اللام (۵) مثال (۶) اجوف (۷) ناقص (۸) لفیف مقرون (۹) لفیف مفروق (۱۰) مضاعف[1]۔

---

[1] مضاعف کی دو قسمیں ہوتی ہیں (۱) مضاعف ثلاثی (۲) مضاعف رباعی۔ اس طرح کل گیارہ قسمیں ہو گئیں جنہیں یازدہ اقسام کہا جاتا ہے۔

ہفت اقسام | علمائے کرام اختصار کے پیشِ نظر ان دس اقسام سے سات اقسام کا اعتبار کرتے ہیں جنہیں ہفت اقسام کہا جاتا ہے جو درج ذیل شعر میں بیان ہوئی ہیں۔

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

اسم کی اقسام | اسم کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد

مصدر | وہ اسم ہے جو کسی کام (کے ہونے) پر دلالت کرے اور فارسی میں اس کے آخر میں دَن یا تَن ہو۔ جیسے اَلضَّرْبُ زدن (مارنا) اَلْقَتْلُ کُشتن (قتل کرنا)[1]

مشتق | وہ اسم ہے جو فعل سے نکالا گیا ہو۔ جیسے مِنْصَرٌ، مَنْصَرٌ۔
(یہ یَنْصُرُ فعل مضارع سے بنائے گئے ہیں)

جامد | وہ اسم جو نہ مصدر ہو اور نہ مشتق، اسے اسم جامد کہتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ اور جَعْفَرٌ۔

نوٹ | مصدر اور مشتق اپنے فعل کی طرح ثلاثی، رباعی، مجرد اور مزید فیہ نیز دس قسموں یعنی صحیح وغیرہ میں تقسیم ہوتے ہیں

جامد کی اقسام | تعدادِ حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) ثلاثی مجرد، جیسے رَجُلٌ۔	(۲) ثلاثی مزید فیہ: جیسے حِمَارٌ۔
(۳) رباعی مجرد: جیسے جَعْفَرٌ	(۴) رباعی مزید فیہ، جیسے قِرْطَاسٌ۔
(۵) خماسی مجرد، جیسے سَفَرْجَلٌ	(۵) خماسی مزید فیہ: جیسے قَبَعْثَرٌ[2]

---

[1] اردو میں مصدر کے آخر میں نا ہوتا ہے۔ جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا وغیرہ۔

[2] خماسی مجرد سے مراد وہ اسم جامد ہے جس میں پانچ حروف اصلی ہوں اور کوئی زائد حرف نہ ہو جبکہ خماسی مزید فیہ وہ اسم جامد ہے جس میں پانچ حروف اصلی سے زائد بھی ہوں۔

نوٹ | اقسامِ حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی بھی دس قسمیں صحیح وغیرہ ہوتی ہیں۔

سوالات

(۱) کلمہ کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں۔ نام مع مثالیں لکھیں۔
(۲) فعل کی باعتبار معنی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں۔ ہر ایک تعریف مع مثال تحریر کریں۔
(۳) فعل کی باعتبار حروف کی تعداد کے کون کونسی اقسام ہیں۔؟
(۴) اقسامِ حروف کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟ چار، دس یا سات؟
(۵) دَہ اقسام، ہفت اقسام اور چہار اقسام سے کیا مراد ہے؟
(۶) فعل کی کتنی تقسیمیں ہیں اور کس کس اعتبار سے ہیں۔؟
(۷) سورۂ بقرہ کے پہلے رکوع سے صحیح، مہموز اللام، اجوف اور مضاعف الگ الگ کریں۔
(۸) تعدادِ حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی اقسام کتنی ہیں۔ تعداد، نام اور مثالیں لکھیں۔

پہلا باب

صیغوں کا بیان

پہلی فصل

افعال کی گردانیں

فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد کے تین وزن ہیں۔ (۱) فَعَلَ جیسے ضَرَبَ (۲) فَعِلَ جیسے سَمِعَ (۳) فَعُلَ جیسے کَرُمَ۔

فَعَلَ (ماضی) سے مضارع تین وزنوں پر آتا ہے۔ (۱) یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ (۲) یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ (۳) یَفْعَلُ جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ۔

فَعِلَ (ماضی) سے مضارع دو وزنوں پر آتا ہے (۱) یَفْعَلُ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ (۲) یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ۔

فَعُلَ (ماضی) کا مضارع صرف یَفْعُلُ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ۔ اس طرح ثلاثی مجرد کے چھ باب ہوئے۔ [۱]

نوٹ ماضی مجہول، ماضی معروف کے تینوں اوزان سے فُعِلَ کے وزن پر آتی ہے اور مضارع مجہول مطلقاً یُفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔

صیغوں کی تفصیل ماضی کے تیرہ صیغے ہوتے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے

تین مذکر غائب کے لئے :۔ واحد مذکر غائب، تثنیہ مذکر غائب، جمع مذکر غائب۔

تین مؤنث غائب کے لئے :۔ واحد مؤنث غائب، تثنیہ مؤنث غائب، جمع مؤنث غائب۔

تین مذکر حاضر کے لئے :۔ واحد مذکر حاضر، تثنیہ مذکر حاضر، جمع مذکر حاضر۔

---

[۱] (۱) فَعَلَ یَفْعُلُ (۲) فَعَلَ یَفْعِلُ (۳) فَعَلَ یَفْعَلُ (۴) فَعِلَ یَفْعَلُ (۵) فَعُلَ یَفْعُلُ (۶) فَعِلَ یَفْعِلُ۔

دو مؤنث حاضر کے لئے :۔ واحد مؤنث حاضر، جمع مؤنث حاضر۔

دو متکلم کے لئے :۔ واحد مذکر و مؤنث متکلم، تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم۔

نوٹ تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے اس لئے کل تیرہ صیغے ہوئے جب کہ ان کو الگ الگ شمار کرنے سے ماضی کے چودہ صیغے بن جاتے ہیں۔

اثبات فعل ماضی معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ
فَعَلَ	اس ایک مرد نے کیا گزشتہ زمانے میں	واحد مذکر غائب
فَعَلَا	ان دو مردوں نے کیا " " "	تثنیہ مذکر غائب
فَعَلُوْا	ان سب مردوں نے کیا " "	جمع مذکر غائب
فَعَلَتْ	اس ایک عورت نے کیا " "	واحد مؤنث غائب
فَعَلَتَا	ان دو عورتوں نے کیا " " "	تثنیہ مؤنث غائب
فَعَلْنَ	ان سب عورتوں نے کیا " "	جمع مؤنث غائب
فَعَلْتَ	تو ایک مرد نے کیا " " " "	واحد مذکر حاضر
فَعَلْتُمَا	تم دو مردوں نے کیا " " " " تم دو عورتوں نے کیا	تثنیہ مذکر حاضر تثنیہ مؤنث حاضر
فَعَلْتُمْ	تم سب مردوں نے کیا " " " "	جمع مذکر حاضر
فَعَلْتِ	تو ایک عورت نے کیا " " "	واحد مؤنث حاضر
فَعَلْتُنَّ	تم سب عورتوں نے کیا " " "	جمع مؤنث حاضر
فَعَلْتُ	میں ایک مرد یا ایک عورت نے کیا "	واحد مذکر و مؤنث متکلم
فَعَلْنَا	ہم سب مردوں یا سب عورتوں نے کیا "	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

اثبات فعل ماضی مجہول | فُعِلَ ۔ فُعِلَا ۔ فُعِلُوْا ۔ فُعِلَتْ ۔ فُعِلَتَا ۔ فُعِلْنَ ۔ فُعِلْتَ ۔ فُعِلْتُمَا ۔ فُعِلْتُمْ ۔ فُعِلْتِ ۔ فُعِلْتُنَّ ۔ فُعِلْتُ ۔ فُعِلْنَا ۔

نوٹ | ان صیغوں کی ترتیب بھی وہی ہے جو معروف کی گردانوں میں ذکر کی گئی۔ فُعِلَ کا معنیٰ ہے " وہ ایک مرد کیا گیا " باقی صیغوں کا معنیٰ خود کیجئے۔

ماضی منفی | ماضی مثبت پر حرف مَا یا حرف لَا لگانے سے ماضی منفی بن جاتی ہے لیکن حرف لَا کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ تکرار کی صورت میں آتا ہے۔ جیسے فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ۔

نفی فعل ماضی معروف | مَا فَعَلَ (اس ایک مرد نے نہیں کیا) مَا فَعَلَا ۔ مَا فَعَلُوْا ۔ مَا فَعَلَتْ ۔ مَا فَعَلَتَا ۔ مَا فَعَلْنَ ۔ مَا فَعَلْتُ (آخر تک)

لَا فَعَلَ (اس ایک مرد نے نہیں کیا) لَا فَعَلَا ۔ لَا فَعَلُوْا ۔ (ایضًا)

نفی فعل ماضی مجہول | مَا فُعِلَ (نہیں کیا گیا وہ ایک مرد) مَا فُعِلَا ۔ مَا فُعِلُوْا ۔ مَا فُعِلَتْ ۔ مَا فُعِلَتَا ۔ مَا فُعِلْنَ ۔ مَا فُعِلْتُ ۔ (آخر تک)

لَا فُعِلَ (نہیں کیا گیا وہ ایک مرد) لَا فُعِلَا ۔ لَا فُعِلُوْا (ایضًا) [1]

اثبات فعل مضارع معروف | مضارع کے گیارہ صیغے ہیں کیونکہ ایک صیغہ یعنی تَفْعَلُ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح تَفْعَلَانِ، تثنیہ مؤنث غائب، تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر (تین صیغوں) کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

[1] اساتذہ خود طلباء و طالبات سے یہ گردانیں مکمل کروا کے سُنیں ۔ اسی طرح ان کے صیغوں کی تفصیل اور معانی بھی طلباء سے سُنے جائیں۔

اثبات فعل مضارع معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ
يَفْعَلُ	کرتا ہے یا کریگا وہ ایک مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	واحد مذکر غائب
يَفْعَلَانِ	کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد 〃 〃 〃 〃	تثنیہ مذکر غائب
يَفْعَلُوْنَ	کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد 〃 〃 〃 〃	جمع مذکر غائب
تَفْعَلُ	کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت 〃 〃 〃 〃	واحد مؤنث غائب
	کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد 〃 〃 〃 〃 〃	واحد مذکر حاضر
تَفْعَلَانِ	کرتی ہیں یا کریں گی وہ دو عورتیں 〃 〃 〃 〃	تثنیہ مؤنث غائب
	کرتے ہو یا کرو گے تم دو مرد 〃 〃 〃 〃 〃	تثنیہ مذکر حاضر
	کرتی ہو یا کرو گی تم دو عورتیں 〃 〃 〃 〃	تثنیہ مؤنث حاضر
يَفْعَلْنَ	کرتی ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں 〃 〃 〃 〃	جمع مؤنث غائب
تَفْعَلُوْنَ	کرتے ہو یا کرو گے تم سب مرد 〃 〃 〃 〃 〃	جمع مذکر حاضر
تَفْعَلِيْنَ	کرتی ہو یا کرو گی تم ایک عورت 〃 〃 〃 〃	واحد مؤنث حاضر
تَفْعَلْنَ	کرتی ہو یا کرو گی تم سب عورتیں 〃 〃 〃 〃	جمع مؤنث حاضر
اَفْعَلُ	کرتا ہوں یا کروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت 〃 〃 〃	واحد مذکر و مؤنث متکلم
نَفْعَلُ	کرتے ہیں یا کریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں، سب مرد یا سب عورتیں	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

اثبات مضارع مجہول | يُفْعَلُ ۔ يُفْعَلَانِ ۔ يُفْعَلُوْنَ ۔ تُفْعَلُ ۔ تُفْعَلَانِ ۔ يُفْعَلْنَ ۔ تُفْعَلُوْنَ ۔ تُفْعَلِيْنَ ۔ تُفْعَلْنَ ۔ اُفْعَلُ ۔ نُفْعَلُ ۔

نوٹ | يُفْعَلُ کا معنیٰ ہے " وہ ایک مرد کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا زمانہ موجودہ یا آئندہ میں " باقی صیغوں کی گردان اور معنیٰ خود کیجئے۔

نفی مضارع معروف | لَا یَفْعَلُ ۔ مَا یَفْعَلُ (آخر تک)

نفی مضارع مجہول | لَا یُفْعَلُ ۔ مَا یُفْعَلُ ۔ (آخر تک)

نوٹ | لَا یَفْعَلُ کا معنیٰ "نہیں کرتا یا نہیں کرے گا وہ ایک مرد" اور لَا یُفْعَلُ کا معنیٰ "نہیں کیا جاتا یا نہیں کیا جائے گا وہ ایک مرد" ہے۔ باقی صیغوں کا ترجمہ اور معنیٰ خود کیجیے۔

نفی تاکید بلَن | جب مضارع پر حرف لَنْ داخل کیا جائے تو اُسے نفی تاکید بلَن کہتے ہیں۔ حرف لَنْ، یَفْعَلُ، تَفْعَلُ، اَفْعَلُ اور نَفْعَلُ کو نصب دیتا ہے۔

یَفْعَلَانِ ۔ تَفْعَلَانِ ۔ یَفْعَلُوْنَ ۔ تَفْعَلُوْنَ اور تَفْعَلِیْنَ سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے اور یَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ میں کوئی عمل نہیں کرتا۔

نیز یہ مضارع مثبت کو نفی تاکید مستقبل کے معنیٰ میں بدل دیتا ہے۔

بحث نفی تاکید بلَنْ در فعل مستقبل معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ
لَنْ یَّفْعَلَ	وہ ایک مرد ہرگز نہیں کرے گا زمانہ مستقبل میں	واحد مذکر غائب
لَنْ یَّفْعَلَا	وہ دو مرد ہرگز نہیں کریں گے " " " "	تثنیہ مذکر غائب
لَنْ یَّفْعَلُوْا	وہ سب مرد ہرگز نہیں کریں گے " " " "	جمع مذکر غائب
لَنْ تَفْعَلَ	{ وہ ایک عورت ہرگز نہیں کرے گی " " " { تو ایک مرد ہرگز نہیں کرے گا " " " "	{ واحد مؤنث غائب { واحد مذکر حاضر
لَنْ تَفْعَلَا	{ وہ دو عورتیں ہرگز نہیں کریں گی " " " " { تم دو مرد ہرگز نہیں کرو گے { تم دو عورتیں ہرگز نہیں کرو گی " " " "	{ تثنیہ مؤنث غائب { تثنیہ مذکر حاضر { تثنیہ مؤنث حاضر

لَنْ یَّفْعَلْنَ	وہ سب عورتیں ہرگز نہیں کریں گی زمانہ مستقبل میں	جمع مؤنث غائب
لَنْ تَفْعَلُوْا	تم سب مرد ہرگز نہیں کرو گے " " "	جمع مذکر حاضر
لَنْ تَفْعَلِیْ	تو ایک عورت ہرگز نہیں کرے گی " "	واحد مؤنث حاضر
لَنْ تَفْعَلْنَ	تم سب عورتیں ہرگز نہیں کرو گی " " "	جمع مؤنث حاضر
لَنْ اَفْعَلَ	میں ایک مرد یا عورت ہرگز نہیں کروں گا " "	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَنْ نَّفْعَلَ	ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا سب عورتیں ہرگز نہیں کریں گے " " " " "	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

نفی تاکید بلَنْ در فعل مستقبل مجہول

لَنْ یُّفْعَلَ ۔ لَنْ یُّفْعَلَا ۔ لَنْ یُّفْعَلُوْا ۔ لَنْ تُفْعَلَ ۔ لَنْ تُفْعَلَا
لَنْ یُّفْعَلْنَ ۔ لَنْ تُفْعَلُوْا ۔ لَنْ تُفْعَلِیْ ۔ لَنْ تُفْعَلْنَ ۔ لَنْ
اُفْعَلَ ۔ لَنْ نُّفْعَلَ ۔

نوٹ | لَنْ یُّفْعَلَ کا معنیٰ ہے "ہرگز نہیں کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانہ مستقبل میں" باقی صیغوں کی گردان اور معنیٰ خود کیجیے۔

نوٹ | اَنْ، کَیْ اور اِذَنْ بھی حرفِ لَنْ کی طرح عمل کرتے ہیں — جیسے اَنْ یَّفْعَلَ ۔ کَیْ یَفْعَلَ ۔ اِذَنْ یَّفْعَلَ [1]

تنبیہ | ان حروف کے ساتھ فعل مستقبل معروف و مجہول کی گردانیں خود کیجیے۔

نفی جحد بلَمْ | اگر فعل مضارع کے شروع میں حرفِ لَمْ لگا دیا جائے تو فعل نفی جحد بلَمْ بن جاتا ہے۔ لَمْ، یَفْعَلُ ۔ تَفْعَلُ ۔ اَفْعَلُ اور نَفْعَلُ کو جزم

[1] ان حروف کو حروفِ ناصبہ کہتے ہیں کیونکہ یہ فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔

دیتا ہے ___ یَفْعَلَانِ۔ تَفْعَلَانِ۔ یَفْعَلُوْنَ۔ تَفْعَلُوْنَ اور تَفْعَلِیْنَ سے نونِ اعرابی کو گرا دیتا ہے ___ اور یَفْعَلْنَ تَفْعَلْنَ میں کوئی عمل نہیں کرتا۔

لَمْ، فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

بحث نفی جحد بلَمْ در فعل مضارع معروف

گردان	معنی	صیغہ
لَمْ یَفْعَلْ	اس ایک مرد نے نہیں کیا زمانہ گذشتہ میں	واحد مذکر غائب
لَمْ یَفْعَلَا	ان دو مردوں نے نہیں کیا " " "	تثنیہ مذکر غائب
لَمْ یَفْعَلُوْا	ان سب مردوں نے نہیں کیا " " "	جمع مذکر غائب
لَمْ تَفْعَلْ	اس ایک عورت نے نہیں کیا " " " تو ایک مرد نے نہیں کیا " " " "	واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر
لَمْ تَفْعَلَا	ان دو عورتوں نے نہیں کیا " " " تم دو مردوں نے نہیں کیا " " " تم دو عورتوں نے نہیں کیا " " "	تثنیہ مؤنث غائب تثنیہ مذکر حاضر تثنیہ مؤنث حاضر
لَمْ یَفْعَلْنَ	ان سب عورتوں نے نہیں کیا " " "	جمع مؤنث غائب
لَمْ تَفْعَلُوْا	تم سب مردوں نے نہیں کیا " " "	جمع مذکر حاضر
لَمْ تَفْعَلِیْ	تو ایک عورت نے نہیں کیا " " "	واحد مؤنث حاضر
لَمْ تَفْعَلْنَ	تم سب عورتوں نے نہیں کیا " " "	جمع مؤنث حاضر
لَمْ اَفْعَلْ	میں ایک مرد یا ایک عورت نے نہیں کیا " "	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَمْ نَفْعَلْ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں، سب مردوں یا سب عورتوں نے نہیں کیا	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

نفی جحد بلَمْ مجہول لَمْ یُفْعَلْ۔ لَمْ یُفْعَلَا۔ لَمْ یُفْعَلُوْا۔ (آخر تک) لَمْ یُفْعَلْ "وہ ایک مرد نہیں کیا گیا"، باقی صیغوں کی پہچان حاصل کر کے گردان اور معنی خود کیجئے

نوٹ حرفِ لَمَّا بھی لفظاً اور معنیً حرفِ لَمْ کی طرح عمل کرتا ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ لَمْ یَفْعَلْ کا معنی ہے "اس ایک مرد نے نہیں کیا" اور لَمَّا یَفْعَلْ کا معنی ہے "اس نے ابھی تک نہیں کیا"

اِنْ، لامِ امر اور لائے نہی بھی حرفِ لَمْ کی طرح عمل کرتے ہیں اور انہیں حروفِ جازمہ کہتے ہیں جیسے اِنْ یَفْعَلْ۔ اِنْ یُفْعَلْ۔ معروف و مجہول کی گردانیں خود مکمل کیجئے۔

لامِ امر مجہول کے تمام صیغوں میں اور معروف کے حاضر کے علاوہ صیغوں میں آتا ہے جبکہ لائے نہی معروف و مجہول کے تمام صیغوں میں آتی ہے۔

نوٹ چونکہ امر حاضر معروف کی بحث مستقل طور پر آگے آ رہی ہے اس لئے امر غائب معروف اور امر مجہول کو بھی اسی جگہ بیان کیا جائے گا البتہ حروفِ جازمہ کی مناسبت سے نہی کی بحث یہاں ذکر کی جاتی ہے۔

بحث نہی معروف

گردان	معنی	صیغہ
لَا یَفْعَلْ	وہ ایک مرد نہ کرے	واحد مذکر غائب
لَا یَفْعَلَا	وہ دو مرد نہ کریں	تثنیہ مذکر غائب
لَا یَفْعَلُوْا	وہ سب مرد نہ کریں	جمع مذکر غائب
لَا تَفْعَلْ	وہ ایک عورت نہ کرے تو ایک مرد نہ کر	واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر

لَا تَفْعَلَا	وہ دو عورتیں نہ کریں تم دو مرد نہ کرو تم دو عورتیں نہ کرو	تثنیہ مؤنث غائب تثنیہ مذکر حاضر تثنیہ مؤنث حاضر
لَا يَفْعَلْنَ	وہ سب عورتیں نہ کریں	جمع مؤنث غائب
لَا تَفْعَلُوْا	تم سب مرد نہ کرو	جمع مذکر حاضر
لَا تَفْعَلِيْ	تو ایک عورت نہ کر	واحد مؤنث حاضر
لَا تَفْعَلْنَ	تم سب عورتیں نہ کرو	جمع مؤنث حاضر
لَا اَفْعَلْ	میں ایک مرد یا ایک عورت نہ کروں	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَا نَفْعَلْ	ہم دو مرد یا دو عورتیں، سب مرد یا سب عورتیں نہ کریں	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

نہی مجہول | لَا يُفْعَلْ ۔ لَا يُفْعَلَا ۔ لَا يُفْعَلُوْا ۔ لَا تُفْعَلْ ۔ (آخر تک)

لَا يُفْعَلْ کا معنیٰ "نہ کیا جائے وہ ایک مرد" باقی صیغوں کی پہچان کر کے گردان اور معنیٰ خود مکمل کیجئے۔

نوٹ | اگر لام کلمہ حرفِ علت ہو تو حرف لَمْ اور دوسرے حروف جازمہ آنے کی صورت میں وہ گر جاتا ہے۔ جیسے لَمْ يَدْعُ ۔ لَمْ يَرْمِ ۔ لَمْ يَخْشَ ۔ لَمَّا يَدْعُ ۔ اِنْ يَّدْعُ ۔ لِيَدْعُ ۔ لَا يَدْعُ وغیرہ۔

لام تاکید با نون تاکید | تاکید کے لئے فعل مضارع کے شروع میں لام تاکید مفتوحہ اور آخر میں نونِ تاکید لگاتے ہیں۔

نونِ تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) نونِ ثقیلہ (۲) نونِ خفیفہ

نونِ ثقیلہ مشدد ہوتا ہے اور نونِ خفیفہ ساکن ہوتا ہے۔

نونِ ثقیلہ تمام صیغوں میں آتا ہے اور نونِ خفیفہ تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں

میں نہیں آتا۔ باقی صیغوں میں آتا ہے۔

يَفْعَلُ ۔ تَفْعَلُ ۔ اَفْعَلُ اور نَفْعَلُ میں نونِ ثقیلہ سے پہلا حرف مفتوح ہوتا ہے۔

جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر کے صیغوں سے نونِ اعرابی گر جاتا ہے۔

الفِ تثنیہ باقی رہتا ہے اور اس کے بعد نونِ ثقیلہ مکسور ہوتا ہے جیسے لَيَفْعَلَانِّ۔

جمع مذکر کے صیغوں سے واؤ گر جاتی ہے اور ماقبل کا ضمہ باقی رہتا ہے۔ جیسے لَيَفْعَلُنَّ۔

واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے یاء گر جاتی ہے اور اس کے ماقبل کا کسرہ باقی رہتا ہے۔ جیسے لَتَفْعَلِنَّ۔

جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر کے صیغوں میں نونِ جمع اور نونِ ثقیلہ کے درمیان الفِ فاصل لاتے ہیں تاکہ تین نون اکٹھے نہ ہو جائیں۔[1] جیسے لَيَفْعَلْنَانِّ ۔ لَتَفْعَلْنَانِّ ۔ ان دو صیغوں میں بھی نونِ ثقیلہ مکسور ہوتا ہے۔

ضابطہ | الف کے بعد نونِ ثقیلہ مکسور ہوتا ہے اور باقی جگہوں میں مفتوح۔

نوٹ | نونِ خفیفہ، تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں آتا باقی صیغوں میں اس کا حال وہی ہے جو نونِ ثقیلہ کا ہے۔

نونِ ثقیلہ اور نونِ خفیفہ کے آنے سے مضارع، خاص مستقبل کے معنیٰ میں ہو جاتا ہے۔

---

[1] چونکہ نون مشدد میں دو نون ہیں اس لئے جمع مؤنث کے نون سے ملکر کل تین نون ہو جاتے ہیں۔ اور تین زائدہ نونوں کا اجتماع کلام عرب میں پسندیدہ نہیں سمجھا جاتا۔

لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ
لَيَفْعَلَنَّ	وہ ایک مرد ضرور ضرور کرے گا	واحد مذکر غائب
لَيَفْعَلَانِّ	وہ دو مرد ضرور ضرور کریں گے	تثنیہ مذکر غائب
لَيَفْعَلُنَّ	وہ سب مرد ضرور ضرور کریں گے	جمع مذکر غائب
لَتَفْعَلَنَّ	{ وہ ایک عورت ضرور ضرور کرے گی { تو ایک مرد ضرور ضرور کرے گا	واحد مؤنث غائب } واحد مذکر حاضر }
لَتَفْعَلَانِّ	وہ دو عورتیں ضرور ضرور کریں گی تم دو مرد ضرور ضرور کرو گے تم دو عورتیں ضرور ضرور کرو گی	تثنیہ مؤنث غائب تثنیہ مذکر حاضر تثنیہ مؤنث حاضر
لَيَفْعَلْنَانِّ	وہ سب عورتیں ضرور ضرور کریں گی	جمع مؤنث غائب
لَتَفْعَلُنَّ	تم سب مرد ضرور ضرور کرو گے	جمع مذکر حاضر
لَتَفْعَلِنَّ	تو ایک عورت ضرور ضرور کرے گی	واحد مؤنث حاضر
لَتَفْعَلْنَانِّ	تم سب عورتیں ضرور ضرور کرو گی	جمع مؤنث حاضر
لَأَفْعَلَنَّ	میں ایک مرد یا ایک عورت ضرور ضرور کروں گا	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَنَفْعَلَنَّ	ہم دو مرد یا دو عورتیں، سب مرد یا سب عورتیں ضرور ضرور کریں گے۔	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

نوٹ | عین کلمہ پر تینوں حرکات پڑھتے ہوئے الگ الگ گردان کیجئے۔ مثلاً لَيَفْعَلَنَّ۔ لَيَفْعُلَنَّ۔ لَيَفْعِلَنَّ۔

- - - - - - - - - -

لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول | لَيُفْعَلَنَّ "وہ ایک مرد ضرور ضرور کیا جائے گا" آخر تک گردان مع معنیٰ خود کیجئے۔

لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ
لَيَفْعَلَنْ	وہ ایک مرد ضرور ضرور کرے گا	واحد مذکر غائب
لَيَفْعَلُنْ	وہ سب مرد ضرور ضرور کریں گے	جمع مذکر غائب
لَتَفْعَلَنْ	{ وہ ایک عورت ضرور ضرور کرے گی { تو ایک مرد ضرور ضرور کرے گا	واحد مؤنث غائب } واحد مذکر حاضر }
لَتَفْعَلُنْ	تم سب مرد ضرور ضرور کرو گے	جمع مذکر حاضر
لَتَفْعَلِنْ	تو ایک عورت ضرور ضرور کرے گی	واحد مؤنث حاضر
لَأَفْعَلَنْ	میں ایک مرد یا ایک عورت ضرور ضرور کروں گا	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَنَفْعَلَنْ	ہم دو مرد یا دو عورتیں، سب مرد یا سب عورتیں ضرور ضرور کریں گے	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول | لَيُفْعَلَنْ (وہ ایک مرد ضرور ضرور کیا جائے گا) آخر تک گردان خود مکمل کریں۔

نوٹ | نونِ ثقیلہ اور نونِ خفیفہ، مضارع کی طرح امر اور نہی کی گردانوں میں بھی آتے ہیں

نہی غائب معروف با نون ثقیلہ

گردان	معنیٰ	صیغہ
لَا يَفْعَلَنَّ	وہ ایک مرد ہرگز نہ کرے	واحد مذکر غائب

لَا يَفْعَلَانِّ	وہ دو مرد ہرگز نہ کریں	تثنیہ مذکر غائب
لَا يَفْعَلُنَّ	وہ سب مرد ہرگز نہ کریں	جمع مذکر غائب
لَا تَفْعَلَنَّ	{ وہ ایک عورت ہرگز نہ کرے { تو ایک مرد ہرگز نہ کر	{ واحد مؤنث غائب { واحد مذکر حاضر
لَا تَفْعَلَانِّ	{ وہ دو عورتیں ہرگز نہ کریں { تم دو مرد ہرگز نہ کرو { تم دو عورتیں ہرگز نہ کرو	{ تثنیہ مؤنث غائب { تثنیہ مذکر حاضر { تثنیہ مؤنث حاضر
لَا يَفْعَلْنَانِّ	وہ سب عورتیں ہرگز نہ کریں	جمع مؤنث غائب
لَا تَفْعَلُنَّ	تم سب مرد ہرگز نہ کرو	جمع مذکر حاضر
لَا تَفْعَلِنَّ	تو ایک عورت ہرگز نہ کر	واحد مؤنث حاضر
لَا تَفْعَلْنَانِّ	تم سب عورتیں ہرگز نہ کرو	جمع مؤنث حاضر
لَا أَفْعَلَنَّ	میں ایک مرد یا ایک عورت ہرگز نہ کروں	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَا نَفْعَلَنَّ	ہم دو مرد یا دو عورتیں، سب مرد یا سب عورتیں ہرگز نہ کریں	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

نہی مجہول با نون ثقیلہ | لَا يُفْعَلَنَّ (وہ ایک مرد ہرگز نہ کیا جائے) آخر تک گردان مکمل کیجئے۔

نہی غائب معروف و مجہول با نون خفیفہ | لَا يَفْعَلَنْ (وہ ایک مرد ہرگز نہ کرے) لَا يُفْعَلَنْ (وہ ایک مرد ہرگز نہ کیا جائے) دونوں گردانیں آخر تک خود مکمل کریں۔

نوٹ | نونِ ثقیلہ اور نونِ خفیفہ فعل مضارع میں اِمَّا شرطیہ کے بعد بھی آتا ہے جیسے اِمَّا يَفْعَلَنَّ (نونِ ثقیلہ) اِمَّا يَفْعَلَنْ (نونِ خفیفہ)

امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ | امر حاضر معروف کو فعل مضارع سے اس طرح بناتے ہیں کہ پہلے علامتِ مضارع کو گرا دیتے ہیں۔ اگر علامتِ مضارع کے بعد والا حرف متحرک ہو تو آخر سے ساکن کر دیتے ہیں۔ جیسے تَعِدُ سے عِدْ۔

اور اگر وہ حرف ساکن ہو تو شروع میں ہمزۂ وصل مضموم لاتے ہیں بشرطیکہ عین کلمہ مضموم ہو جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزۂ وصل مکسور لاتے ہیں۔ جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ نیز آخری حرف کو ساکن کر دیتے ہیں۔

اور اگر حرفِ علت ہو تو اسے گرا دیتے ہیں۔ جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ۔ تَرْمِيْ سے اِرْمِ اور تَخْشٰى سے اِخْشَ۔ امر بناتے وقت نونِ اعرابی کو گرا دیا جاتا ہے اور نونِ جمع باقی رہتا ہے۔

نوٹ | ہمزۂ وصل وہ ہمزہ ہے جو پہلے حرف سے ملنے کی صورت میں لکھنے میں آتا ہے پڑھنے میں نہیں آتا۔ جیسے فَاضْرِبْ

امر حاضر معروف

گردان	معنی	صیغہ
اِفْعَلْ	تو ایک مرد کر	واحد مذکر حاضر
اِفْعَلَا	{ تم دو مرد کرو { تم دو عورتیں کرو	{ تثنیہ مذکر حاضر { تثنیہ مؤنث حاضر
اِفْعَلُوْا	تم سب مرد کرو	جمع مذکر حاضر
اِفْعَلِيْ	تو ایک عورت کر	واحد مؤنث حاضر
اِفْعَلْنَ	تم سب عورتیں کرو	جمع مؤنث حاضر

امر غائب و متکلم معروف

گردان	معنیٰ	صیغہ
لِيَفْعَلْ	چاہیے کہ وہ ایک مرد کرے زمانہ مستقبل میں	واحد مذکر غائب
لِيَفْعَلَا	چاہیے کہ وہ دو مرد کریں " " "	تثنیہ مذکر غائب
لِيَفْعَلُوْا	چاہیے کہ وہ سب مرد کریں " " "	جمع مذکر غائب
لِتَفْعَلْ	چاہیے کہ وہ ایک عورت کرے " " "	واحد مؤنث غائب
لِتَفْعَلَا	چاہیے کہ وہ دو عورتیں کریں " " "	تثنیہ مؤنث غائب
لِيَفْعَلْنَ	چاہیے کہ وہ سب عورتیں کریں " " "	جمع مؤنث غائب
لِاَفْعَلْ	چاہیے کہ میں ایک مرد یا ایک عورت کروں	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لِنَفْعَلْ	چاہیے کہ ہم دو مرد یا دو عورتیں، سب مرد یا سب عورتیں کریں " " " "	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

امر مجہول

گردان	معنیٰ	صیغہ
لِيُفْعَلْ	چاہیے کہ کیا جائے وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب
لِيُفْعَلَا	چاہیے کہ کئے جائیں وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب
لِيُفْعَلُوْا	چاہیے کہ کئے جائیں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب
لِتُفْعَلْ	چاہیے کہ کی جائے وہ ایک عورت چاہیے کہ کیا جائے تو ایک مرد	واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر

گردان	معنیٰ	صیغہ
لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ کی جائیں وہ دو عورتیں چاہیے کہ کئے جاؤ تم دو مرد چاہیے کہ کی جاؤ تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب تثنیہ مذکر حاضر تثنیہ مؤنث حاضر
لِيُفْعَلْنَ	چاہیے کہ کی جائیں وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب
لِتُفْعَلُوْا	چاہیے کہ کئے جاؤ تم سب مرد	جمع مذکر حاضر
لِتُفْعَلِيْ	چاہیے کہ کی جائے تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر
لِتُفْعَلْنَ	چاہیے کہ کی جاؤ تم سب عورتیں	جمع مؤنث حاضر
لِاُفْعَلْ	چاہیے کہ کیا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لِنُفْعَلْ	چاہیے کہ کئے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں، سب مرد یا سب عورتیں	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

امر حاضر با نون ثقیلہ

گردان	معنیٰ	صیغہ
اِفْعَلَنَّ	تو ایک مرد ضرور کر	واحد مذکر حاضر
اِفْعَلَانِّ	تم دو مرد ضرور کرو تم دو عورتیں ضرور کرو	تثنیہ مذکر حاضر تثنیہ مؤنث حاضر
اِفْعَلُنَّ	تم سب مرد ضرور کرو	جمع مذکر حاضر
اِفْعَلِنَّ	تو ایک عورت ضرور کر	واحد مؤنث حاضر
اِفْعَلْنَانِّ	تم سب عورتیں ضرور کرو	جمع مؤنث حاضر

امر حاضر بانون خفیفہ

گردان	معنیٰ	صیغہ
اِفْعَلَنْ	تو ایک مرد ضرور کر	واحد مذکر حاضر
اِفْعَلُنْ	تم سب مرد ضرور کرو	جمع مذکر حاضر
اِفْعَلِنْ	تو ایک عورت ضرور کرو	واحد مؤنث حاضر

امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیلہ

گردان	معنیٰ	صیغہ
لِيَفْعَلَنَّ	چاہیے کہ وہ ایک مرد ضرور کرے	واحد مذکر غائب
لِيَفْعَلَانِّ	چاہیے کہ وہ دو مرد ضرور کریں	تثنیہ مذکر غائب
لِيَفْعَلُنَّ	چاہیے کہ وہ سب مرد ضرور کریں	جمع مذکر غائب
لِتَفْعَلَنَّ	چاہیے کہ وہ ایک عورت ضرور کرے	واحد مؤنث غائب
لِتَفْعَلَانِّ	چاہیے کہ وہ دو عورتیں ضرور کریں	تثنیہ مؤنث غائب
لِيَفْعَلْنَانِّ	چاہیے کہ وہ سب عورتیں ضرور کریں	جمع مؤنث غائب
لِأَفْعَلَنَّ	چاہیے کہ میں ایک مرد یا عورت ضرور کروں	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لِنَفْعَلَنَّ	چاہیے کہ ہم دو مرد، دو عورتیں، سب مرد یا سب عورتیں ضرور کریں	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

امر غائب و متکلم بانون خفیفہ

گردان	معنیٰ	صیغہ
لِيَفْعَلَنْ	چاہیے کہ وہ ایک مرد ضرور کرے	واحد مذکر غائب
لِيَفْعَلُنْ	چاہیے کہ وہ سب مرد ضرور کریں	جمع مذکر غائب
لِتَفْعَلَنْ	چاہیے کہ وہ ایک عورت ضرور کرے	واحد مؤنث غائب
لِأَفْعَلَنْ	چاہیے کہ میں ایک مرد یا عورت ضرور کروں	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لِنَفْعَلَنْ	چاہیے کہ ہم دو مرد یا دو عورتیں، سب مرد یا سب عورتیں ضرور کریں	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

امر مجہول بانون ثقیلہ لِيُفْعَلَنَّ، (چاہیے کہ وہ ایک مرد ضرور کیا جائے) آخر تک گردان مضارع مجہول بانون ثقیلہ کی طرح مکمل کریں۔ فرق صرف یہ ہے کہ مضارع میں لام تاکید ہے جو مفتوح ہے۔ اور یہاں لام امر ہے جو مکسور ہے۔

امر مجہول بانون خفیفہ لِيُفْعَلَنْ (چاہیے کہ وہ ایک مرد ضرور کیا جائے) آخر تک گردان مضارع مجہول بانون خفیفہ کی طرح مکمل کیجیے۔ البتہ یہاں لام مکسور ہوگا۔

سوالات

(۱) ماضی مکسور العین ہو تو اس سے ثلاثی مجرد کے کتنے اور کون کونسے باب آتے ہیں۔

(۲) بعض کتب میں ماضی کے چودہ صیغے لکھے گئے ہیں جب کہ علم الصیغہ میں تیرہ صیغے بیان کئے گئے ہیں۔ اسی طرح یہاں مضارع کے چودہ کی بجائے

گیارہ صیغے بیان کئے گئے ۔ فرق کی وجہ بیان کریں۔

(۳) مندرجہ ذیل ابواب سے مضارع مجہول اور امر حاضر با نون ثقیلہ کی گردان کریں۔

ضَرَبَ یَضْرِبُ ۔ فَتَحَ یَفْتَحُ ۔ نَصَرَ یَنْصُرُ

(۴) لامِ تاکید اور لامِ امر میں کیا فرق ہے۔؟

(۵) ماضی منفی کے لئے کونسا حرفِ نفی استعمال ہوتا ہے اور مضارع منفی کے لئے کونسا۔؟

(۶) حروفِ ناصبہ کون کونسے ہیں۔ ان کے نام بتائیں اور ان تمام کے ساتھ مضارع کی گردان کریں۔

(۷) حروفِ جازمہ کون کونسے ہیں۔ نیز حرفِ لَمْ لفظاً اور معنیً کیا عمل کرتا ہے۔؟

(۸) مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

ان سب مردوں نے کیا، تم سب عورتیں کرو، ہم سب مرد ضرور ضرور کریں گے، چاہیے کہ وہ دو مرد کریں، تو ایک عورت ہرگز نہ کر،

(۹) مندرجہ ذیل صیغوں کے معانی لکھیں اور صیغے مع افعال بتائیں۔

فَعَلْتُنَّ ۔ لَنْ یَّفْعَلُوْا ۔ لَتَفْعَلِنَّ ۔ اِفْعَلُوْا ۔ تُفْعَلُ ۔

دوسری فصل

اسمائے مشتقہ

فعل سے چھ اسم مشتق ہوتے (نکلتے) ہیں جو حسبِ ذیل ہیں،

(۱) اسمِ فاعل (۲) اسمِ مفعول (۳) اسمِ تفضیل (۴) صفتِ مشبّہ (۵) اسمِ آلہ (۶) اسمِ ظرف۔

اسمِ فاعل کام کرنے والے پر دلالت کرنے والے اسم کو اسمِ فاعل کہتے ہیں۔ یہ اسم ثلاثی مجرد سے مطلقاً فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

بحث اسمِ فاعل

گردان	معنیٰ	صیغہ
فَاعِلٌ	کرنے والا ایک مرد	واحد مذکر
فَاعِلَانِ فَاعِلَیْنِ	کرنے والے دو مرد " " "	تثنیہ مذکر " "
فَاعِلُوْنَ فَاعِلِیْنَ	کرنے والے سب مرد " " "	جمع مذکر " "
فَاعِلَةٌ	کرنے والی ایک عورت	واحد مؤنث
فَاعِلَتَانِ فَاعِلَتَیْنِ	کرنے والی دو عورتیں " " "	تثنیہ مؤنث " "
فَاعِلَاتٌ	کرنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب

نوٹ (۱) تثنیہ، حالتِ رفع میں الف ماقبل مفتوح اور حالتِ نصب و جر میں یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ آتا ہے اور آخر میں نون مکسور ہوتا ہے۔

(۲) جمع، حالتِ رفع میں واؤ ماقبل مضموم اور حالتِ نصب و جر میں یاء ماقبل مکسور کے ساتھ آتی ہے۔ اور جمع کا نون مفتوح ہوتا ہے۔ [۱]

---

[۱] حالتِ رفع سے مراد فاعل وغیرہ ہونا ہے اور حالتِ نصب و جر سے مفعول وغیرہ واقع ہونا مراد ہے جبکہ حالتِ جر سے مراد یہ ہے کہ اس سے پہلے حرفِ جر ہو۔ یا یہ مضاف الیہ ہو۔

اسمِ مفعول وہ اسم ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو۔ اسمِ مفعول، ثلاثی مجرد سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَنْصُوْرٌ، مَضْرُوْبٌ وغیرہ۔

بحث اسمِ مفعول

گردان	معنیٰ	صیغہ
مَفْعُوْلٌ	کیا ہوا ایک مرد	واحد مذکر
مَفْعُوْلَانِ	کئے ہوئے دو مرد	تثنیہ مذکر
مَفْعُوْلَيْنِ	〃 〃 〃	〃 〃
مَفْعُوْلُوْنَ	کئے ہوئے سب مرد	جمع مذکر
مَفْعُوْلِيْنَ	〃 〃 〃	〃 〃
مَفْعُوْلَةٌ	کی ہوئی ایک عورت	واحد مؤنث
مَفْعُوْلَتَانِ	کی ہوئی دو عورتیں	تثنیہ مؤنث
مَفْعُوْلَاتٌ	کی ہوئی سب عورتیں	جمع مؤنث

اسمِ تفضیل ایسی ذات پر دلالت کرنے والا اسم ہے جس میں فاعلیت کا معنیٰ دوسروں سے زیادہ پایا جاتا ہے اور یہ اَفْعَلُ کے وزن پہ آتا ہے۔

نوٹ رنگ اور عیب سے اسمِ تفضیل نہیں آتا۔ کیونکہ ان دونوں میں اَفْعَلُ کا وزن صفتِ مشبہ کے لئے آتا ہے۔ جیسے اَحْمَرُ (سرخ)، اَعْمیٰ (نابینا)، نیز ثلاثی مجرد کے علاوہ ابواب سے بھی اسمِ تفضیل نہیں آتا۔[1]

---

[1] اگر غیر ثلاثی مجرد ابواب سے اسمِ تفضیل کا معنیٰ حاصل کرنا مقصود ہو تو اس باب کے مصدر سے پہلے لفظ اَشَدُّ وغیرہ لگاتے ہیں۔ جیسے اَشَدُّ اِجْتِنَابًا۔

بحث اسمِ تفضیل مذکر

گردان	معنیٰ	صیغہ
اَفْعَلُ	زیادہ کرنے والا ایک مرد	واحد مذکر
اَفْعَلَانِ	زیادہ کرنے والے دو مرد	تثنیہ مذکر (حالتِ رفع)
اَفْعَلَيْنِ	〃 〃 〃	〃 (حالتِ نصب و جر)
اَفْعَلُوْنَ	زیادہ کرنے والے سب مرد	جمع مذکر سالم (حالتِ رفع)
اَفْعَلِيْنَ	〃 〃 〃	〃 (حالتِ نصب و جر)
اَفَاعِلُ	〃 〃 〃	جمع مذکر مکسّر

بحث اسمِ تفضیل مؤنث

گردان	معنیٰ	صیغہ
فُعْلیٰ	زیادہ کرنے والی ایک عورت	واحد مؤنث
فُعْلَيَانِ	زیادہ کرنے والی دو عورتیں	تثنیہ مؤنث (حالتِ رفع)
فُعْلَيَيْنِ	〃 〃 〃	〃 (حالتِ نصب و جر)
فُعْلَيَاتٌ	زیادہ کرنے والی سب عورتیں	جمع مؤنث سالم
فُعَلٌ	〃 〃 〃	جمع مؤنث مکسّر

نوٹ (ا) جمع سالم اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کی بنا سلامت رہے یہ جمع مذکر میں واؤ اور نون کے ساتھ آتی ہے جیسے (مُسْلِمُوْنَ) اور مؤنث میں الف اور تاء کے ساتھ۔ جیسے (مُسْلِمَاتٌ)

(ب) جمع تکسیر وہ جمع ہے جس میں واحد کی بناء سلامت نہ رہے جیسے رِجَالٌ

(رَجُلٌ کی جمع) [1]

(ج) اسمِ تفضیل بعض اوقات، معنیٔ مفعولیت کی زیادتی کے لیے بھی آتا ہے جیسے اَشْهَرُ (زیادہ مشہور)

صفتِ مشبہ وہ اسم ہے جو کسی ذات کے معنیٔ مصدری کے ساتھ بطورِ ثبوت موصوف ہونے پر دلالت کرتا ہے جبکہ اسمِ فاعل اس پر بطورِ حدوث موصوف ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صفتِ مشبہ ہمیشہ لازم آتی ہے اگرچہ فعلِ متعدی سے آئے۔

لہذا سَامِعٌ (اسمِ فاعل) اور سَمِيْعٌ (صفتِ مشبہ) میں فرق یہ ہے کہ لفظ سَامِعٌ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جو بالفعل (عملاً) کسی بات کو سننے سے موصوف ہو اس لئے اس کے بعد مفعول آسکتا ہے جیسے سَامِعٌ كَلَامَكَ۔

اور سَمِيْعٌ اس ذات پر دلالت کرتا ہے جو سماعت سے بطورِ ثبوت موصوف ہو۔ اس کے ساتھ کسی چیز کے تعلق کا اعتبار نہ ہو بلکہ اس میں کسی چیز کا عدمِ تعلق معتبر ہے لہذا سَمِيْعٌ كَلَامَكَ صحیح نہیں [2]

نوٹ صفتِ مشبہ کے بہت سے اوزان ہیں البتہ رنگ اور عیب کے لئے صفتِ مشبہ اَفْعَلُ کے وزن پر آتی ہے۔

---

[1] رَجُلٌ کی جمع مکسر رِجَالٌ بنانے کی صورت میں "ج" اور "ل" کے درمیان الف آنے کی وجہ سے واحد کی بناء ٹوٹ گئی۔

[2] خلاصہ یہ ہے کہ اگر انسان میں کوئی صفت ثابت ہے لیکن اس پر عمل نہیں ہو رہا، تو وہ صفتِ مشبہ ہے اور اس پر عمل بھی ہو رہا ہو تو وہ اسم فاعل ہے مثلاً آدمی سن سکتا ہے لہذا "سمیع" ہے اور عملاً کسی کی بات سن رہا ہے اس اعتبار سے اس کے لئے اسم فاعل کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔

صفتِ مشبہ کے اوزان

مثال	وزن	معنی	مثال	وزن	معنی
صَعْبٌ	فَعْلٌ	مشکل	كَابِرٌ	فَاعِلٌ	بزرگ
صِفْرٌ	فِعْلٌ	خالی	كَبِيْرٌ	فَعِيْلٌ	بزرگ
صُلْبٌ	فُعْلٌ	سخت	غَفُوْرٌ	فَعُوْلٌ	بخشنے والا
حَسَنٌ	فَعَلٌ	نیکوکار	جَيِّدٌ	فَيْعِلٌ	کھرا
خَشِنٌ	فَعِلٌ	کھردرا	جَبَانٌ	فَعَالٌ	بزدل
نَدُسٌ	فَعُلٌ	عقلمند	هِجَانٌ	فِعَالٌ	سفید اونٹ
زَنِمٌ	فِعَلٌ	پریشان	شُجَاعٌ	فُعَالٌ	دلیر
بِلِزٌ	فِعِلٌ	موٹا	عَطْشَانٌ	فَعْلَانٌ	پیاسا
حُطُمٌ	فُعُلٌ	پراگندہ	عَطْشٰى	فَعْلٰى	پیاسی عورت
جُنُبٌ	فُعُلٌ	ناپاک	حُبْلٰى	فُعْلٰى	حاملہ
اَحْمَرُ	اَفْعَلُ	سرخ	حَمْرَاءُ	فَعْلَاءُ	سرخ عورت
			عُشَرَاءُ	فُعَلَاءُ	دس ماہ کی حاملہ اونٹنی

بحث صفتِ مشبہ

گردان	معنی	صیغہ
حَسَنٌ	ایک اچھا مرد	واحد مذکر
حَسَنَانِ حَسَنَيْنِ	دو اچھے مرد " " "	تثنیہ مذکر (حالتِ رفع) " (حالتِ نصب وجر)
حَسَنُوْنَ حَسَنِيْنَ	سب اچھے مرد " " "	جمع مذکر (حالتِ رفع) " (حالتِ نصب وجر)

حَسَنَةٌ	ایک اچھی عورت	واحد مؤنث
حَسَنَتَانِ حَسَنَتَيْنِ	دو اچھی عورتیں 〃	تثنیہ مؤنث (حالتِ رفع) 〃 (حالتِ نصب وجر)
حَسَنَاتٌ	سب اچھی عورتیں	جمع مؤنث

اسمِ آلہ کسی کام کے آلہ (اوزار) پر دلالت کرنے والے اسم کو اسمِ آلہ کہتے ہیں۔ اس کے تین وزن ہیں۔ مِفْعَلٌ ۔ مِفْعَلَةٌ ۔ مِفْعَالٌ ۔

بحث اسمِ آلہ

مِنْصَرٌ ۔ مِنْصَرَةٌ ۔ مِنْصَارٌ ۔ کام کرنے کا ایک آلہ۔	واحد
مِنْصَرَانِ ۔ مِنْصَرَتَانِ ۔ مِنْصَارَانِ ۔ کام کرنے کے دو آلے۔ مِنْصَرَيْنِ ۔ مِنْصَرَتَيْنِ ۔ مِنْصَارَيْنِ ۔ 〃 〃 〃 〃	تثنیہ
مَنَاصِرُ ۔ مَنَاصِرُ ۔ مَنَاصِيْرُ ۔ کام کرنے کے سب آلے۔	جمع

نوٹ بعض اوقات اسمِ آلہ "فَاعَلٌ" کے وزن پر آتا ہے جیسے خَاتَمٌ (مُہر لگانے کا آلہ) عَالَمٌ (جاننے کا آلہ) لیکن اس صورت میں مطلقاً اسمؑ کا معنی غالب ہوتا ہے اشتقاقی معنی مستعمل نہیں ہوتا یعنی مُہر لگانے کے ہر آلہ کو "خاتَم" اور جاننے کے ہر آلہ کو "عالَم" نہیں کہتے [1]

اسمِ ظرف وہ اسم ہے جو فعل کے صادر ہونے کی جگہ یا وقت پر دلالت کرے۔ جیسے مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت)

قواعد (۱) اسمِ ظرف، مضارع مفتوح العین، مضموم العین اور ناقص

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اس صورت میں یہ چند مخصوص چیزوں کے نام ہیں۔

سے مطلقاً مَفْعَلٌ (مفتوح العین) کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَفْتَحٌ۔ مَنْصَرٌ۔ مَرْمًى [2]

(۲) مضارع مکسور العین اور مثال سے مطلقاً مَفْعِلٌ (مکسور العین) کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَضْرِبٌ اور مَوْقِعٌ۔

سوال بعض اہلِ صرف کہتے ہیں کہ مضاعف سے اسمِ ظرف مطلقاً مَفْعَلٌ (مفتوح العین) کے وزن پر آتا ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ قرآن میں لفظ مَفَرٌّ (مفتوح العین) آیا ہے۔ حالانکہ یہ ضَرَبَ يَضْرِبُ سے ہے کیا یہ صحیح ہے؟۔

جواب یہ بات صحیح نہیں کیونکہ مضاعف (مکسور العین) سے اسمِ ظرف مکسور العین (مَفْعِلٌ) آتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ۔ یہاں (مَحِلٌّ) اسمِ ظرف مکسور العین ہے۔ لفظ مَفَرٌّ کے بارے میں جواب یہ ہے کہ یہ اسمِ ظرف نہیں بلکہ مصدر ہے۔

نوٹ اسمِ ظرف کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ظرفِ زمان :- جو کام کرنے کے وقت پر دلالت کرے۔

(۲) ظرفِ مکان :- جو کام کرنے کی جگہ پر دلالت کرے۔

---

[1] یعنی ناقص مفتوح العین ہو، مضموم العین یا مکسور العین تینوں صورتوں میں اس کا ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

[2] مَرْمًى اصل میں مَرْمَيٌ تھا۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یاء کو الف سے بدلا اب الف اور نون تنوین کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا تو مَرْمًى ہوگیا۔

بحثِ اسمِ ظرف

مَفْعِلٌ	کام کرنے کی ایک جگہ یا وقت	صیغہ واحد
مَفْعِلَانِ مَفْعِلَيْنِ	کام کرنے کی دو جگہیں یا وقت ″ ″ ″ ″	صیغہ تثنیہ (حالتِ رفع) ″ (حالتِ نصب وجر)
مَفَاعِلُ	کام کرنے کی سب جگہیں یا وقت	صیغہ جمع

ضروری باتیں (۱) بعض اوقات اسمِ ظرف مَفْعُلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مُكْحُلَةٌ (سُرمہ دانی)

(۲) اسمِ ظرف کے بعض اوزان مضارع غیر مکسور العین سے بھی خلافِ قیاس مکسور العین آتے ہیں:

مَسْجِدٌ: باب نَصَرَ يَنْصُرُ   مَنْسِكٌ: باب نَصَرَ يَنْصُرُ
مَطْلِعٌ: ″ ″ ″ ″   مَشْرِقٌ: ″ ″ ″ ″
مَغْرِبٌ: ″ ″ ″ ″   مَجْزِرٌ: ″ ″ ″ ″

یاد رہے کہ یہ اوزان قیاس کے موافق مَفْعَلٌ کے وزن پر بھی آتے ہیں۔

(۳) جس جگہ کوئی چیز کثرت سے پائی جائے اس کے لئے اسمِ ظرف مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَقْبَرَةٌ (قبرستان)، مَاسَدَةٌ (شیروں کی جگہ)

(۴) غسل کے وقت یا جھاڑو دیتے وقت جو چیز گرے اس کے لئے فُعَالَةٌ کا وزن استعمال ہوتا ہے۔ جیسے غُسَالَةٌ (غسل کے وقت گرنے والا پانی) كُنَاسَةٌ (جھاڑو دیتے وقت گرنے والی چیز)

فائدہ کوفیوں کے نزدیک مصدر بھی فعل سے مشتق ہوتا ہے اس لئے ان کے نزدیک اسمائے مشتقات ہیں [1]

[1] اشتقاق میں مصدر اصل ہے یا فعل؟ اس کی پوری تحقیق آگے افادات کی فصل میں آرہی ہے۔

ثلاثی مجرد کے اوزانِ مصدر کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہیں۔ جبکہ دیگر ابواب کے مصادر کے لئے اوزان مقرر ہیں۔

ثلاثی مجرد کے اوزانِ مصدر

وزنِ مصدر	مثال	معنی	وزنِ مصدر	مثال	معنی
فَعْلٌ	قَتْلٌ	مار ڈالنا	فَعْلُوَةٌ	جَبْرُوَةٌ	تکبر کرنا
فَعْلٰى	دَعْوٰى	بلانا	فَعِيْلَةٌ	قَطِيْعَةٌ	قطع تعلق کرنا
فَعْلَةٌ	رَحْمَةٌ	مہربان ہونا	فَعِيْلٌ	وَمِيْضٌ	بجلی کا چمکنا
فَعْلَانٌ	لَيَّانٌ	قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا	فَاعِلَةٌ	كَاذِبَةٌ	جھوٹ بولنا
فِعْلٌ	فِسْقٌ	نافرمانی کرنا	مَفْعُلَةٌ	مَمْلُكَةٌ	مالک ہونا
فِعْلٰى	ذِكْرٰى	یاد کرنا	مَفْعُوْلٌ	مَكْذُوْبٌ	جھوٹ بولنا
فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ	گم ہونا	مَفْعُوْلَةٌ	مَكْذُوْبَةٌ	″
فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	محروم ہونا	فَعُوْلٌ	قَبُوْلٌ	قبول کرنا
فُعْلٌ	شُغْلٌ	مشغول ہونا	فُعُوْلَةٌ	صُهُوْبَةٌ	سرخ وسفید ہونا
فُعْلٰى	بُشْرٰى	خوشخبری دینا	فُعُوْلٌ	دُخُوْلٌ	داخل ہونا
فُعْلَةٌ	كُدْرَةٌ	گدلا ہونا	فِعَلٌ	صِغَرٌ	چھوٹا ہونا
فُعْلَانٌ	غُفْرَانٌ	بخش دینا	فِعَالَةٌ	دِرَايَةٌ	معلوم کرنا
مَفْعَلَةٌ	مَنْقَبَةٌ	تعریف کرنا	فِعَالٌ	فِصَالٌ	بچے کا دودھ چھڑانا
مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ	داخل ہونا	فُعَلٌ	هُدًى	اصل میں هُدَيٌ تھا راہنمائی کرنا
فَعَلٌ	طَلَبٌ	ڈھونڈنا	فُعَالَةٌ	بُغَايَةٌ	تلاش کرنا
فَعْلُوْلَةٌ	قَيْلُوْلَةٌ	دوپہر کو آرام کرنا	فُعَالٌ	سُؤَالٌ	پوچھنا

فَيْعَلُوْلَةٌ	كَيْنُوْنَةٌ	کسی کام کا ہونا	فَعْلَاءُ	رَغْبَاءُ	خواہش کرنا
فَعَالَةٌ	شَهَادَةٌ	گواہی دینا	فَعُوْلَةٌ	جَبُوْرَةٌ	تکبر کرنا
فَعَالٌ	كَمَالٌ	پورا ہونا	فَعَالِيَةٌ	كَرَاهِيَةٌ	ناپسند کرنا
مَفْعِلَةٌ	مَحْمِدَةٌ	تعریف کرنا	فَعِلٌ	خَنِقٌ	گلا گھونٹنا

فوائد (۱) ثلاثی مجرد میں فَعْلَةٌ (مصدر) کا وزن مَرَّةٌ کے لئے آتا ہے۔ جیسے ضَرْبَةٌ (ایک بار مارنا) فِعْلَةٌ کا وزن نوع کے لئے آتا ہے جیسے صِبْغَةٌ (ایک قسم کا رنگ کرنا) فُعْلَةٌ کا وزن مقدار کے لئے آتا ہے جیسے اُكْلَةٌ اور لُقْمَةٌ (ایک خاص مقدار کھانا)

(۲) مندرجہ ذیل اوزان معنئ فاعلیت میں مبالغہ کے لئے آتے ہیں:

فَعَّالٌ ، جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا)

فَعِلٌ ، جیسے حَذِرٌ (بہت پرہیز کرنے والا)

فَعِيْلٌ ، جیسے عَلِيْمٌ (بہت جاننے والا)

مبالغہ اور اسمِ تفضیل میں فرق مبالغہ کے صیغے میں محض معنئ فاعلیت کی زیادتی مقصود ہوتی ہے کسی سے مقابلہ نہیں ہوتا۔ اور اسمِ تفضیل میں دوسرں کی نسبت زیادتی مقصود ہوتی ہے۔ جیسے اَضْرَبُ مِنْ زَيْدٍ (زید سے زیادہ مارنے والا) اَضْرَبُ الْقَوْمِ (قوم میں زیادہ مارنے والا)

اگر صرف لفظ اَضْرَبُ یا اَكْبَرُ وغیرہ ہوں تو معنئ نسبت چھپا ہوگا جیسے اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ (ہر چیز سے بڑا)

نوٹ ضَرَّابٌ کا معنی صرف (زیادہ مارنے والا) ہے۔ کسی کے مقابلہ میں معنی کی زیادتی مقصود نہیں۔

اعداد میں فَاعِلٌ کا صیغہ اعداد میں فَاعِلٌ کا صیغہ مرتبہ کے لئے آتا ہے

جیسے خَامِسٌ (پانچواں) عَاشِرٌ (دسواں) یعنی جو گنتی میں پانچویں یا دسویں مرتبہ میں آئے۔

مرکبات میں پہلے جز کو اسمِ فاعل کے وزن پر کر کے دوسری جز کو اس کی حالت پر چھوڑتے ہیں۔ جیسے حَادِيْ عَشَرَ، ثَانِيْ عَشَرَ، حَادِيْ وَعِشْرُوْنَ، رَابِعٌ وَثَلٰثُوْنَ۔

عَشَرَةٌ (دس) کے بعد عقود (دہائیوں) میں ایک ہی عدد اور مرتبہ دونوں کیلئے آتا ہے۔ جیسے عِشْرُوْنَ کا معنی "بیس" بھی ہے اور "بیسواں" بھی۔

فاعل ذی کذا فَاعِلٌ کا صیغہ نسبت کے لئے بھی آتا ہے اور اسے "فاعل ذی کذا" کہتے ہیں۔ جیسے تَامِرٌ (کھجور والا) لَابِنٌ (دودھ والا) تَمَّارٌ اور لَبَّانٌ کا معنی بھی یہی ہے

سوالات

(۱) اسمائے مشتقہ کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

(۲) صفتِ مشبہ اور اسمِ فاعل کی تعریف کرتے ہوئے دونوں میں فرق واضح کریں۔

(۳) غیر ثلاثی مجرد سے اسمِ تفضیل بنانے کا طریقہ کیا ہے۔ نیز یہ بتائیں کہ کن کن صورتوں میں ثلاثی مجرد سے اسمِ تفضیل نہیں آتا اور کیوں؟

(۴) مندرجہ ذیل ابواب سے اسمِ تفضیل کی گردان کریں:

ضَرَبَ يَضْرِبُ۔ فَتَحَ يَفْتَحُ۔ حَسِبَ يَحْسِبُ۔

(۵) اسمِ ظرف کے مکسور العین یا مفتوح العین ہونے کے سلسلے میں ضابطہ بیان کریں۔

(٦) مضاعف سے اسمِ ظرف مطلقاً مفتوح العین آتا ہے جیسے مَفَرٌّ، کیا یہ

صحیح ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وضاحت کیجیے۔

(۷) پانچ، پانچواں۔ دس، دسواں۔ بارہ، بارہواں۔ بیس، بیسواں کو عربی میں لکھیں۔

(۸) مبالغہ اور اسمِ تفضیل کا فرق واضح کریں اور بتائیں کہ فاعلِ ذی کذا کسے کہتے ہیں؟

(۹) مندرجہ ذیل صیغوں کی وضاحت کرتے ہوئے ان کے معانی لکھیں۔

فُعْلٰی ۔ فَاعِلَاتٌ ۔ مِفْعَلٌ ۔ مَفْعُوْلَۃٌ ۔ ضَرَّابٌ ۔

(۱۰) مصدر ثلاثی مجرد کے کوئی دس اوزان مع مثال لکھیں۔

دوسرا باب

ابواب کا بیان

(یہ باب چار فصلوں پر مشتمل ہے)

پہلی فصل (ابوابِ ثلاثی مجرد) افعال اور مشتقات کے صیغوں سے فراغت کے بعد اب ابواب کا حال بیان کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ ثلاثی مجرد کے چھ باب ہیں:

باب نمبر (۱) فَعَلَ یَفْعُلُ ماضی مفتوح العین اور غابر (مضارع) مضموم العین ہوتا ہے۔

نوٹ غابر کا معنیٰ ہے "باقی" چونکہ زمانۂ ماضی کے بعد زمانہ حال و استقبال باقی رہتا ہے اور مضارع ان دونوں زمانوں پہ دلالت کرتا ہے اس لئے اسے غابر بھی کہتے ہیں۔

مثال اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَۃُ (مدد کرنا)

صرفِ صغیر نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا وَنُصْرَۃً فَھُوَ نَاصِرٌ وَنُصِرَ یُنْصَرُ نَصْرًا وَنُصْرَۃً فَھُوَ مَنْصُوْرٌ لَمْ یَنْصُرْ لَمْ یُنْصَرْ لَا یَنْصُرُ لَا یُنْصَرُ لَنْ یَنْصُرَ لَنْ یُنْصَرَ الامر منہ اُنْصُرْ لِتُنْصَرْ لِیَنْصُرْ لِیُنْصَرْ والنھی عنہ لَا تَنْصُرْ لَا تُنْصَرْ لَا یَنْصُرْ لَا یُنْصَرْ الظرف منہ مَنْصَرٌ مَنْصَرَانِ مَنَاصِرُ وَمُنَیْصِرٌ والاٰلۃ منہ مِنْصَرٌ مِنْصَرَانِ مَنَاصِرُ وَمُنَیْصِرٌ مِنْصَرَۃٌ مِنْصَرَتَانِ مَنَاصِرُ وَمُنَیْصِرَۃٌ مِنْصَارٌ

دوسری فصل

ثلاثی مزید فیہ مطلق کے ابواب

ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مُلحق (۲) غیر مُلحق (اسے مطلق بھی کہتے ہیں)

مُلحق | اس باب کو کہتے ہیں جو کسی حرف کی زیادتی کی صورت میں رباعی کے وزن پر ہو جائے اور اس میں مُلحق بہ باب کے معنیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا معنیٰ نہ ہو۔ جیسے جَلْبَبَ۔

مطلق (یا غیر مُلحق) | اس باب کو کہتے ہیں جو رباعی کے وزن پر نہ ہو اور اگر ہو تو اس میں کوئی دوسرا معنیٰ بھی ہو۔ جیسے اِجْتَنَبَ۔ اَکْرَمَ۔

نوٹ | چونکہ مُلحق بہ رباعی کا سمجھنا، رباعی کو سمجھنے پر موقوف ہے اس لئے اس کا ذکر رباعی کے بعد ہوگا۔ پہلے (مطلق) یعنی غیر مُلحق کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ثلاثی مزید غیر مُلحق کی دو قسمیں ہیں : (۱) باہمزہ وصل (۲) بے ہمزہ وصل۔

ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے سات باب ہیں۔

باب نمبر (۱) اِفْتِعَالٌ | اس کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ کے بعد تاء زائدہ ہوتی ہے۔ جیسے اَلْاِجْتِنَابُ (پرہیز کرنا)

اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا فَهُوَ مُجْتَنِبٌ وَاُجْتُنِبَ یُجْتَنَبُ اِجْتِنَابًا فَهُوَ مُجْتَنَبٌ لَمْ یَجْتَنِبْ لَمْ یُجْتَنَبْ لَا یَجْتَنِبُ لَا یُجْتَنَبُ لَنْ یَجْتَنِبَ لَنْ یُجْتَنَبَ الامر منه اِجْتَنِبْ لِتُجْتَنَبْ لِیَجْتَنِبْ لِیُجْتَنَبْ والنهی عنه لَا تَجْتَنِبْ لَا تُجْتَنَبْ لَا یَجْتَنِبْ لَا یُجْتَنَبْ الظرف منه مُجْتَنَبٌ

مُجْتَنَبَانِ مُجْتَنَبَاتٌ۔

نوٹ | (۱) اس باب اور ثلاثی مزید فیہ کے باقی ابواب نیز رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے تمام بابوں کی ماضی مجہول میں آخری حرف اپنی حالت پر رہتا ہے اور آخر کا ماقبل مکسور ہوتا ہے باقی تمام متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں جبکہ ساکن حرف اپنے حال پر رہتا ہے۔ لہٰذا اُجْتُنِبَ میں ہمزہ اور تاء دونوں مضموم ہیں۔ اسی طرح اُسْتُنْصِرَ میں بھی۔

(۲) ہمزۂ وصل کے تمام بابوں میں نفی کی صورت میں جس طرح ہمزۂ وصل گر جاتا ہے۔ اسی طرح مَا اور لَا کا ہمزہ بھی گر جاتا ہے[1]۔ جیسے : مَا اجْتُنِبَ۔ لَا اجْتُنِبَ۔ مَا انْفُطِرَ۔ لَا انْفُطِرَ۔ مَا اسْتُنْصِرَ۔

(۳) مندرجہ بالا باب اور ثلاثی مزید فیہ کے دیگر بابوں رباعی مجرد اور مزید فیہ کے بابوں میں اسم فاعل، مضارع معروف کے وزن پر آتا ہے۔ البتہ علامتِ مضارع کی جگہ میم مضموم لاتے ہیں اور آخر سے ماقبل کو کسرہ دیتے ہیں۔

اسمِ مفعول بھی، اسمِ فاعل کی طرح آتا ہے لیکن اس کے آخر کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔ اسمِ ظرف، اسمِ مفعول کے وزن پر ہوتا ہے جبکہ ان ابواب سے اسمِ آلہ اور اسمِ تفضیل نہیں آتے۔ البتہ آلہ کا معنیٰ مقصود ہو تو مصدر پر مَا بِہٖ کا اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے مَا بِہِ الْاِجْتِنَابُ۔

اگر اسمِ تفضیل کا معنیٰ لانا ہو تو مصدرِ منصوب پر اَشَدُّ کا اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے اَشَدُّ اِجْتِنَابًا۔ رنگ اور عیب سے اسمِ تفضیل ثلاثی مجرد

---

[1] گرنے سے مراد یہ ہے کہ پڑھنے میں نہیں آتا لکھنے میں آتا ہے۔

میں بھی نہیں آتا۔ البتہ ان سے بھی تفضیل کا معنی اسی طریقہ پر وضع کیا جاتا ہے جیسے اَشَدُّ حُمْرَۃً، اَشَدُّ صَمَمًا۔

قاعدہ ۱ اگر بابِ افتعال کا فاء کلمہ دال، ذال یا زاء ہو، تو تائے افتعال کو دال سے بدل کر فاء کلمہ کا اس میں ادغام کرتے ہیں اور یہ ادغام واجب ہے۔ جیسے اِدَّعٰی (اصل میں اِدْتَعٰی تھا)

ذال کی تین حالتیں ہوتی ہیں۔ کبھی دال سے بدل کر اس میں مدغم ہو جاتی ہے جیسے اِدَّکَرَ (اصل میں اِذْتَکَرَ تھا جو اِذْدَکَرَ بنا)

کبھی دال کو ذال سے بدل کر فاء کلمہ کو اس میں مدغم کرتے ہیں۔ جیسے اِذَّکَرَ۔ اور کبھی ادغام کے بغیر چھوڑ دیتے ہیں۔ جیسے اِذْدَکَرَ۔

زاء کی دو حالتیں ہیں کبھی ادغام کے بغیر چھوڑ دیتے ہیں۔ جیسے اِزْدَجَرَ۔ (اصل میں اِزْتَجَرَ تھا)، اور کبھی دال کو زاء کر کے فاء کلمہ کا اس میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے اِزَّجَرَ۔

قاعدہ ۲ اگر بابِ افتعال کا فاء کلمہ صاد، ضاد، طاء اور ظاء ہو، تو تائے افتعال کو طاء سے بدل کر ادغام کرتے ہیں۔ جیسے اِطَّلَبَ۔

ظاء کو کبھی طاء سے بدل کر ادغام کرتے ہیں۔ جیسے اِطَّلَمَ اور کبھی ادغام کے بغیر چھوڑ دیتے ہیں۔ جیسے اِظْطَلَمَ۔

اور کبھی طاء کو ظاء کر کے ادغام کرتے ہیں۔ جیسے اِظَّلَمَ۔

صاد اور ضاد کو ادغام کے بغیر چھوڑتے ہیں۔ جیسے اِصْطَبَرَ اور اِضْطَرَبَ۔ اور کبھی طاء کو صاد یا ضاد کر کے ادغام کرتے ہیں۔ جیسے اِصَّبَرَ اور اِضَّرَبَ۔

قاعدہ ۳ اگر بابِ افتعال کا فاء کلمہ ثاء ہو تو جائز ہے کہ تاء کو ثاء سے بدل کر ادغام

کریں۔ جیسے اِثَّارَ (اصل میں اِثْتَارَ تھا)

قاعدہ اگر بابِ افتعال کا عین کلمہ تاء، ثاء، جیم، را، دال، ذال، سین، شین، صاد، ضاد، طا اور ظا میں سے کوئی حرف ہو تو تائے افتعال کو عین کلمہ کا ہم جنس بنا کر اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں اور ادغام کرتے ہیں اور ہمزۂ وصل گر جاتا ہے۔ جیسے اِخْتَصَمَ سے خَصَّمَ اور اِهْتَدٰی سے هَدّٰی۔ ان کا مضارع یَخِصِّمُ اور یَهِدِّیْ آتا ہے۔

نوٹ فاء کلمہ کو کسرہ دینا بھی جائز ہے۔ جیسے خِصَّمَ، یَخِصِّمُ، هِدّٰی، یَهِدِّیْ۔ یَخِصِّمُوْنَ اور یَهِدِّیْ جو قرآن پاک میں آئے ہیں وہ اس باب سے ہیں۔

اسم فاعل میں فاء کلمہ کو ضمہ دینا بھی جائز ہے۔ یعنی مُخَصِّمٌ، مُخِصِّمٌ، مُخُصِّمٌ۔ تینوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

باب نمبر (۳) اِسْتِفْعَالٌ

اس باب کی علامت فاء کلمہ سے پہلے سین اور تاء کا اضافہ ہے۔ جیسے اَلْاِسْتِنْصَارُ (مدد چاہنا)

اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا فَهُوَ مُسْتَنْصِرٌ وَ اُسْتُنْصِرَ یُسْتَنْصَرُ اِسْتِنْصَارًا فهو مُسْتَنْصَرٌ لَمْ یَسْتَنْصِرْ لَمْ یُسْتَنْصَرْ لَا یَسْتَنْصِرُ لَا یُسْتَنْصَرُ لَنْ یَسْتَنْصِرَ، لَنْ یُسْتَنْصَرَ الامر منه اِسْتَنْصِرْ لِتُسْتَنْصَرْ لِیَسْتَنْصِرْ، لِیُسْتَنْصَرْ والنهی عنه لَا تَسْتَنْصِرْ لَا تُسْتَنْصَرْ لَا یَسْتَنْصِرْ لَا یُسْتَنْصَرْ الظرف منه مُسْتَنْصَرٌ، مُسْتَنْصَرَانِ مُسْتَنْصَرَاتٌ۔

فائدہ اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ میں تائے استفعال کو حذف کرنا بھی

جائز ہے۔ قرآن مجید جو "فَمَا اسْطَاعُوْا ، مَالَمْ تَسْطِعْ آیا ہے وہ اسی باب سے ہے۔

باب نمبر (۳) اِنْفِعَالٌ اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے نون زائدہ ہوتا ہے اور یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے۔ جیسے اَلْاِنْفِطَارُ۔ (پھٹ جانا)

اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا فَهُوَ مُنْفَطِرٌ لَمْ یَنْفَطِرْ لَا یَنْفَطِرُ لَنْ یَّنْفَطِرَ الامر منه اِنْفَطِرْ لِیَنْفَطِرْ والنهی عنه لَا تَنْفَطِرْ لَا یَنْفَطِرْ الظرف منه مُنْفَطَرٌ مُنْفَطَرَانِ مُنْفَطَرَاتٌ۔

قاعدہ جس لفظ کا فاء کلمہ نون ہو وہ بابِ انفعال سے نہیں آتا۔ اور اگر بابِ انفعال کا معنی ادا کرنا مقصود ہو تو اسے بابِ افتعال پر لے جاتے ہیں۔ جیسے اِنْتَکَسَ (سرنگوں ہوا)

باب نمبر (۴) اِفْعِلَالٌ اس باب کی علامت لام کا تکرار اور ماضی میں ہمزۂ وصل کے بعد چار حروف کا ہونا ہے۔ جیسے اَلْاِحْمِرَارُ (سرخ ہونا)

اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فهو مُحْمَرٌّ لَمْ یَحْمَرَّ لَمْ یَحْمَرِّ لَمْ یَحْمَرِرْ لَا یَحْمَرُّ لَنْ یَّحْمَرَّ الامر منه اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ لِیَحْمَرَّ لِیَحْمَرِّ لِیَحْمَرِرْ والنهی عنه لَا تَحْمَرَّ لَا تَحْمَرِّ لَا تَحْمَرِرْ لَا یَحْمَرَّ لَا یَحْمَرِّ لَا یَحْمَرِرْ الظرف منه مُحْمَرٌّ مُحْمَرَّانِ مُحْمَرَّاتٌ۔

نوٹ اِحْمَرَّ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا۔ ایک جنس کے دو حرف جمع ہوئے۔ پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا اِحْمَرَّ ہو گیا۔

یَحْمَرُّ اور مُحْمَرٌّ وغیرہ میں بھی اسی طرح تعلیل ہوگی۔ واحد مذکر امر حاضر میں وقف کی وجہ سے اجتماعِ ساکنین ہوا کیونکہ دونوں راء ساکن ہو گئیں۔ اب اسے تین

صورتوں میں پڑھتے ہیں۔

کبھی دوسری راء کو فتح دے کر اِحْمَرَّ پڑھتے ہیں۔

کبھی اسے کسرہ دیتے ہیں اور اِحْمَرِّ پڑھتے ہیں۔ اور کبھی ادغام کو ختم کر کے اِحْمَرِرْ پڑھتے ہیں۔

لم یَحْمَرَّ اور مضارع مجزوم کے دوسرے صیغوں میں بھی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے

فائدہ اس باب کا لام کلمہ ہمیشہ مشدد ہوتا ہے البتہ ناقص یا لفیف کے احکام پر عمل کرتے ہیں یعنی پہلی واؤ کو سلامت رکھتے ہوئے دوسری میں تعلیل کرتے ہیں۔ جیسے اِرْعَوٰی جو اصل میں اِرْعَوَوَ تھا۔ دوسری واؤ کو یاء سے بدل کر پھر الف سے بدلا اِرْعَوٰی ہو گیا۔

باب ۵ اِفْعِیلَالٌ اس باب کی علامت لام کا تکرار اور لامِ اول سے پہلے الف زائدہ کا ہونا ہے جو مصدر میں یاء سے بدل جاتا ہے —— جیسے اَلْاِدْهِیْمَامُ (سخت سیاہ ہونا)

اِدْهَامَّ یَدْهَامُّ اِدْهِیْمَامًا فَهُوَ مُدْهَامٌّ لَمْ یَدْهَامَّ لَمْ یَدْهَامِّ لَمْ یَدْهَامِمْ لَا یَدْهَامُّ لَنْ یَّدْهَامَّ الامر منه اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ اِدْهَامِمْ لِیَدْهَامَّ لِیَدْهَامِّ لِیَدْهَامِمْ والنهی عنه لَا تَدْهَامَّ لَا تَدْهَامِّ لَا تَدْهَامِمْ لَا یَدْهَامَّ لَا یَدْهَامِّ لَا یَدْهَامِمْ الظرف منه مُدْهَامٌّ مُدْهَامَّانِ مُدْهَامَّاتٌ۔

نوٹ اس باب کے صیغوں میں ادغام، باب افعلال کے صیغوں میں ادغام کی طرح ہوتا ہے۔ ہر صیغہ کو اس کے ہم شکل پر قیاس کرتے ہوئے تعلیل کی جائے۔ نیز ان دونوں بابوں میں رنگ اور عیب کا معنی زیادہ آتا ہے۔

باب نمبر (٦) اِفْعِیْعَالٌ | اس باب کی علامت عین کلمے کا تکرار اور ان کے درمیان واؤ زائدہ کا ہونا ہے۔ یہ واؤ مصدر میں ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء سے بدل جاتی ہے۔ جیسے اَلْاِخْشِیْشَانُ (سخت کھردرا ہونا)

اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشِیْشَانًا فھو مُخْشَوْشِنٌ. لَمْ یَخْشَوْشِنْ لَا یَخْشَوْشِنُ لَنْ یَخْشَوْشِنَ الامر منه اِخْشَوْشِنْ لِیَخْشَوْشِنْ والنھی عنه لَا تَخْشَوْشِنْ لَا یَخْشَوْشِنْ الظرف منه مُخْشَوْشَنٌ مُخْشَوْشَنَانِ مُخْشَوْشَنَاتٌ۔

نوٹ | یہ باب اکثر لازم آتا ہے البتہ بعض اوقات متعدی بھی آتا ہے جیسے اِخْلَوْلَیْتُهٗ۔ (میں نے اس کو میٹھا خیال کیا)

باب نمبر (٧) اِفْعِوَّالٌ | اس باب کی علامت عین کلمہ کے بعد واؤ مشدد کا ہونا ہے۔ جیسے اَلْاِجْلِوَّاذُ (تیز جانا)

اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا فھو مُجْلَوِّذٌ لَمْ یَجْلَوِّذْ لَا یَجْلَوِّذُ، لَنْ یَجْلَوِّذَ الامر منه اِجْلَوِّذْ لِیَجْلَوِّذْ والنھی عنه لَا تَجْلَوِّذْ، لَا یَجْلَوِّذْ الظرف منه مُجْلَوَّذٌ مُجْلَوَّذَانِ مُجْلَوَّذَاتٌ۔

ثلاثی مزید بے ہمزہ وصل کے ابواب

ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کے پانچ باب ہیں۔

باب (١) اِفْعَالٌ | اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔ نیز اس کی علامت مضارع معروف کے صیغوں میں بھی مضموم ہوتی ہے۔ جیسے اَلْاِکْرَامُ (عزت کرنا)

اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا فَهُوَ مُکْرِمٌ و اُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَامًا فَهُوَ

مُکْرَمٌ لَمْ یُکْرِمْ لَمْ یُکْرَمْ لَا یُکْرِمُ لَا یُکْرَمُ لَنْ یُکْرِمَ لَنْ یُکْرَمَ الامر منه اَکْرِمْ لِتُکْرَمْ لِیُکْرِمْ لِیُکْرَمْ والنھی عنه لَا تُکْرِمْ لَا تُکْرَمْ لَا یُکْرِمْ لَا یُکْرَمْ والظرف منه مُکْرَمٌ مُکْرَمَانِ مُکْرَمَاتٌ۔

نوٹ | ہمزہ قطعی جو ماضی اور امر میں ہوتا ہے مضارع سے گر جاتا ہے ورنہ مضارع یُؤَکْرِمُ یُؤَکْرِمَانِ ہوتا۔ چونکہ اُأَکْرِمُ (واحد متکلم) میں دو ہمزے جمع ہوئے۔ ناپسندیدہ سمجھتے ہوئے ایک ہمزے کو گرا دیا پھر اس کی موافقت میں تمام صیغوں سے ہمزہ گرا دیا

باب نمبر (٢) تَفْعِیْلٌ | اس باب کی علامت صرف عین کلمے کا مشدد ہونا ہے۔ فاء سے پہلے تاء نہیں ہوتی۔ نیز اس میں بھی علامت مضارع معروف کے صیغوں میں مضموم ہوتی ہے۔ جیسے اَلتَّصْرِیْفُ (پھیرنا)

صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا فھو مُصَرِّفٌ و صُرِّفَ یُصَرَّفُ تَصْرِیْفًا فھو مُصَرَّفٌ لَمْ یُصَرِّفْ لَمْ یُصَرَّفْ لَا یُصَرِّفُ لَا یُصَرَّفُ لَنْ یُصَرِّفَ لَنْ یُصَرَّفَ الامر منه صَرِّفْ لِتُصَرَّفْ، لِیُصَرِّفْ، لِیُصَرَّفْ والنھی عنه لَا تُصَرِّفْ لَا تُصَرَّفْ لَا یُصَرِّفْ لَا یُصَرَّفْ الظرف منه مُصَرَّفٌ مُصَرَّفَانِ. مُصَرَّفَاتٌ۔

نوٹ | اس باب کا مصدر فِعَّالٌ اور فَعَالٌ بھی آتا ہے۔ جیسے کِذَّابٌ (فِعَّالٌ) ارشاد خداوندی ہے وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا۔ اور سَلَامٌ و کَلَامٌ (فَعَالٌ) سَلَّمَ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا و سَلَامًا۔

باب نمبر (٣) مُفَاعَلَةٌ | اس باب کی علامت فاء کلمہ کے بعد الف کا اضافہ ہے اور فاء سے پہلے تاء نہیں ہوتی۔ اس باب میں بھی معروف کے صیغوں میں علامت مضارع مضموم ہوتی ہے۔ جیسے اَلْمُقَاتَلَةُ وَالْقِتَالُ (باہم لڑائی کرنا)

قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً وَقِتَالاً فهو مُقَاتِلٌ وقُوْتِلَ يُقَاتَلُ مُقَاتَلَةً وقِتَالاً فهو مُقَاتَلٌ لَمْ يُقَاتِلْ لَمْ يُقَاتَلْ لَايُقَاتِلُ لَايُقَاتَلُ لَنْ يُقَاتِلَ لَنْ يُقَاتَلَ الامر منه قَاتِلْ لِتُقَاتِلْ لِيُقَاتِلْ لِيُقَاتَلْ والنهى عنه لَا تُقَاتِلْ لَا تُقَاتَلْ لَا يُقَاتِلْ لَا يُقَاتَلْ الظرف منه مُقَاتَلٌ مُقَاتَلَانِ مُقَاتَلَاتٌ ۔

نوٹ ماضی مجہول میں ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے الف کو واؤ سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے قُوْتِلَ۔

باب نمبر (۴) تَفَعُّلٌ اس باب کی علامت عین کلمہ کی تشدید اور فاء سے پہلے تاء (زائدہ) کا ہونا ہے۔ ۔ ۔ ۔ جیسے اَلتَّقَبُّلُ (قبول کرنا)

تَقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً فهو مُتَقَبِّلٌ وتُقُبِّلَ يُتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً فهو مُتَقَبَّلٌ لَمْ يَتَقَبَّلْ لَمْ يُتَقَبَّلْ لَا يَتَقَبَّلُ لَا يُتَقَبَّلُ لَنْ يَتَقَبَّلَ لَنْ يُتَقَبَّلَ الامر منه تَقَبَّلْ لِتُتَقَبَّلْ لِيَتَقَبَّلْ لِيُتَقَبَّلْ والنهى عنه لَا تَتَقَبَّلْ لَا تُتَقَبَّلْ لَا يَتَقَبَّلْ لَا يُتَقَبَّلْ الظرف منه مُتَقَبَّلٌ مُتَقَبَّلَانِ مُتَقَبَّلَاتٌ۔

باب نمبر (۵) تَفَاعُلٌ اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فاء سے پہلے تاء اور فاء کے بعد الف زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے اَلتَّقَابُلُ (ایک دوسرے کے مقابل ہونا)

تَقَابَلَ يَتَقَابَلُ تَقَابُلاً فهو مُتَقَابِلٌ وتُقُوْبِلَ يُتَقَابَلُ تَقَابُلاً فهو مُتَقَابَلٌ لَمْ يَتَقَابَلْ لَمْ يُتَقَابَلْ لَا يَتَقَابَلُ لَا يُتَقَابَلُ لَنْ يَتَقَابَلَ لَنْ يُتَقَابَلَ الامر منه تَقَابَلْ لِتُتَقَابَلْ لِيَتَقَابَلْ لِيُتَقَابَلْ والنهى عنه لَا تَتَقَابَلْ لَا تُتَقَابَلْ لَا يَتَقَابَلْ لَا يُتَقَابَلْ الظرف منه مُتَقَابَلٌ مُتَقَابَلَانِ مُتَقَابَلَاتٌ۔

نوٹ (۱) باب تفاعل کی ماضی مجہول میں، ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے الف، واؤ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے تُقُوْبِلَ۔

(۲) باب تفعُّل اور تفاعل کی تاء ماضی مجہول میں مضموم ہوتی ہے کیونکہ ماضی مجہول میں آخر سے پہلے حرف کے علاوہ تمام متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں۔ اور آخری حرف اپنی حالت پر رہتا ہے۔ یعنی مفتوح ہوتا ہے۔

قاعدہ ۱ ان دونوں بابوں کے مضارع میں جہاں دو تاء جمع ہوں ایک کو حذف کرنا جائز ہے جیسے تَتَقَبَّلُ سے تَقَبَّلُ اور تَتَظَاهَرُوْنَ سے تَظَاهَرُوْنَ۔

قاعدہ ۲ باب تفعل اور تفاعل کا فاء کلمہ تاء، ثاء، جیم، دال، ذال، زاء، سین، شین، صاد، ضاد، طا اور ظا میں سے کوئی حرف ہو تو تائے تفعل و تفاعل کو فاء کلمہ سے بدل کر ادغام کرتے ہیں اور ماضی اور امر میں ہمزۂ وصل لاتے ہیں۔

نوٹ صاحبِ منشعب نے باب اِفَّعُّلٌ اور اِفَّاعُلٌ کو ہمزۂ وصل کے بابوں میں شمار کیا وہ اس قاعدہ کے تحت بنے ہیں۔ جیسے اِطَّهَّرَ يَطَّهَّرُ اِطَّهُّرًا فهو مُطَّهِّرٌ اور اِثَّاقَلَ يَثَّاقَلُ اِثَّاقُلاً فهو مُثَّاقِلٌ۔

تیسری فصل

رباعی مجرد و مزید فیہ کے ابواب

رباعی مجرد کا ایک باب ہے۔ فَعْلَلَةٌ۔ جیسے اَلْبَعْثَرَةُ۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی میں چار حروف ہوتے ہیں اور اس کے مضارع معروف میں بھی علامتِ مضارع مضموم ہوتی ہے۔

فَعْلَلَةٌ۔ جیسے اَلْبَعْثَرَةُ (کسی کام پر ابھارنا)

بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً فَهُوَ مُبَعْثِرٌ وَبُعْثِرَ يُبَعْثَرُ بَعْثَرَةً فهو مُبَعْثَرٌ لَمْ يُبَعْثِرْ لَمْ يُبَعْثَرْ لَا يُبَعْثِرُ لَا يُبَعْثَرُ لَنْ يُبَعْثِرَ لَنْ يُبَعْثَرَ الامر منه بَعْثِرْ لِتُبَعْثَرْ لِيُبَعْثِرْ لِيُبَعْثَرْ والنهى عنه لَا تُبَعْثِرْ لَا تُبَعْثَرْ لَا يُبَعْثِرْ لَا يُبَعْثَرْ الظرف منه مُبَعْثَرٌ مُبَعْثَرَانِ مُبَعْثَرَاتٌ۔

قاعدہ کلیہ علامتِ مضارع کی حرکت کے بارے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ماضی میں چار حرف ہوں خواہ تمام اصلی ہوں یا بعض اصلی اور بعض عارضی تو مضارع معروف میں بھی علامتِ مضارع مضموم ہوتی ہے جیسے يُكْرِمُ، يُصَرِّفُ، يُقَاتِلُ، يُبَعْثِرُ۔

ورنہ مفتوح۔ جیسے يَنْصُرُ، يَجْتَنِبُ، يَتَقَابَلُ۔

رباعی مزید فیہ رباعی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں

(۱) بے ہمزہ وصل (۲) باہمزہ وصل

بے ہمزہ وصل کا ایک باب ہے

تَفَعْلُلٌ اس باب کی علامت یہ ہے کہ چار اصل حروف سے پہلے تاء ہوتی ہے۔ جیسے اَلتَّسَرْبُلُ (قمیص پہننا)

تَسَرْبَلَ يَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلًا فهو مُتَسَرْبِلٌ لَمْ يَتَسَرْبَلْ، لَا يَتَسَرْبَلُ لَنْ يَتَسَرْبَلَ الامر منه تَسَرْبَلْ لِيَتَسَرْبَلْ والنهى عنه لَا تَتَسَرْبَلْ لَا يَتَسَرْبَلْ الظرف منه مُتَسَرْبَلٌ، مُتَسَرْبَلَانِ، مُتَسَرْبَلَاتٌ۔

رباعی مزید باہمزہ وصل کے دو باب ہیں۔

باب نمبر (۱) اِفْعِلَّالٌ اس باب کی علامت دوسرے لام کا مشدد ہونا اور اس کے ایک لام کا چار حروفِ اصلی سے زائد ہونا ہے۔ اس کے علاوہ اس باب کی ماضی اور امر میں ہمزۂ وصل ہوتا ہے۔ جیسے اَلِاقْشِعْرَارُ۔ (جسم پر بالوں کا کھڑا ہونا)

اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فهو مُقْشَعِرٌّ لَمْ يَقْشَعِرَّ لَمْ يَقْشَعِرْ لَا يَقْشَعِرُّ لَنْ يَقْشَعِرَّ الامر منه اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ لِيَقْشَعِرَّ لِيَقْشَعِرِّ لِيَقْشَعْرِرْ والنهى عنه لَا تَقْشَعِرَّ لَا تَقْشَعِرِّ لَا تَقْشَعْرِرْ لَا يَقْشَعِرَّ لَا يَقْشَعِرِّ لَا يَقْشَعْرِرْ الظرف منه مُقْشَعَرٌّ مُقْشَعَرَّانِ مُقْشَعَرَّاتٌ۔ (لازم)

نوٹ اِقْشَعَرَّ اصل میں اِقْشَعْرَرَ اور يَقْشَعِرُّ، يَقْشَعْرِرُ تھا۔ اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ کی طرح یہاں بھی ادغام ہوا لیکن یہاں دو ہم جنس حرفوں سے پہلا حرف ساکن تھا لہٰذا اس کی حرکت ماقبل کو دے کر ادغام کیا۔

باب نمبر (۲) اِفْعِنْلَالٌ اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کے عین کے بعد نون ہوتا ہے۔ نیز اس کی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ وصل آتا ہے۔ جیسے اَلِابْرِنْشَاقُ (سخت خوش ہونا)

اِبْرَنْشَقَ يَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقًا فَهُوَ مُبْرَنْشِقٌ لَمْ يَبْرَنْشِقْ، لَا يَبْرَنْشِقُ لَنْ يَبْرَنْشِقَ الامر منه اِبْرَنْشِقْ لِيَبْرَنْشِقْ والنهى عنه لَا تَبْرَنْشِقْ لَا يَبْرَنْشِقْ الظرف منه مُبْرَنْشَقٌ مُبْرَنْشَقَانِ مُبْرَنْشَقَاتٌ۔ (لازم)

چوتھی فصل

ثلاثی مزید ملحق بر باعی

ثلاثی مزید ملحق برباعی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ملحق برباعی مجرد (۲) ملحق برباعی مزید فیہ

ملحق برباعی مجرد | ملحق برباعی مجرد کے سات باب ہیں۔

(۱) فَعْلَلَةٌ : اس میں لام کا تکرار ہے۔

جیسے اَلْجَلْبَبَةُ (چادر اوڑھنا) جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ ۔ آخر تک۔

(۲) فَعْوَلَةٌ : اس میں عین کلمہ کے بعد واؤ کا اضافہ ہے۔

جیسے اَلسَّرْوَلَةُ (سلوار پہننا) سَرْوَلَ یُسَرْوِلُ ۔ آخر تک

(۳) فَیْعَلَةٌ : اس میں فاء کلمہ کے بعد یاء کا اضافہ ہے۔

جیسے اَلصَّیْطَرَةُ (مقرر ہونا) صَیْطَرَ یُصَیْطِرُ ۔ آخر تک

(۴) فَعْیَلَةٌ : اس میں عین کلمہ کے بعد یاء کا اضافہ ہے۔

جیسے اَلشَّرْیَفَةُ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کو کاٹنا)

شَرْیَفَ یُشَرْیِفُ ۔ آخر تک گردان خود کیجئے۔

(۵) فَوْعَلَةٌ : اس میں فاء کلمہ کے بعد واؤ کا اضافہ ہے۔

جیسے اَلْجَوْرَبَةُ (جراب پہننا) جَوْرَبَ یُجَوْرِبُ ۔ آخر تک

(۶) فَعْنَلَةٌ : اس میں عین کلمہ کے بعد نون کا اضافہ ہے۔

جیسے اَلْقَلْنَسَةُ (ٹوپی پہننا) قَلْنَسَ یُقَلْنِسُ (آخر تک) [1]

(۷) فَعْلَاةٌ : لام کلمہ کے بعد یاء کا اضافہ ہے۔

جیسے اَلْقَلْسَاةُ (ٹوپی پہننا)

قَلْسیٰ یُقَلْسِیْ قَلْسَاةً فھو مُقَلْسٍ وقُلْسِیَ یُقَلْسیٰ قَلْسَاةً فھو مُقَلْسًی لَمْ یُقَلْسِ لَمْ یُقَلْسَ لَا یُقَلْسِیْ لَا یُقَلْسیٰ لَنْ یُقَلْسِیَ لَنْ یُقَلْسیٰ الامر منه قَلْسِ لِتُقَلْسَ لِیُقَلْسِ لِیُقَلْسَ والنھی منه لَا تُقَلْسِ لَا تُقَلْسَ

---

[1] اساتذہ خود ان تمام ابواب کی صرف صغیر اور کبیر طلباء وطالبات سے کروائیں۔

لَا یُقَلْسِ لَا یُقَلْسَ الظرف منه مُقَلْسًی مُقَلْسَیَانِ مُقَلْسَیَاتٌ۔

نوٹ | قَلْسیٰ، اصل میں قَلْسَیَ تھا۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح، یاء کو الف سے بدل دیا۔ قَلْسیٰ ہوگیا۔

قَلْسَاةٌ (مصدر) اصل میں قَلْسَیَةٌ تھا، یاء کو الف سے بدل دیا۔

یُقَلْسِیْ (مضارع معروف) اصل میں یُقَلْسِیُ تھا۔ یاء کو ساکن کیا یُقَلْسِیْ ہوگیا۔

یُقَلْسیٰ (مضارع مجہول) یُقَلْسَیُ تھا۔ یاء کو الف سے بدلا یُقَلْسیٰ ہوگیا۔

مُقَلْسٍ (اسم فاعل) اصل میں مُقَلْسِیٌ تھا۔ یاء پر ضمہ ثقیل تھا، اسے گرادیا، یاء اور نونِ تنوین دو ساکن جمع ہوئے نون کو گرادیا مُقَلْسٍ ہوگیا۔

مُقَلْسًی (اسم مفعول) اصل میں مُقَلْسَیٌ تھا۔ یاء کا ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے اسے الف سے بدل دیا پھر الف اور نونِ تنوین میں اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو گرادیا۔

ملحق برباعی مزید فیہ | ملحق برباعی مزید فیہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) ملحق بتفعلل (۲) ملحق بافعنلال (۳) ملحق بافعلال

ملحق بتفعلل کے آٹھ باب ہیں:

(۱) تَفَعْلُلٌ : فاء سے پہلے تاء کا اضافہ اور لام کا تکرار ہوتا ہے۔

جیسے اَلتَّجَلْبُبُ (چادر پہننا) (لازم)

(۲) تَفَعْوُلٌ : فاء سے پہلے تاء اور عین ولام کے درمیان واؤ کا اضافہ۔

جیسے اَلتَّسَرْوُلُ (سلوار پہننا) (لازم)

(۳) تَفَیْعُلٌ : فاء سے پہلے تاء اور فاء کے بعد یاء کا اضافہ

جیسے اَلتَّشَیْطُنُ (شیطان ہونا) (لازم)

(۴) تَفَوْعُلٌ : فاء سے پہلے تاء اور فاء کے بعد واؤ کا اضافہ۔
جیسے اَلتَّجَوْرُبُ (جراب پہننا) (لازم)

(۵) تَفَعْنُلٌ : فاء سے پہلے تاء اور عین کے بعد نون کا اضافہ
جیسے اَلتَّقَلْنُسُ (ٹوپی پہننا) (لازم)

(۶) تَمَفْعُلٌ : فاء سے پہلے تاء اور میم کا اضافہ
جیسے اَلتَّمَسْكُنُ (مسکین ہونا) (لازم)

(۷) تَفَعْلُتٌ : فاء سے پہلے تاء اور لام کے بعد دوسری تاء کا اضافہ۔
جیسے اَلتَّعَفْرُتُ (خبیث ہونا) (لازم)

(۸) تَفَعْلٍ : فاء سے پہلے تاء اور لام کے بعد یاء کا اضافہ۔
جیسے اَلتَّقَلْسِيْ (ٹوپی پہننا)

نوٹ (۱) ان تمام ابواب کی گردان (صغیر و کبیر) تَسَرْبَلَ کی گردان کی طرح خود کیجیے۔

(۲) آخری باب یعنی تَقَلْسٰی میں قَلْسٰی يُقَلْسِيْ کی طرح تعلیل کریں۔ نیز اس کے مصدر میں لام کے ضمہ کو کسرہ سے بدل کر مُقَلْسٍ والی تعلیل کی گئی ہے۔

ملحق بافعنلال اس کے دو باب ہیں۔

(۱) اِفْعِنْلَالٌ : عین کلمہ کے بعد نون اور دوسرا لام اور شروع میں ہمزۂ وصل کا اضافہ۔
جیسے اَلْاِقْعِنْسَاسُ (سینہ اور گردن باہر نکال کر ٹہلنا) (لازم)

(۲) اِفْعِنْلَاءٌ : عین کلمہ کے بعد نون، لام کلمہ کے بعد یاء اور شروع میں ہمزۂ وصل کا اضافہ۔ جیسے اَلْاِسْلِنْقَاءُ (چت لیٹنا) (لازم)

اِسْلَنْقٰى يَسْلَنْقِيْ اِسْلِنْقَاءً فهو مُسْلَنْقٍ لَمْ يَسْلَنْقِ، لَا يَسْلَنْقِيْ لَنْ يَسْلَنْقِيَ الامر منه اِسْلَنْقِ لِيَسْلَنْقِ والنهى عنه لَا تَسْلَنْقِ لَا يَسْلَنْقِ الظرف منه مُسْلَنْقًى مُسْلَنْقَيَانِ مُسْلَنْقَيَاتٌ۔

نوٹ اس باب کے مصدر میں یاء کو ہمزہ سے بدل دیا کیونکہ یاء الف کے بعد طرف میں واقع ہوئی۔ نیز اس باب کے باقی صیغوں میں قَلْسٰی يُقَلْسِيْ کے صیغوں پر قیاس کرتے ہوئے تعلیل کی جائے۔

ملحق بافعلال اس کا ایک باب ہے اِفْوِعْلَالٌ۔ فاء کے بعد واؤ کا اضافہ اور لام کا تکرار۔ جیسے اَلْاِكْوِهْدَادُ (کوشش کرنا)

اِكْوَهَدَّ يَكْوَهِدُّ اِكْوِهْدَادًا فهو مُكْوَهِدٌّ لَهٗ۔ يَكْوَهِدَّ لَمْ يَكْوَهِدَّ لَمْ يَكْوَهْدِدْ لَا يَكْوَهِدُّ لَنْ يَكْوَهِدَّ الامر منه اِكْوَهِدَّ اِكْوَهِدِّ اِكْوَهْدِدْ لِيَكْوَهِدَّ لِيَكْوَهِدِّ لِيَكْوَهْدِدْ والنهى عنه لَا تَكْوَهِدَّ لَا تَكْوَهِدِّ لَا تَكْوَهْدِدْ لَا يَكْوَهِدَّ لَا يَكْوَهِدِّ لَا يَكْوَهْدِدْ والظرف منه مُكْوَهَدٌّ مُكْوَهَدَّانِ مُكْوَهَدَّاتٌ۔

نوٹ اس باب کے تمام صیغوں میں ادغام ہوتا ہے اور اس کی تعلیل اسی طرح ہوتی ہے جس طرح اِقْشَعَرَّ کے صیغوں میں ہوئی۔

فائدہ (۱) باقی کتابوں میں ملحقات کے مزید باب بھی مذکور ہیں۔ لیکن یہاں مشہور ابواب پر اکتفا کیا گیا۔

(۲) الحاق کا دارومدار اس بات پر ہے کہ کسی حرف کی زیادتی سے مزید فیہ، رباعی کے وزن پر ہو جائے اور ملحق بہ کے معنی کے علاوہ کوئی دوسرا معنی پیدا نہ ہو۔ اس بناء پر تَمَسْكَنَ کے ملحق ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ اور یہ تَمَفْعُلٌ کے وزن پر ہے۔ تحقیق یہی ہے کہ فاء سے پہلے الحاق کے لئے

حرف کا اضافہ ہوتا ہے ؎

(۳) صاحبِ شافیہ نے تَفَعْلُلٌ اور تَفَاعُلٌ کو ملحقات میں شمار کیا ہے لیکن تمام محققین نے اسے غلط قرار دیا ہے کیونکہ ان دونوں بابوں کے رباعی کے وزن پر ہونے کے باوجود ان میں ملحق بہ کی نسبت معانی اور خواص زائد ہیں لہٰذا الحاق کا ضابطہ نہ پایا گیا۔

غیر ثلاثی مجرد مصادر کی حرکات کے لئے قواعد

(ا) جس غیر ثلاثی مجرد مصدر کے آخر میں تاء ہو اور اس کا فاءِ کلمہ مفتوح ہو اور اس کا مابعد ساکن ہو تو حرف ساکن کے بعد پہلا حرف مفتوح ہوگا جیسے مُفَاعَلَةٌ اور فَعْلَلَةٌ اور ان کے ملحقات۔

(ب) جس غیر ثلاثی مجرد کے فاء کلمہ سے پہلے تاء ہو اور اس کا فاء کلمہ مفتوح ہو تو اس کے پہلے ساکن حرف کے بعد والا حرف مضموم ہوگا۔ جیسے تَقَابُلٌ، تَقَبُّلٌ، تَسَرْبُلٌ اور ان کے ملحقات

؎ حضرت مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں ان لوگوں کا رد کیا ہے جو تَمَسْكُنٌ کو ملحق نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ فاء سے پہلے الحاق کے لئے کسی حرف کا اضافہ نہیں ہوتا صرف ضرورت کے تحت تاء کا اضافہ ہوتا ہے لہٰذا میم الحاق کے لئے نہیں اس لئے صاحب منشعب نے اسے شاذ از قبیل غلط قرار دیا اور میم کو اصلی قرار دیا۔ مولانا عبد العلی نے میم کو اصلی قرار دیتے ہوئے اسے تَسَرْبُلٌ سے قرار دیا۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب مِسْكِيْنٌ مِفْعِيْلٌ کے وزن پر ہے فِعْلِيْلٌ کے وزن پر نہیں تو معلوم ہوا کہ تَمَسْكُنٌ اور مِسْكِيْنٌ میں میم زیادت الحاق کے لئے ہے اور مسکین کا معنی بھی اسی اسی بات پر دلالت کرتا ہے اگرچہ دلالت التزامی ہے وہ یوں کہ مسکین وہ ہوتا ہے جس میں امراء کی طرح حرکت کی طاقت نہیں ہوتی بلکہ سکون ہوتا ہے اور لفظ سکون میں بھی میم نہیں۔

(ج) اگر غیر ثلاثی مجرد کے ابواب میں فاء ساکن ہو تو اس کے بعد والا حرف مکسور ہوگا۔ جیسے تَصْرِيْفٌ۔

(د) ہر وہ مصدر جس کے شروع میں ہمزۂ وصل ہو اور اس کے بعد حرف ساکن ہو تو اس ساکن حرف کے بعد پہلا حرف مکسور ہوگا جیسے اِجْتِنَابٌ اور اِسْتِنْصَارٌ۔

(ذ) ہر وہ مصدر جس کے شروع میں ہمزۂ قطعی ہو اس کے پہلے ساکن حرف کے بعد والا حرف مفتوح ہوگا۔ جیسے اِفْعَالٌ۔

نوٹ حرف ساکن کے بعد پہلے حرف کی حرکت کو واضح کرنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں سے اکثر اس کے تلفظ میں غلطی واقع ہو جاتی ہے۔ اکثر لوگ مُنَاسَبَتٌ اور باب مفاعلہ کے دیگر مصادر کو عین کے کسرہ سے پڑھتے ہیں اور اِجْتِنَابٌ کو فتح کے ساتھ "اَجْتَنَابْ" پڑھتے ہیں۔

مضارع معروف غیر ثلاثی مجرد کے عین کلمے کی حرکت

اگر ماضی میں فاء سے پہلے تاء ہو تو مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہوگا ورنہ مکسور۔

جیسے تَقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ (مفتوح کی مثال)

صَرَّفَ يُصَرِّفُ (مکسور کی مثال)

نوٹ رباعی اور اس کے تمام ملحقات میں پہلا لام اور ہر وہ حرف جو اس کی جگہ پر آتا ہے عین کلمہ کا حکم رکھتا ہے۔ لہٰذا تَفَاعُلٌ، تَفَعُّلٌ، تَفَعْلُلٌ اور ان کے ملحقات میں مضارع معروف میں آخر کا ماقبل مفتوح اور دیگر ابواب میں مکسور ہوگا۔

سوالات

(۱) ابواب کی کل تعداد لکھیں اور بتائیں کہ ابواب کی اقسام کتنی اور کون کونسی ہیں؟

(۲) ثلاثی مزید غیر ملحق اور ثلاثی مزید فیہ ملحق میں کیا فرق ہے. نیز غیر ملحق کا دوسرا نام کیا ہے.

(۳) علامتِ مضارع کے مفتوح اور مضموم ہونے کے سلسلے میں ضابطہ کیا ہے.

(۴) مندرجہ ذیل ابواب کی علامات لکھیں:

افتعال — انفعال — افعیعال — مفاعلۃ

(۵) خَصَّمَ یَخِصِّمُ اور ھَدّٰی یَھِدِّیْ کس باب سے تعلق رکھتے ہیں اور یہاں کیا تعلیل ہوئی. قاعدہ بیان کریں؟

(۶) باب افتعال کا فاءکلمہ دال، ذال یا زا ہو تو کیا عمل کرتے ہیں؟۔

(۷) قَلْسِیْ یُقَلْسِیْ سے امر حاضر معروف با نون ثقیلہ و خفیفہ کی مکمل گردان لکھیں.

(۸) غیر ثلاثی مجرد ابواب کے مصادر کی حرکات کے سلسلے میں قاعدہ لکھیں.

(۹) مندرجہ ذیل صیغوں کی وضاحت کریں. صیغہ، فعل اور باب کا نام بتائیں؟ مُخْشَوْشِنٌ ، یَجْلَوِّذُوْنَ ، تَسَرْبَلْتُ

(۱۰) کیا باب اِفَّعُّلٌ اور اِفَّاعُلٌ باہمزہ وصل کے باب ہیں. اگر نہیں تو کیوں؟

تیسرا باب

مہموز، معتل اور مضاعف کا بیان

اس باب میں تین فصلیں ہیں جن میں تخفیف، اعلال اور ادغام کے قواعد بیان ہوں گے۔

تخفیف | ہمزہ کی تبدیلی کو تخفیف کہتے ہیں۔

ہلکا کرنا

اعلال | حرفِ علت کی تبدیلی کو اعلال یا تعلیل کہتے ہیں۔

ادغام | ایک حرف کو دوسرے حرف میں داخل کر کے مشدد بنانا ادغام کہلاتا ہے۔

پہلی فصل

مہموز کا بیان

یہ فصل دو قسموں پر مشتمل ہے۔

قسمِ اوّل: تخفیف کے قواعد کے بیان میں۔

قاعدہ ۱ | ہمزہ منفردہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے رَاسٌ. ذِیْبٌ. بُوْسٌ اصل میں رَأْسٌ ذِئْبٌ اور بُؤْسٌ تھے۔

قاعدہ ۲ | ہمزہ متحرک کے بعد ہمزہ ساکنہ ہو تو اسے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانًا اصل میں أَأْمَنَ أُؤْمِنَ، إِئْمَانًا تھے۔

قاعدہ ۳ | ہمزہ منفردہ مفتوحہ کو ضمہ کے بعد واؤ سے اور کسرہ کے بعد یاء سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے جُوَنٌ اور مِیَرٌ۔ اصل میں یہ جُؤَنٌ اور مِئَرٌ تھے۔

قاعدہ ۴ | اگر دو متحرک ہمزے اکٹھے ہو جائیں اور ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے ہمزے کو یاء سے بدلنا واجب ہے. جیسے جَاءٍ[1] اور اَیِمَّۃٌ[2] اور اگر

---

[1] جَاءٍ اصل میں جَاءِیٌ تھا۔ یاء، الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی اسے ہمزہ سے بدل دیا دو ہمزے جمع ہوئے. پہلا ہمزہ مکسور ہے لہٰذا دوسرے کو یاء سے بدلا جَاءِیٌ ہوگیا. یاء پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا اب یاء اور نون تنوین دو ساکن جمع ہوئے یاء کو گرا دیا جَاءٍ ہوگیا

[2] اَیِمَّۃٌ اصل میں أَأْمِمَۃٌ (امام کی جمع) تھا میم کی حرکت نقل کر کے ہمزہ کو دی اور میم کا میم میں ادغام کیا أَئِمَّۃٌ ہوگیا. دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلا تو اَیِمَّۃٌ ہوگیا۔

ہمزہ مکسورہ ہو تو واؤ سے بدلیں گے۔ جیسے أَوَادِمُ اور أُوَيْمِلُ۔

نوٹ أَوَادِمُ اصل میں أَآدِمُ اور أُوَيْمِلُ اصل میں أُؤَيْمِلُ تھا۔

قاعدہ ۵ جو ہمزہ واؤ مدہ، یا یائے مدہ کے بعد، یا یائے تصغیر کے بعد واقع ہو اسے اس کے ماقبل کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے جیسے مَقْرُوَّةٌ، خَطِيَّةٌ اور أُفَيِّسٌ۔ اصل میں یہ مَقْرُوْءَةٌ، خَطِيْئَةٌ اور أُفَيْئِسٌ تھا۔

قاعدہ ۶ جب مَفَاعِلُ کے الف کے بعد اور یاء سے پہلے ہمزہ واقع ہو تو اسے یاء مفتوحہ سے بدلتے ہیں جیسے خَطَايَا (خَطِيْئَةٌ کی جمع) اصل میں خَطَايِئُ تھا۔ یاء الف جمع کے بعد اور ہمزہ کے ماقبل واقع ہوئی لہٰذا اسے ہمزہ سے بدلا تو خَطَاءِئُ ہو گیا۔ پھر جاءٍ کے قاعدہ (قاعدہ ۴) کے مطابق دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلا خَطَاءِيٌ ہوا۔ پھر اس قاعدہ (قاعدہ ۶) کے مطابق ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے یائے ثانی کو الف سے بدلا تو خَطَايَا ہو گیا۔

قاعدہ ۷ جو ہمزہ، حرف ساکن غیر مدہ اور یائے تصغیر کے علاوہ یاء کے بعد واقع ہو تو اس کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کرتے ہوئے اس ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے يَسَلُ، قَدَ فْلَحَ، يَرَمِيخَاهُ۔ اصل میں يَسْأَلُ، قَدْ أَفْلَحَ اور يَرْمِي أَخَاهُ تھا۔

بقیہ: مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ صرفیوں نے اس تبدیلی کو کسرہ کی صورت میں بھی واجب قرار دیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ قرآن پاک کی بعض قراءت متواترہ میں یہ لفظ أَئِمَّةٌ دوسرے ہمزہ کے ساتھ آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بدلنا محض جائز ہے واجب نہیں۔

نوٹ يَرَى، يُرِي اور رُؤْيَت کے تمام افعال میں یہ قاعدہ بطور وجوب استعمال ہوتا ہے لیکن ان کے اسمائے مشتقہ میں اس کا استعمال محض جائز ہے وجوب نہیں لہٰذا مَرْأًى (اسم ظرف و مصدر) مِرْأَةٌ (اسم آلہ) مَرْئِيٌّ (اسم مفعول) میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے واجب نہیں۔

قاعدہ ۸ اگر متحرک حرف کے بعد ہمزہ متحرکہ ہو تو اس میں بین بین قریب اور بین بین بعید دونوں جائز ہیں۔

نوٹ ہمزہ کو اس کے اپنے مخرج اور اس کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین قریب ہے۔

ہمزہ کو اس کے اپنے مخرج اور ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بعید ہے۔

تنبیہ بین بین کو تسہیل بھی کہتے ہیں۔

سَأَلَ میں دونوں بین بین ہمزہ کے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھنا ہے کیونکہ ہمزہ بھی مفتوح ہے اور اس کا ماقبل بھی مفتوح۔

سُئِمَ میں ہمزہ کے مخرج اور یاء کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین قریب ہے جبکہ ہمزہ کے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بعید ہے۔

لَؤُمَ میں ہمزہ کے مخرج اور واؤ کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین قریب ہے جبکہ ہمزہ کے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بعید ہے۔

الف کے بعد ہمزہ واقع ہو تو اس میں بین بین قریب جائز ہے۔

قاعدہ ۹ اگر ہمزہ پر ہمزہ استفہام داخل کریں جیسے أَأَنْتُمْ تو وہاں دوسرے ہمزہ کو ایسے حرف سے بدلنا جائز ہے جس سے تخفیف پیدا ہو جیسے أَأَنْتُمْ کو أَوَنْتُمْ پڑھنا۔ نیز اسے بطور تسہیل یعنی بین بین قریب یا بعید کے طور پر پڑھنا بھی جائز ہے۔

علاوہ ازیں دونوں ہمزوں کے درمیان الف متوسط لانا بھی جائز ہے جیسے آأَنْتُمْ۔

قسمِ دوم

مہموز کی گردانیں

مہموز الفاء از باب نَصَرَ يَنْصُرُ جیسے اَلْأَخْذُ (پکڑنا)

أَخَذَ يَأْخُذُ أَخْذًا فَهُوَ آخِذٌ وَأُخِذَ يُؤْخَذُ أَخْذًا فَهُوَ مَأْخُوذٌ لَمْ يَأْخُذْ لَمْ يُؤْخَذْ لَا يَأْخُذُ لَا يُؤْخَذُ لَنْ يَأْخُذَ لَنْ يُؤْخَذَ الامر منه خُذْ لِتُؤْخَذْ لِيَأْخُذْ لِيُؤْخَذْ والنهي عنه لَا تَأْخُذْ لَا تُؤْخَذْ لَا يَأْخُذْ لَا يُؤْخَذْ الظرف منه مَأْخَذٌ مَأْخَذَانِ مَآخِذُ وَمُأَيْخِذٌ والآلة منه مِيخَذٌ مِيخَذَانِ مَآخِذُ وَمُأَيْخِذٌ مِيخَذَةٌ مِيخَذَتَانِ مَآخِذُ وَمُأَيْخِذَةٌ مِيخَاذٌ مِيخَاذَانِ مَآخِيذُ مُأَيْخِيذٌ وَمُأَيْخِذَةٌ افعل التفضيل المذكر منه آخَذُ آخَذَانِ آخَذُونَ أَوَاخِذُ وَأُوَيْخِذٌ والمؤنث منه أُخْذَى أُخْذَيَانِ أُخْذَيَاتٌ أُخَذٌ وَأُخَيْذَى وفعل التعجب منه مَا آخَذَهُ وَآخِذْ بِهِ وَأَخُذَ بِأَخُذَتْ۔

نوٹ (۱) اس باب کا امر خُذْ خلاف قیاس آیا ہے قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ أُوخُذْ ہوتا یعنی دوسرے ہمزہ کو أُومِنَ کے قاعدے کے تحت واؤ سے بدل دیا جاتا۔

(۲) أَكَلَ يَأْكُلُ کا امر بھی كُلْ اسی طرح خلاف قیاس ہے۔

(۳) أَمَرَ يَأْمُرُ کے امر میں دونوں ہمزوں کو باقی رکھتے ہوئے دوسرے ہمزہ کو واو سے بدل کر أُومُرْ پڑھنا اور دونوں ہمزوں کو حذف کر کے مُرْ پڑھنا دونوں طرح جائز ہے۔

(۴) اس باب أَخَذَ يَأْخُذُ کے مضارع معلوم میں واحد متکلم کے علاوہ صیغوں میں نیز اسم مفعول اور اسم ظرف میں رَأْسٌ والا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

(۵) اسم آلہ میں بِيرٌ والا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

(۶) مضارع مجہول کے صیغہ واحد متکلم کے علاوہ صیغوں میں يُؤْمِنُ والے قاعدہ پر عمل ہوتا ہے۔

(۷) واحد متکلم مضارع معروف اور اسم تفضیل میں آمَنَ والا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

(۸) اسم تفضیل کے جمع کے صیغوں میں أَوَادِمُ والا قاعدہ عمل میں لایا جاتا ہے۔

(۹) واحد متکلم مضارع مجہول میں أُومِنَ والے قاعدہ پر عمل کیا جاتا ہے۔

تنبیہ اس باب کے تمام صیغوں کی تعلیلات معلوم کر کے ان کی مشق کریں۔

باب ضَرَبَ يَضْرِبُ جیسے اَلْأَسْرُ (قید کرنا)

أَسَرَ يَأْسِرُ أَسْرًا فَهُوَ آسِرٌ۔ آخر تک صرف صغیر و کبیر خود مکمل کیجیے۔ نیز أَخَذَ يَأْخُذُ پر قیاس کرتے ہوئے اس باب کے صیغوں میں تعلیلات معلوم کیجیے۔ البتہ اس باب کے صیغہ امر حاضر معروف إِيسِرْ میں إِيمَانٌ والا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

نوٹ ثلاثی مجرد کے دیگر ابواب کی اسی طرح گردان کیجیے۔

باب افتعال اَلْإِيتِمَارُ (فرمانبرداری کرنا) إِيتَمَرَ يَأْتَمِرُ إِيتِمَارًا فَهُوَ

مُؤْتَمِرٌ وَاُوْتُمِنَ يُؤْتَمَنُ اِيْتِمَانًا فَهُوَ مُؤْتَمَنٌ لَهُ يَأْتَمِنُ لَمْ
يُؤْتَمَنْ لَا يَأْتَمِرُ لَا يُؤْتَمَرُ لَنْ يَأْتَمِنَ لَنْ يُؤْتَمَنَ الامر منه
اِيْتَمِرْ لِتُؤْتَمَرْ لِيَأْتَمِنْ لِيُؤْتَمَنْ والنهی عنه لَا تَأْتَمِرْ لَا تُؤْتَمَنْ
لَا يَأْتَمِرْ لَا يُؤْتَمَرْ والظرف منه مُؤْتَمَرٌ مُؤْتَمَرَانِ مُؤْتَمَرَاتٌ۔

اس باب کی ماضی معروف، امر حاضر معروف اور مصدر میں اِیْمَانٌ والا قاعدہ جاری ہوا۔ جب کہ اس کی ماضی مجہول میں اُوْمِنَ والا قاعدہ، مضارع معروف میں رَاْسٌ والا قاعدہ، مضارع مجہول، اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف میں بُؤْسٌ والا قاعدہ عمل میں لایا گیا۔

باب استفعال جیسے اَلْاِسْتِیْذَانُ (اجازت مانگنا)

اِسْتَاْذَنَ یَسْتَاْذِنُ اِسْتِیْذَانًا فَهُوَ مُسْتَاْذِنٌ (آخر تک)

اس باب اور ثلاثی مزید کے باقی تمام ابواب کو پہلے بیان کئے گئے صیغوں پر قیاس کرتے ہوئے سمجھیں۔ ان کی تفصیلات مشکل نہیں صرف مشق کی ضرورت ہے مثلاً اِسْتَاْذَنَ اصل میں اِسْتَأْذَنَ تھا ہمزہ کو الف سے بدلا اِسْتَاذَنَ ہوگیا اِسْتِیْذَانًا، اِسْتِئْذَانًا سے بنا، ہمزہ ساکن کو ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء سے بدلا۔ اسی طرح دیگر صیغوں کی مشق کیجئے۔

فائدہ مہموز العین ثلاثی مجرد کے ماضی کے صیغوں میں بین بین کا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔ مضارع اور امر کے صیغوں میں یَسَلُ کا قاعدہ (قاعدہ ۷) جاری ہوتا ہے۔ ذَاَرَ یَذْئِرُ، باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے ــــ سَاَلَ یَسْاَلُ، باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے ــــ سَئِمَ یَسْاَمُ، باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے ــــ اور لَؤُمَ یَلْؤُمُ، باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے ہے۔

امر میں قاعدہ یَسَلُ جاری کرتے وقت ہمزۂ وصل گر جاتا ہے اس لئے

زِئْرُ کو زِرْ، اِسْاَلْ کو سَلْ، اِسْاَمْ کو سَمْ اور اُلْؤُمْ کو لُمْ پڑھتے ہیں

ان کی گردان یوں ہوگی:

زِرْ زِرَا زِرُوْا زِرِیْ زِرْنَ ــــــــ سَلْ سَلَا سَلُوْا سَلِیْ سَلْنَ

لُمْ لُمَا لُمُوْا لُمِیْ لُمْنَ ــــــــ سَمْ سَمَا سَمُوْا سَمِیْ سَمْنَ

نوٹ مہموز العین ثلاثی مزید فیہ میں بھی اسی طرح قواعد جاری کئے جائیں۔

فائدہ مہموز اللام کے اکثر صیغوں مثلاً قَرَءَ یَقْرَءُ میں بین بین کا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔ ماضی مجہول کے صیغہ واحد مذکر غائب میں مِسْئَرٌ کا قاعدہ (قاعدہ نمبر ۳) جاری ہوتا ہے جیسے قُرِئَ (قُرِیَ)

امر اور مضارع مجزوم کے تمام صیغوں میں ہمزہ منفردہ والا قاعدہ (قاعدہ ۱) جاری ہوتا ہے، جیسے اِقْرَءْ، لَمْ یَقْرَءْ میں ہمزہ، الف سے اُرْدُءْ اور لَمْ یَرْدُءْ میں واو سے اور مکسور العین میں یاء سے بدل جاتا ہے۔

نوٹ مہموز العین اور مہموز اللام کے ابواب ثلاثی مزید فیہ میں مذکورہ بالا قواعد کے مطابق صیغوں میں تعلیلات کو عمل میں لاتے ہوئے مشق کیجئے۔

دوسری فصل

معتل کا بیان

یہ فصل درج ذیل پانچ اقسام پر مشتمل ہے۔
(۱) معتل کے قواعد (۲) مثال کی گردانیں (۳) اجوف کی گردانیں (۴) ناقص اور لفیف کی گردانیں (۵) مرکبات کی بحث۔

پہلی قسم: معتل کے قواعد:

قاعدہ ۱ جو واؤ علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان یا ایسے کلمہ میں علامت مضارع مفتوحہ اور فتحہ کے درمیان واقع ہو جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو وہ

ہے ۔ جیسے یَعِدُ (یَوْعِدُ) تھا ۔ یَھَبُ (یَوْھَبُ تھا عین کل
ن ہے) یَسَعُ (یَوْسَعُ تھا لام کلمہ حرف حلقی ہے) [1]

ہ | وہ مصدر جو فِعْلٌ کے وزن پہ آتا ہے اس کے فاء کلمہ کی جگہ واقع ہونے
ل واؤ گر جاتی ہے اور عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں البتہ مفتوح العین میں بعض اوقات اسے فتحہ دیتے ہیں ۔ نیز اس واؤ کے عوض آخر میں تاء کا اضافہ کرتے ہیں جیسے عِدَۃٌ ، زِنَۃٌ اور سَعَۃٌ ۔ اصل میں وِعْدٌ ، وِزْنٌ اور وَسْعٌ تھے ۔

قاعدہ ۳ | واؤ ساکن غیر مدغم ، کسرہ کے بعد یاء ہو جاتی ہے ۔ جیسے مِیْعَادٌ اصل میں مِوْعَادٌ تھا ۔

نوٹ | اِجْلِوَّاذٌ میں واؤ کو یاء سے نہیں بدلتے کیونکہ وہ مدغم ہے ، یعنی پہلی واؤ ساکن کا دوسری واؤ میں ادغام کیا گیا ہے ۔

یائے ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد ہو تو واؤ سے بدل جاتی ہے ۔ جیسے مُوْسِرٌ جو اصل میں مُیْسِرٌ تھا ۔ مُیَّزٌ کی یاء کو اس لئے نہیں بدلا کہ وہ مدغم ہے ۔

ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو وہ واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے قُوْتِلَ ماضی مجہول کو قَاتَلَ ماضی معروف سے بنایا ۔ پہلے حرف کو ضمہ دیا اس کے بعد چونکہ الف تھا تو اسے واؤ سے بدل دیا اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دیا ۔

کسرہ کے بعد الف یاء سے بدل جاتا ہے جیسے مَحَارِیْبُ (مِحْرَابٌ) کی جمع ہے پہلے اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا اس کے بعد الف علامت جمع اقصیٰ لائے اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا اور پھر کسرہ کی مناسبت سے الف کو یاء سے بدل دیا مَحَارِیْبُ ہو گیا ۔

قاعدہ ۴ | واؤ یا یاء اصلی باب افتعال کے فاء کلمہ کی جگہ واقع ہو تو اسے تاء سے

---

[1] مصنف علیہ الرحمۃ نے اس بات کو صحیح قرار نہیں دیا کہ اصل تعلیل واحد مذکر غائب کے صیغے میں ہوتی ہے اور باقی صیغے اس کے تابع ہوتے ہیں ۔ اسی طرح یہ بات بھی صحیح نہیں کہ یَھَبُ اصل میں مکسور العین تھا ۔ حرف حلقی کی رعایت سے عین کلمہ کو فتحہ دیا بلکہ قاعدہ یہی ہے جو اوپر مذکور ہوا ۔

بدل کر تاء میں ادغام کرتے ہیں جیسے اِتَّعَدَ اور اِتَّسَرَ جو اصل میں اِوْتَعَدَ اور اِیْتَسَرَ تھا ۔ اِیْتَمَرَ میں یاء اصلی ہے لہٰذا ادغام نہیں ہوا ۔

قاعدہ ۵ | کلمہ کے شروع میں واؤ مضموم اور مکسور اور کلمہ کے درمیان میں واؤ مضموم واقع ہو تو اسے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے ۔ جیسے اُجُوْہٌ ، اِشَاحٌ ، اُقِّتَتْ اور اَدْؤُرٌ جو اصل میں وُجُوْہٌ ، وِشَاحٌ ، وُقِّتَتْ اور اَدْوُرٌ تھے ۔

سوال : وَحَدٌ اور وَنَاۃٌ میں واؤ مفتوح ہے لیکن اس کے باوجود آپ واؤ کو ہمزہ سے بدل کر اَحَدٌ اور اَنَاۃٌ پڑھتے ہیں ۔

جواب : یہاں واؤ کو ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے ۔

قاعدہ ۶ | جب کلمہ کے شروع میں دو واؤ جمع ہو جائیں تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے ۔ جیسے اَوَاصِلُ اور اُوَیْصِلٌ ۔ جو اصل میں وَوَاصِلُ (وَاصِلَۃٌ کی جمع) اور وُوَیْصِلٌ (وَاصِلٌ کی تصغیر تھے)

قاعدہ ۷ | فتحہ کے بعد واؤ اور یاء الف سے بدل جاتے ہیں لیکن اس کے لئے چند شرائط ہیں ۔

(۱) وہ واؤ اور یاء فاء کلمہ نہ ہوں ۔ لہٰذا وَعَدَ ، تَوَقِّیْ اور تَیَسَّرَ میں واؤ اور یاء الف سے نہیں بدلتے

(۲) لفیف کا عین کلمہ نہ ہوں لہٰذا طَوِیَ اور حَیِیَ میں واؤ اور یاء الف سے نہیں بدلیں گے ۔

(۳) تثنیہ کے الف سے پہلے نہ ہوں ۔ لہٰذا دَعَوَا اور رَمَیَا میں واؤ اور یاء الف سے نہیں بدلیں گے ۔

(۴) مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں لہٰذا طَوِیْلٌ ، غَیُوْرٌ اور غِیَابَۃٌ میں واؤ اور یاء کو الف سے نہیں بدلیں گے ۔

نوٹ: فَعَلُوْا ۔ یَفْعَلُوْ، یَفْعَلُوْنَ اور تَفْعَلُوْنَ کی واو اور تَفْعَلِیْنَ کی یاء جو فعل کا فاعل ہونے کی وجہ سے الگ کلمہ ہیں مدہ زائدہ نہیں ہیں۔ اس لئے ان سے پہلے واؤ اور یاء الف سے بدل جاتے ہیں اور اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر جاتے ہیں۔ جیسے دَعَوْا، یَخْشَوْنَ، تَخْشَوْنَ اور تَخْشَیْنَ۔

(۵) یائے مشدد اور نونِ تاکید سے پہلے نہ ہوں اس لئے عَدُوٌّ اور اِخْشَیَنَّ میں واؤ اور یاء کو الف سے نہیں بدلتے۔

(۶) وہ کلمہ رنگ اور عیب کے معنی میں نہ ہو۔ اس لئے عَوِرَ اور صَیِدَ میں واؤ اور یاء الف سے نہیں بدلیں گے۔

(۷) وہ کلمہ فَعَلَانٌ کے وزن پر نہ ہو مثلاً صَوَرَی، حَیَدَی۔ فَعَلَةٌ کے وزن پر نہ ہو مثلاً حَوَکَةٌ، اِفْتِعَالٌ بمعنی تَفَاعُلٌ نہ ہو۔ جیسے اِجْتَوَرَ اور اِعْتَوَرَ جو تَجَاوَرَ اور تَعَاوَرَ کے معنی میں ہیں۔

تعلیل کی مثالیں | قَالَ: اصل میں قَوَلَ تھا۔

بَاعَ: اصل میں بَیَعَ تھا ـــــ دَعَا: اصل میں دَعَوَ تھا۔

رَمٰی: " " رَمَیَ تھا ـــــ تَابَ: " " تَوَبَ تھا۔

نَابَ: " " نَیَبَ تھا

نوٹ | اس قسم کے الف کے بعد کوئی حرف ساکن یا فعل ماضی کی تائے تانیث واقع ہو اگرچہ وہ متحرک ہو تو وہ الف گر جاتا ہے۔

جیسے دَعَتْ اصل میں دَعَوَتْ تھا (تائے تانیث کی مثال ہے)، واؤ کو الف سے بدل کر الف کو گرا دیا۔

دَعَتَا اصل میں دَعَوَتَا تھا۔ واؤ کو الف سے بدل کر گرا دیا ـــــ یہ بھی تائے تانیث کی مثال ہے۔

دَعَوْا: اصل میں دَعَوُوْا تھا۔ واؤ کو الف سے بدلا اس کے بعد حرف ساکن ہے لہٰذا الف کو گرا دیا۔

تَرْضَیْنَ: اصل میں تَرْضَیِیْنَ تھا۔ یاء کو الف سے بدلا۔ دوسری یاء ساکن ہے لہٰذا الف کو گرا دیا۔

تنبیہ | اس صورت میں ماضی معروف کے صیغہ جمع مؤنث اور اس کے بعد تمام صیغوں میں الف کو حذف کرنے کے بعد معتل واوی مفتوح العین اور مضموم العین میں فاء کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں۔ جیسے قُلْنَ اور طُلْنَ۔ جبکہ معتل یائی اور واوی مکسور العین میں فاء کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں۔ جیسے بِعْنَ اور خِفْنَ۔

قاعدہ ۸ | اگر واؤ یا یاء کا ماقبل ساکن ہو تو ان کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں اور اگر یہ حرکت فتح ہو تو واؤ اور یاء کو الف سے بدلتے ہیں بشرطیکہ مذکورہ بالا تمام شرائط پائی جائیں۔ جیسے یَقُوْلُ، یَبِیْعُ، یُقَالُ، یُبَاعُ اصل میں یَقْوُلُ یَبْیِعُ، یُقْوَلُ اور یُبْیَعُ تھا

اگر ان حروف کے بعد حرف ساکن ہو تو ضمہ اور کسرہ کی صورت میں یہ حروف گر جاتے ہیں اور فتح کی صورت میں الف سے بدل کر گرتے ہیں۔

نوٹ | مَدٌّ وَعَدَ میں پہلی شرط کے تحت یَطْوِیْ اور یَحْیٰی میں دوسری شرط مِقْوَالٌ، تَجْوَالٌ، تِبْیَانٌ اور تَمْیِیْزٌ میں چوتھی شرط کی وجہ سے واؤ یا یاء کی حرکت ماقبل کو نہیں دیتے۔ لیکن مَفْعُوْلٌ کی واؤ چوتھی شرط سے مستثنیٰ ہے۔ اس لئے مَقُوْلٌ اور مَبِیْعٌ (مَقْوُوْلٌ اور مَبْیُوْعٌ تھا) کی حرکت ماقبل کو دے کر واؤ اور یاء کو اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گرا دیا۔

یَعْوَرُ، یَصْیَدُ، اَسْوَدُ، اَبْیَضُ اور مُسْوَدَّةٌ میں چھٹی شرط کی وجہ سے

حرکت نقل نہیں ہوتی۔

کلمے کا اسم تفضیل، فعلِ تعجب، ملحقات میں ہونا بھی نقلِ حرکت سے مانع ہے اس لئے اَقْوَلُ، مَا اَقْوَلَهٗ، اَقْوِلْ بِهٖ، شَرْيَفَ اور جَهْوَرَ میں واؤ اور یاء کی حرکت نقل نہیں کرتے۔

قاعدہ ۹ ماضی مجہول کے عین کلمہ واؤ یا یاء کی حرکت ماقبل کو ساکن کر کے دیتے ہیں اور واؤ کو یاء سے بدل جاتی ہے۔ جیسے قِيْلَ، بِيْعَ، اُخْتِيْرَ اور اُنْقِيْدَ۔ اصل میں قُوِلَ، بُيِعَ، اُخْتُيِرَ اور اُنْقُوِدَ تھا۔

یہاں یہ بات بھی جائز ہے کہ ماقبل کی حرکت کو باقی رکھتے ہوئے واؤ اور یاء کو ساکن کر دیں۔ اسی طرح یاء، واؤ سے بدل جائے گی۔ مثلاً قُوْلَ، بُوْعَ، اُخْتُوْرَ اور اُنْقُوْدَ۔

نیز ابدال کی صورت میں فاء کلمہ کے کسرہ کو ضمہ کی بو دے کر پڑھنا (اشمام کرنا) بھی جائز ہے۔ قِيْلَ اور بِيْعَ میں قاف اور باء کے کسرہ کو ضمہ کی بو دے کر ادا کریں گے۔

نوٹ (۱) اس قاعدہ میں شرط یہ ہے کہ معروف میں بھی تعلیل ہوئی ہو اس لئے اُعْتُوِرَ میں تعلیل نہیں کریں گے (کیونکہ اس کے معروف میں تعلیل نہیں ہوئی)

(۲) جمع مؤنث سے آخر تک صیغوں میں جہاں یہ یاء بوجہ التقائے ساکنین گر جائے وہاں واوی مفتوح العین میں فاء کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں جبکہ یائی اور واوی مکسور العین میں کسرہ دیا جاتا ہے۔ اس طرح معروف اور مجہول کے صیغوں کی صورت ایک جیسی ہو جاتی ہے۔ جیسے قُلْتُ، بِعْتُ اور خِفْتُ۔

فائدہ باب استفعال کے مجہول میں اس قاعدے کے تحت حرکت کو ماقبل کی طرف نقل نہیں کرتے بلکہ وہاں قاعدہ ۸ استعمال ہوتا ہے لہٰذا اس میں قِيْلَ کی تمام صورتیں مثل قُوْلَ اور اشمام کے جاری نہیں ہوں گی بلکہ اس کی حرکت

نقل کر کے ماقبل کو دیں گے اور واؤ کو یاء سے بدلیں گے۔ جیسے اُسْتُقِيْمَ اصل میں اُسْتُقْوِمَ تھا۔

قاعدہ ۱۰ لام کلمہ واؤ اور یاء، يَفْعُلُ، تَفْعُلُ، اَفْعُلُ اور نَفْعُلُ میں ساکن ہو جاتا ہے اگر کسرہ اور ضمہ کے بعد واقع ہو۔ جیسے يَدْعُوْا، يَرْمِيْ۔ اور اگر یہ واؤ اور یاء فتحہ کے بعد ہوں تو الف سے بدل جاتے ہیں جیسے يَخْشٰى اور يَرْضٰى۔

اگر واؤ ضمہ کے بعد ہو اور اس کے بعد بھی واؤ ہو تو وہ ساکن ہو کر گر جاتی ہے جیسے يَدْعُوْنَ (اصل میں يَدْعُوُوْنَ تھا)

اگر یاء کسرہ کے بعد ہو اور اس کے بعد بھی یاء ہو تو یہ یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتی ہے۔ جیسے تَرْمِيْنَ (اصل میں تَرْمِيِيْنَ تھا)

اور اگر ضمہ کے بعد واؤ اور اس کے بعد یاء ہو تو ماقبل کو ساکن کر کے اس کی حرکت اسے دیتے ہیں جیسے تَدْعِيْنَ کہ اصل میں تَدْعُوِيْنَ تھا۔ یا "یاء" بعد کسرہ کے واقع ہو۔ اور یاء کے بعد واؤ واقع ہو جیسے يَرْمُوْنَ (اصل میں يَرْمِيُوْنَ تھا) لَقُوْا اور رُمُوْا میں بھی اسی طرح تعلیل ہوئی۔ یہ اصل میں لَقِيُوْا اور رُمِيُوْا تھا۔

قاعدہ ۱۱ واؤ کسرہ کے بعد طرف میں واقع ہو تو یاء سے بدل جاتی ہے جیسے دُعِيَ، دُعِيَا، دَاعِيَانِ، دَاعِيَةٌ (دُعِيَ اصل میں دُعِوَ تھا)

قاعدہ ۱۲ یاء، ضمہ کے بعد طرف میں واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے نَهُوَ اصل میں نَهُيَ تھا (باب كَرُمَ يَكْرُمُ سے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے)

قاعدہ ۱۳ مصدر کا عین کلمہ واؤ، کسرہ کے بعد واقع ہو تو یاء سے بدل جاتا ہے، بشرطیکہ اس کے فعل میں بھی تعلیل ہوئی ہو۔ جیسے قَامَ کا مصدر قِيَامٌ (قِوَامٌ تھا) صَامَ کا مصدر صِيَامٌ (صِوَامٌ تھا)

نوٹ قَاوَمَ کے مصدر قِوَامٌ میں تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ قَاوَمَ میں تعلیل نہیں

ہوئی جمع کا عین کلمہ واو جو واحد میں ساکن ہو یا اس میں تعلیل ہوئی ہو تو وہ یاء سے بدل جاتا ہے۔ جیسے حِیَاضٌ (حَوْضٌ کی جمع حِوَاضٌ سے بنا) جِیَادٌ (جَیِّدٌ کی جمع ہے یہاں واحد میں تعلیل ہوئی کیونکہ یہ جَیْوِدٌ تھا۔ واو کو یاء سے بدل کر ادغام کیا۔

قاعدہ ۱۴ جب غیر مبدل واو اور یاء غیر ملحق میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے پہلا ساکن ہو تو واو کو یاء سے بدل کر ادغام کرتے ہیں اور ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں۔ جیسے سَیِّدٌ (سَیْوِدٌ) مَرْمِیٌّ (مَرْمُوْیٌ) مُضِیٌّ۔ یہ مَضٰی یَمْضِیْ کا مصدر ہے۔ اصل میں مُضُوْیٌ تھا۔

نوٹ اس میں عین کلمہ کی اتباع میں فاء کو بھی کسرہ دینا جائز ہے (یعنی مُضِیٌّ اور مِضِیٌّ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں)

اَوِیْ یا وِیْ کے امر اِیْوِ اور ضَیْوَنٌ میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔ کیونکہ اِیْوِ میں یاء ہمزہ سے بدل کر آئی ہے اور ضَیْوَنٌ ملحق ہے۔

قاعدہ ۱۵ فُعُوْلٌ کے آخر میں دو واو جمع ہوں تو دونوں کو یاء سے بدل کر ادغام کرتے ہیں اور ماقبل کا ضمہ کسرہ سے بدل جاتا ہے۔ نیز فاء کلمہ کو بھی کسرہ دیا جا سکتا ہے۔ جیسے دُلِیٌّ اصل میں دُلُوْوٌ تھا (دَلْوٌ کی جمع ہے)

قاعدہ ۱۶ اسم کا لام کلمہ واو ضمہ کے بعد واقع ہو تو ضمہ کو کسرہ سے اور واو کو یاء سے بدل کر اسے ساکن کرتے ہیں۔ اب یاء نونِ تنوین کے ساتھ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر جاتی ہے جیسے اَدْلٍ (دَلْوٌ کی جمع اَدْلُوٌ تھا) لام کو کسرہ دیا واو کو یاء سے بدلا پھر یاء کو ساکن کر کے گرا دیا اَدْلٍ ہو گیا۔

تَحَلٍّ اور تَعَالٍ۔ تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کا مصدر (تَحَلُّوٌ اور تَعَالُوٌ تھا)

اگر لام علیہ یاء ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو تو وہ بھی ساکن ہو کر گر جاتی ہے۔ جیسے

ظَبْیٍ (ظَبْیٌ کی جمع اَظْبُیٌ تھا)

قاعدہ ۱۷ فَاعِلٌ کا عین کلمہ واو یا یاء ہمزہ سے بدل جاتا ہے جب اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو۔ جیسے قَائِلٌ (قَاوِلٌ تھا) بَائِعٌ (بَایِعٌ تھا)

قاعدہ ۱۸ الف مَفَاعِلُ کے بعد واو، یاء اور الف زائدہ ہمزہ سے بدل جاتے ہیں۔ جیسے عَجَاوِزُ سے عَجَائِزُ (عَجُوْزٌ کی جمع۔ شَرَایِفُ سے شَرَائِفُ (شَرِیْفَۃٌ کی جمع) رَسَایِلُ سے رَسَائِلُ (رِسَالَۃٌ کی جمع)

سوال: مُصِیْبَۃٌ کی جمع مَصَایِبُ میں یاء اصلی ہے زائدہ نہیں۔ پھر کیوں اسے ہمزہ سے بدل کر مَصَائِبُ پڑھتے ہیں۔

جواب: یہ شاذ ہے۔

قاعدہ ۱۹ واو اور یاء جو الفِ زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہوں، ہمزہ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے دُعَاءٌ (دُعَاوٌ تھا) رِدَائٌ (رِدَایٌ تھا) یہ دونوں مصدر ہیں۔

دَاعٍ کی جمع دُعَاءٌ ہے، اِسْمٌ (اصل میں سِمْوٌ تھا) کی جمع اَسْمَاوٌ سے اَسْمَاءٌ، حَیٌّ کی جمع اَحْیَایٌ سے اَحْیَاءٌ۔ نیز اسم جامد کِسَاوٌ سے کِسَاءٌ اور رِدَایٌ سے رِدَاءٌ اسی قاعدہ کے تحت بنے ہیں۔

قاعدہ ۲۰ وہ واو جو چوتھی جگہ یا اس سے اوپر واقع ہو اور ضمہ یا واو ساکن کے بعد نہ ہو تو وہ یاء سے بدل جاتی ہے۔ جیسے یُدْعَیَانِ (یُدْعَوَانِ تھا۔ واو چوتھی جگہ واقع ہوئی) اُعْلِیْتُ (اُعْلِوْتُ تھا) اِسْتَعْلَیْتُ (اِسْتَعْلَوْتُ تھا واو چھٹی جگہ واقع ہوئی۔

نوٹ محققینِ صرف کے نزدیک اس قاعدے کے تحت مِدْعَاءٌ اسم آلہ کی جمع مَدَاعِیْوُ کی واو کو یاء سے بدل کر ادغام کرتے ہوئے مَدَاعِیٌّ پڑھتے ہیں

اس میں مَسِیْدٌ کا قاعدہ جاری نہیں ہوتا کیونکہ مَسَاعِیْوٌ میں یاء الف سے بدل کر آئی ہے۔

قاعدہ ۲۱ اگر الف ضمہ کے بعد واقع ہو تو واؤ سے اور کسرہ کے بعد ہو تو یاء سے بدل جاتا ہے۔ جیسے ضُوْرِبَ، ضُوَیْرِبٌ اور ضَحَارِیْبُ۔

قاعدہ ۲۲ تثنیہ اور جمع مؤنث سالم کے الف سے پہلے واقع ہونے والے الف زائدہ کو یاء سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے حُبْلَیَانِ اور حُبْلَیَاتٌ۔

قاعدہ ۲۳ فُعْلٌ (جمع) اور فُعْلیٰ (مؤنث) کا عین کلمہ یاء صفت میں واقع ہو تو اس کے ماقبل کو کسرہ دیتے ہیں۔ جیسے بِیْضٌ (بَیْضَاءُ کی جمع) اور حِیْکیٰ، بِیْضٌ اصل میں بُیْضٌ اور حِیْکیٰ اصل میں حُیْکیٰ تھا۔ اگر اسم میں واقع ہو تو قاعدہ ۳ کے تحت واؤ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے اَطْیَبُ کا مؤنث طُوْبیٰ (طُیْبیٰ تھا)، اَکْیَسُ کا مؤنث کُوْسیٰ (کُیْسیٰ تھا)

نوٹ اسم تفضیل کو اسم کا حکم دیتے ہیں۔

قاعدہ ۲۴ فَعْلُوْلَۃٌ مصدر کا عین کلمہ واو یاء سے بدل جاتا ہے جیسے کَیْنُوْنَۃٌ۔

فائدہ صرفیوں نے اس قاعدہ میں بہت گفتگو کی ہے وہ کَیْنُوْنُوْنَۃٌ کو کَیْنُوْنَۃٌ کی اصل قرار دیتے ہیں اور سَیِّدٌ کے قاعدہ سے واؤ کو یاء سے بدل کر حذف کر دیتے ہیں لیکن تحقیق وہی ہے جو اوپر بیان کی گئی۔ یعنی کَیْنُوْنَۃٌ اصل میں کَوْنُوْنَۃٌ تھا۔

قاعدہ ۲۵ اَفَاعِلُ اور مَفَاعِلُ وغیرہ اوزان اگر معرف باللّام یا مضاف ہوں تو حالتِ رفع اور جر میں ان کی یاء کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔ جیسے هٰذِهِ الْجَوَارِیْ وَ جَوَارِیْکُمْ، مَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ وَ جَوَارِیْکُمْ۔

اور الف لام یا اضافت کے بغیر ہو تو یاء کو حذف کر کے عین کلمہ کو تنوین دیتے

ہیں۔ جیسے هٰذِهِ جَوَارٍ۔ مَرَرْتُ بِجَوَارٍ۔

نوٹ حالتِ نصب میں یہ یاء مطلقاً مفتوح آتی ہے جیسے رَاَیْتُ الْجَوَارِیَ و رَاَیْتُ جَوَارِیَ۔

قاعدہ ۲۶ فُعْلیٰ (ضمہ کے ساتھ) کا لام کلمہ واو اسم جامد میں یاء سے بدل جاتا ہے اور صفت میں اپنے حال پر رہتا ہے۔ جیسے دُنْیَا اور عُلْیَا (دُنْویٰ اور عُلْویٰ تھا) اور فَعْلیٰ (فتحہ کے ساتھ) کے لام کلمہ یاء کو واو سے بدلتے ہیں جیسے تَقْوٰی (تَقْیَا تھا)

سوالات

(۱) خُذْ کی تعلیل بیان کیجئے۔

(۲) باب اَسَرَ یَاسِرُ سے امر حاضر معروف اور لام تاکید با نون ثقیلہ کی گردان کریں۔

(۳) مہموز العین میں ماضی کے صیغوں میں کونسا قاعدہ جاری ہوتا ہے اور مضارع و امر میں کونسا قاعدہ عمل میں لایا جاتا ہے۔؟

(۴) علم الصیغہ میں معتل کے کل کتنے قاعدے بیان ہوئے ہیں تعداد لکھیں، اور صرف چار قاعدے نقل کریں۔

(۵) فتحہ کے بعد واو یا یاء ہو تو اسے الف سے بدلتے ہیں لیکن اس کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ وہ شرائط نقل کیجئے۔

(۶) قِیْلَ، بِیْعَ اور اُخْتِیْرَ میں کونسا قاعدہ عمل میں لایا گیا ہے۔ نیز ان صیغوں میں دوسرا کونسا عمل ہو سکتا ہے۔؟

(۷) عَجَائِزُ۔ شَرَائِفُ اور رَسَائِلُ میں کس قاعدہ کے تحت تعلیل ہوئی۔ قاعدہ لکھیں۔

(۸) قاعدہ ۲۵ لکھ کر اس کی وضاحت کریں اور مثالیں بھی دیں۔

دوسری قسم

مثال کی گردانیں

مثال واوی: از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ

جیسے اَلْوَعْدُ وَ الْعِدَۃُ (وعدہ کرنا)

وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا وَعِدَۃً فَھُوَ وَاعِدٌ وَ وُعِدَ یُوْعَدُ وَعْدًا وَعِدَۃً فَھُوَ مَوْعُوْدٌ لَمْ یَعِدْ لَمْ یُوْعَدْ لَا یَعِدُ لَا یُوْعَدُ لَنْ یَعِدَ لَنْ یُوْعَدَ الامر منہ عِدْ لِتُوْعَدْ لِیَعِدْ لِیُوْعَدْ والنھی عنہ لَا تَعِدْ لَا تُوْعَدْ لَا یَعِدْ لَا یُوْعَدْ الظرف منہ مَوْعِدٌ مَوْعِدَانِ مَوَاعِدُ وَمُوَیْعِدٌ والآلۃ منہ مِیْعَدٌ مِیْعَدَانِ مَوَاعِدُ وَمُوَیْعِدٌ مِیْعَدَۃٌ مِیْعَدَتَانِ مَوَاعِدُ وَمُوَیْعِدَۃٌ مِیْعَادٌ مِیْعَادَانِ مَوَاعِیْدُ مُوَیْعِیْدٌ وَمُوَیْعِیْدَۃٌ وافعل التفضیل المذکر منہ اَوْعَدُ اَوْعَدَانِ اَوْعَدُوْنَ اَوَاعِدُ وَاُوَیْعِدٌ والمؤنث منہ وُعْدٰی وُعْدَیَانِ وُعْدَیَاتٌ وُعَدٌ وَوُعَیْدٰی وفعل التعجب منہ مَا اَوْعَدَہٗ وَاَوْعِدْ بِہٖ وَوَعُدَ اِوْعُدَتْ۔

نوٹ واو، مضارع معروف سے قاعدہ ۱۴ کے تحت اور عِدَۃٌ سے قاعدہ ۱۵ کے سبب حذف ہوئی

ماضی مجہول میں قاعدہ ۵ کے تحت واو کو ہمزہ سے بدلنا بھی جائز ہے جیسے وُعْدٰی کو اُعْدٰی پڑھنا، اسم فاعل جمع مکسر اَوَاعِدُ اصل میں وَوَاعِدُ تھا کہ پہلی واو قاعدہ ۶ کے تحت ہمزہ سے بدل گئی۔

اسم آلہ میں واو قاعدہ ۱۳ کے تحت یا سے بدل جاتی ہے مَوْعَدٌ سے مِیْعَدٌ

سوال: اسم تصغیر مُوَیْعِیْدٌ اور جمع مکسر مَوَاعِیْدُ میں واو کو یا سے کیوں نہیں بدلتے؟

جواب: یہاں اعلال کی علت نہیں پائی جاتی یعنی واو ساکن ماقبل مکسور نہیں ہے۔

مثال یائی: از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ

جیسے اَلْمَیْسِرُ (جوا کھیلنا)

یَسَرَ یَیْسِرُ مَیْسِرًا فَھُوَ یَاسِرٌ وَ یُسِرَ یُوْسَرُ مَیْسِرًا فَھُوَ مَیْسُوْرٌ (آخر تک)

نوٹ اس باب میں مضارع مجہول کے علاوہ تعلیل نہیں ہوئی مضارع مجہول یُیْسَرُ تھا۔ قاعدہ ۱۳ کے تحت یا کو واو سے بدل دیا یُوْسَرُ ہو گیا۔

اس باب کا امر اِیْسِرْ، نہی لَا تَیْسِرْ، اسم ظرف مَیْسِرٌ، اسم آلہ مِیْسَرٌ، اسم تفضیل مذکر اَیْسَرُ اور مؤنث یُسْرٰی ہے۔

مثال واوی، از باب سَمِعَ یَسْمَعُ

اَلْوَجَلُ (ڈرنا)

وَجِلَ یَوْجَلُ وَجَلًا فَھُوَ وَاجِلٌ (آخر تک گردان خود مکمل کیجیے)

اس باب میں صرف درج ذیل صیغوں میں تعلیل ہوئی ہے۔

امر حاضر: اِیْجَلْ اصل میں اِوْجَلْ تھا واو کو یا سے بدل دیا آخر تک اسی طرح تعلیل ہے۔

اسم آلہ: مِوْجَلٌ تھا۔ واو کو یا سے بدل دیا مِیْجَلٌ ہو گیا۔ ان دونوں میں قاعدہ ۱۳ استعمال ہوا۔

اَوَاجِلُ (اسم تفضیل) وَوَاجِلُ تھا۔ قاعدہ ۶ کے تحت واو کو ہمزہ سے بدل دیا۔

نوٹ وُجِلَ اور وُجِلُ میں واو کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔

مثال واوی : از باب سَمِعَ یَسْمَعُ اَلْوُسْعُ وَالسَّعَۃُ (سما جانا)

وَسِعَ یَسَعُ وَسْعًا وَسِعَۃً فَھُوَ وَاسِعٌ (آخر تک گردان کریں)

مثال واوی از باب فَتَحَ یَفْتَحُ اَلْھِبَۃُ (عطا کرنا)

وَھَبَ یَھَبُ ھِبَۃً فَھُوَ وَاھِبٌ (آخر تک گردان خود مکمل کریں)

ان دونوں بابوں میں مضارع معروف سے واو قاعدہ ۱ کے تحت گر گئی وَسِعَ کے مصدر میں فا کلمہ کو حذف کرنے کے بعد عین کو فتحہ اور کسرہ دونوں کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔ جیسے اَلسَّعَۃُ اور اَلسِّعَۃُ۔

نوٹ دوسرے صیغوں میں وَعَدَ یَعِدُ کی طرح تعلیل ہوتی ہے۔

مثال واوی : از باب حَسِبَ یَحْسِبُ

اَلْوَمْقُ وَالْمِقَۃُ (دوست رکھنا)

وَمِقَ یَمِقُ وَمْقًا وَمِقَۃً فَھُوَ وَامِقٌ (آخر تک)

اس باب کے تمام صیغوں میں وَعَدَ یَعِدُ کی مثل تعلیل کیجئے۔

نوٹ مذکورہ بالا ابواب میں صرف وہی تبدیلی ہے جو ذکر کی گئی۔ مزید کوئی تبدیلی نہیں۔ تمام ابواب کی گردان صرف کبیر کی صورت میں کرنی چاہئے۔

مثال واوی : از باب افتعال اَلْاِتِّقَادُ (آگ بھڑکانا)

اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ اِتِّقَادًا فَھُوَ مُتَّقِدٌ (آخر تک گردان مکمل کیجئے)

مثال یائی : از باب افتعال اَلْاِتِّسَارُ (جوا کھیلنا)

اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ اِتِّسَارًا فَھُوَ مُتَّسِرٌ (آخر تک گردان خود مکمل کریں)

نوٹ ان دونوں بابوں میں واو اور یا کو تا سے بدل کر ادغام کیا گیا۔

۰ ــــ ۰ ــــ ۰

مثال واوی : از باب استفعال اَلْاِسْتِیْقَادُ (آگ جلانا)

اِسْتَوْقَدَ یَسْتَوْقِدُ اِسْتِیْقَادًا فَھُوَ مُسْتَوْقِدٌ (آخر تک)

مثال واوی : از باب افعال الاِیْقَادُ (آگ جلانا)

اَوْقَدَ یُوْقِدُ اِیْقَادًا فَھُوَ مُوْقِدٌ (آخر تک)

نوٹ ان دونوں بابوں میں قاعدہ ۳ کے تحت واو کو یا سے بدل دیا۔ نیز ان چاروں ابواب کی صرف کبیر میں ان دو تعلیلوں کے علاوہ کوئی تعلیل نہیں۔

تیسری قسم
اجوف واوی کی گردانیں

اجوف واوی : از باب نَصَرَ یَنْصُرُ

اَلْقَوْلُ (بات کرنا)

قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا فَھُوَ قَائِلٌ وَقِیْلَ یُقَالُ قَوْلًا فَھُوَ مَقُوْلٌ لَمْ یَقُلْ لَمْ یُقَلْ لَا یَقُوْلُ لَا یُقَالُ لَنْ یَقُوْلَ لَنْ یُقَالَ الامر منه قُلْ لِتُقَلْ لِیَقُلْ لِیُقَلْ والنهی عنه لَا تَقُلْ لَا تُقَلْ لَا یَقُلْ لَا یُقَلْ الظرف منه مَقَالٌ مَقَالَانِ مَقَاوِلُ وَمُقَیْوِلٌ والآلة منه مِقْوَلٌ مِقْوَلَانِ مَقَاوِلُ وَمُقَیْوِلٌ مِقْوَلَۃٌ مِقْوَلَتَانِ مَقَاوِلُ وَمُقَیْوِلَۃٌ مِقْوَالٌ مِقْوَالَانِ مَقَاوِیْلُ مُقَیْوِیْلٌ وَمُقَیْوِیْلَۃٌ فعل التفضیل المذکر منه اَقْوَلُ اَقْوَلَانِ اَقْوَلُوْنَ اَقَاوِلُ وَاُقَیْوِلٌ والمونث منه قُوْلٰی قُوْلَیَانِ قُوْلَیَاتٌ قُوَلٌ وَقُوَیْلٰی وفعل التعجب منه مَا اَقْوَلَهٗ وَاَقْوِلْ بِهٖ وَقَوُلَ یا قَوُلَتْ۔

مِقْوَلٌ اور مِقْوَلَۃٌ میں واو کی حرکت ما قبل کو اس لیے نہیں دیتے کہ یہ دونوں حقیقت میں مِقْوَالٌ تھے الف کو حذف کر دیا تو مِقْوَلٌ ہو گیا پھر آخر میں تا کا

اضافہ کیا تو مَقُوْلَۃٌ ہو گیا۔

مِقْوَالٌ میں واؤ کی حرکت ماقبل کو اس لئے نہیں دیتے کہ واو کے بعد الف ہے۔ لہذا مِقْوَلٌ اور مِقْوَلَۃٌ جو مِقْوَالٌ کی فرع ہیں ان میں بھی واو کی حرکت ماقبل کو نہیں دی جاتی۔

اثبات فعل ماضی معروف

قَالَ قَالَا قَالُوْا قَالَتْ قَالَتَا قُلْنَ قُلْتَ قُلْتُمَا قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُنَّ قُلْتُ قُلْنَا۔

قَالَ سے قَالَتَا تک قاعدہ ۸ کے تحت واو کو الف سے بدل دیا۔
قَالَتَا کے بعد صیغوں میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر کے قاف کو ضمہ دے دیا۔ [1]

اثبات فعل ماضی مجہول

قِيْلَ قِيْلَا قِيْلُوْا قِيْلَتْ قِيْلَتَا قُلْنَ قُلْتَ قُلْتُمَا قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُنَّ قُلْتُ قُلْنَا۔

قِيْلَ اصل میں قُوِلَ تھا۔ قاعدہ ۹ کے تحت قِيْلَ ہو گیا۔ قِيْلَتَا تک قاعدہ ۹ ہی استعمال کیا گیا۔ پھر قُلْنَ سے آخر تک دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے یا گر گئی اور چونکہ یہ اجوف واوی ہے اس لئے فا کلمہ کو ضمہ دیا۔

اثبات فعل مضارع معروف

يَقُوْلُ يَقُوْلَانِ يَقُوْلُوْنَ تَقُوْلُ تَقُوْلَانِ يَقُلْنَ تَقُوْلُوْنَ تَقُوْلِيْنَ تَقُلْنَ اَقُوْلُ نَقُوْلُ۔

ان تمام صیغوں میں واو ساکن اور عین کلمہ مضموم تھا۔ قاعدہ ۸ کے تحت

[1] ضمہ اس لئے دیتے ہیں کہ معلوم ہو یہاں سے واو گرائی گئی ہے۔

واو کا ضمہ قاف کو دیا۔ پھر يَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف و مجہول

معروف :- لَنْ يَّقُوْلَ لَنْ يَّقُوْلَا لَنْ يَّقُوْلُوْا (آخر تک)

مجہول :- لَنْ يُّقَالَ لَنْ يُّقَالَا لَنْ يُّقَالُوْا (" ")

یہاں بھی وہی تعلیل ہے جو مضارع میں ہوئی۔ اس کے علاوہ کوئی تعلیل نہیں۔

نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف و مجہول

معروف :- لَمْ يَقُلْ لَمْ يَقُوْلَا لَمْ يَقُوْلُوْا لَمْ تَقُلْ لَمْ تَقُوْلَا لَمْ يَقُلْنَ۔ (آخر تک)

مجہول :- لَمْ يُقَلْ لَمْ يُقَالَا لَمْ يُقَالُوْا لَمْ تُقَلْ لَمْ تُقَالَا لَمْ يُقَلْنَ (آخر تک)

اس بحث میں صرف اتنی تبدیلی ہوئی کہ معروف کے صیغوں میں واو اور مجہول کے صیغوں میں الف، التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ باقی وہی تعلیل ہے جو مضارع میں ہوئی۔

لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف و مجہول

معروف، لَيَقُوْلَنَّ لَيَقُوْلَانِّ لَيَقُوْلُنَّ لَتَقُوْلَنَّ لَتَقُوْلَانِّ لَيَقُلْنَانِّ (آخر تک)

مجہول، لَيُقَالَنَّ لَيُقَالَانِّ لَيُقَالُنَّ لَتُقَالَنَّ لَتُقَالَانِّ لَيُقَلْنَانِّ (آخر تک)

نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کی چاروں گردانوں میں وہی تعلیلات ہیں جو مضارع میں ہوئیں۔

امرِ حاضر معروف قُلْ قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِیْ قُلْنَ۔

قُلْ، اصل میں تَقُوْلُ تھا۔ علامتِ مضارع کو حذف کرنے کے بعد پہلا حرف متحرک تھا آخر کو ساکن کر دیا اور واؤ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی قُلْ ہوگیا۔ بعض صرفی امر کو تَقُوْلُ سے بناتے ہیں یعنی علامتِ مضارع کو گرا کر شروع میں ہمزہ وصل مضموم کا اضافہ کیا اُقْوُلْ ہوگیا۔ پھر واو کی حرکت قاف کو دی اور واو کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا دیا اب پہلا حرف متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے بھی گرا دیا قُلْ ہوگیا۔ باقی صیغوں کو اسی پر قیاس کریں۔

لام کے ساتھ امر (غائب و متکلم معروف و مجہول و امر حاضر مجہول) اور نہی کے صیغے جحد بلم کی طرح ہیں۔ ان میں جزم کی صورت میں واو اور الف کو گرا دیا۔ اس کے علاوہ کوئی تعلیل نہیں۔ جیسے لِیَقُلْ، لِیُقَلْ، لَا تَقُلْ لَا تُقَلْ وغیرہ۔

نوٹ امر اور نہی میں نون ثقیلہ اور خفیفہ کی صورت میں واو اور الف واپس آجاتے ہیں کیونکہ نون کا ماقبل متحرک ہوتا ہے۔ جیسے لِیَقُوْلَنَّ وغیرہ۔

امرِ حاضر معروف بانون ثقیلہ

قُوْلَنَّ قُوْلَانِّ قُوْلُنَّ قُوْلِنَّ قُلْنَانِّ۔

امرِ غائب و متکلم معروف

لِیَقُوْلَنَّ لِیَقُوْلَانِّ لِیَقُوْلُنَّ لِتَقُوْلَنَّ لِتَقُوْلَانِّ لِیَقُلْنَانِّ لِاَقُوْلَنَّ لِنَقُوْلَنَّ۔

بانون خفیفہ

امرِ حاضر معروف : قُوْلَنْ قُوْلُنْ قُوْلِنْ۔

امرِ غائب و متکلم معروف بانون تاکید خفیفہ :

لِیَقُوْلَنْ لِیَقُوْلُنْ لِتَقُوْلَنْ لِاَقُوْلَنْ لِنَقُوْلَنْ۔

امرِ مجہول بانون ثقیلہ

لِیُقَالَنَّ لِیُقَالَانِّ لِیُقَالُنَّ لِتُقَالَنَّ لِتُقَالَانِّ لِیُقَلْنَانِّ لِتُقَالُنَّ لِتُقَالِنَّ لِتُقَلْنَانِّ لِاُقَالَنَّ لِنُقَالَنَّ۔

امرِ مجہول بانون خفیفہ

لِیُقَالَنْ لِیُقَالُنْ لِتُقَالَنْ لِتُقَالُنْ لِاُقَالَنْ لِنُقَالَنْ۔

نہی معروف بانون ثقیلہ

لَا یَقُوْلَنَّ لَا یَقُوْلَانِّ لَا یَقُوْلُنَّ۔ آخر تک گردان مکمل کیجئے۔

نہی مجہول بانون ثقیلہ

لَا یُقَالَنَّ لَا یُقَالَانِّ لَا یُقَالُنَّ۔ آخر تک گردان مکمل کریں۔

نہی معروف و مجہول بانون خفیفہ

معروف۔ لَا یَقُوْلَنْ لَا یَقُوْلُنْ لَا تَقُوْلَنْ لَا تَقُوْلُنْ لَا تَقُوْلِنْ لَا اَقُوْلَنْ لَا نَقُوْلَنْ۔

مجہول۔ لَا یُقَالَنْ لَا یُقَالُنْ لَا تُقَالَنْ لَا تُقَالُنْ لَا تُقَالِنْ لَا اُقَالَنْ لَا نُقَالَنْ

اسمِ فاعل

قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُوْنَ قَائِلَةٌ قَائِلَتَانِ قَائِلَاتٌ۔

قَائِلٌ، اصل میں قَاوِلٌ تھا۔ قاعدہ ۷ کے تحت واو ہمزہ سے بدل گئی دوسرے صیغوں میں بھی اسی طرح تبدیلی ہوئی۔

اسمِ مفعول

مَقُوْلٌ مَقُوْلَانِ مَقُوْلُوْنَ مَقُوْلَةٌ مَقُوْلَتَانِ مَقُوْلَاتٌ۔

مَقُوْلٌ، اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا۔ قاعدہ ۵ کے تحت واو کی حرکت، قبل کو

دی. دو ساکن جمع ہوئے. ایک واو کو گرا دیا مَقُوْلٌ ہوگیا۔

سوال مَقُوْلٌ میں پہلی واو کو حذف کیا گیا یا دوسری کو؟

جواب بعض صرفیوں کے نزدیک دوسری واو کو حذف کیا جاتا ہے کیونکہ وہ زائدہ ہے جبکہ دوسرے علمائے صرف کے نزدیک پہلی واو کو حذف کیا جاتا ہے۔ کیونکہ دوسری واو علامت ہے اور علامت کو حذف نہیں کیا جاتا۔

نوٹ جو حضرات دوسری واؤ کو حذف کرتے ہیں اُن کے نزدیک مَقُوْلٌ بروزن مَفُعُلٌ ہوگا اور جو پہلی واؤ کو حذف کرتے ہیں اُن کے نزدیک مَقُوْلٌ بروزن مَفُوْلٌ ہوگا۔

سوال اس اختلاف کا فائدہ کیا ہے؟

جواب اس اختلاف کا بظاہر کوئی فائدہ نہیں لیکن ایسی صورت میں اس کا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے جب کوئی شخص قسم کھائے کہ میں فلاں شخص سے واو زائدہ کے ساتھ کلام نہیں کروں گا، پھر وہ لفظ مقول کے ذریعے اس سے ہمکلام ہوتا ہے تو جن لوگوں کے نزدیک پہلی واو کو حذف کیا جاتا ہے ان کے نزدیک اس شخص پر قسم کا کفارہ لازم ہوگا۔ کیونکہ دوسری واو موجود ہے جو زائدہ ہے لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ کیونکہ دوسری واؤ جو زائد تھی مَقُوْلٌ میں نہیں ہے۔

اجوف یائی: از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلْبَیْعُ (بیچنا)

بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا فَهُوَ بَائِعٌ وَبِیْعَ یُبَاعُ بَیْعًا فَهُوَ مَبِیْعٌ لَمْ یَبِعْ لَمْ یُبَعْ لَا یَبِیْعُ لَا یُبَاعُ لَنْ یَبِیْعَ لَنْ یُبَاعَ الامر منه بِعْ لِیَبِعْ لِیُبَعْ والنهی عنه لَا تَبِعْ لَا تُبَعْ لَا یَبِعْ لَا یُبَعْ الظرف منه مَبِیْعٌ مَبِیْعَانِ مَبَایِعُ وَمُبَیِّعٌ والآلة منه مِبْیَعٌ

مِبْیَعَانِ مَبَایِعُ وَمُبَیِّعٌ مِبْیَعَةٌ مِبْیَعَتَانِ وَمُبَیِّعَةٌ مِبْیَاعٌ مِبْیَاعَانِ مَبَایِیْعُ مُبَیِّعٌ وَمُبَیِّعَةٌ وفعل التفضیل المذکر منه اَبْیَعُ اَبْیَعَانِ اَبْیَعُوْنَ اَبَایِعُ وَبُیْعٌ والمؤنث منه بُوْعٰی بُوْعَیَانِ بُوْعَیَاتٌ بُیَعٌ وَبُیْعَیٰ وفعل التعجب منه مَا اَبْیَعَهٗ وَاَبْیِعْ بِهٖ وَبَیُعَ یا بَیُعَتْ۔

نوٹ اس باب میں اسم ظرف اور اسم مفعول ہم شکل ہوتے ہیں کیونکہ مفعول کی صورت میں قاعدہ ۸ کے تحت عین کلمہ کی حرکت یعنی ضمہ فاء کلمہ کو دی پھر ضمہ کو کسرہ سے بدلا تو مَبِیْوْعٌ ہوگیا، اب یاء اور واؤ کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے واؤ گر گئی تو مَبِیْعٌ رہ گیا. واؤ ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل گئی تو مَبِیْعٌ ہوگیا۔

اسم ظرف بھی مَبِیْعٌ ہے کیونکہ یہ اصل میں مَبْیِعٌ تھا، یاء کی حرکت باء کو دی مَبِیْعٌ ہوگیا۔

بحث اثبات فعل ماضی معروف بَاعَ بَاعَا بَاعُوْا بَاعَتْ بَاعَتَا بِعْنَ (آخر تک)

(بَاعَتَا) تثنیہ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

بَاعَ سے آخر تک تمام صیغوں میں قاعدہ ۷ کے تحت یاء کو الف سے بدل دیا، پھر بَاعَتْ کے بعد والے صیغوں سے الف، اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔

اثبات فعل ماضی مجہول بِیْعَ بِیْعَا بِیْعُوْا بِیْعَتْ (آخر تک)

بِیْعَ اصل میں بُیِعَ تھا قاعدہ ۹ کے تحت یاء کا کسرہ باء کو دیا نیز بِعْنَ سے آخر تک اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔

اثبات فعل مضارع معروف یَبِیْعُ یَبِیْعَانِ یَبِیْعُوْنَ تَبِیْعُ تَبِیْعَانِ یَبِعْنَ (آخر تک)

یَبِیْعُ اصل میں یَبْیِعُ تھا۔ قاعدہ ۸ کے تحت یاء کی حرکت ماقبل کو دی تو یَبِیْعُ ہوگیا۔ یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں یاء اجتماع ساکنین کی وجہ

سے گر گئی۔

اثبات فعل مضارع مجہول یُبَاعُ یُبَاعَانِ۔ آخر تک یُقَالُ یُقَالَانِ کی طرح گردان مکمل کیجیے۔

نفی تاکید بلن معروف و مجہول لَنْ یَبِیْعَ (معروف) لَنْ یُبَاعَ (مجہول) آخر تک دونوں گردانیں مکمل کریں۔ یہاں کوئی نئی تعلیل نہیں ہے۔

نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف لَمْ یَبِعْ لَمْ یَبِیْعَا (معروف) لَمْ یُبَعْ لَمْ یُبَاعَا (مجہول) دونوں گردانیں آخر تک خود مکمل کریں۔

لَمْ یَبِعْ۔ لَمْ تَبِعْ۔ لَمْ أَبِعْ اور لَمْ نَبِعْ (معروف) میں یا اور لَمْ یُبَعْ۔ لَمْ تُبَعْ۔ لَمْ أُبَعْ۔ لَمْ نُبَعْ (مجہول) میں الف، اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا باقی صیغوں میں صرف وہی تبدیلی ہے جو مضارع میں واقع ہوئی ہے۔

لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ لَیَبِیْعَنَّ (معروف) لَیُبَاعَنَّ (مجہول) آخر تک دونوں گردانیں خود مکمل کیجیے۔

امر حاضر معروف بِعْ۔ بِیْعَا۔ بِیْعُوْا۔ بِیْعِیْ۔ بِعْنَ (یہاں قُلْ اور قُوْلَا کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ بِیْعَنَّ (آخر تک گردان مکمل کریں) جو یا بِعْ میں گر جاتی ہے التقائے ساکنین کی وجہ سے بانون ثقیلہ میں عین کلمہ کے مفتوح ہونے کی وجہ سے واپس آجاتی ہے۔

نوٹ امر بالام اور نہی لَمْ یَبِعْ کی طرح ہیں۔ نیز ان کے نون ثقیلہ اور خفیفہ میں بھی محذوف یا ر واپس آجاتی ہے۔

بحث اسم فاعل بَائِعٌ بَائِعَانِ بَائِعُوْنَ بَائِعَةٌ بَائِعَتَانِ بَائِعَاتٌ۔

قاعدہ ۱۸ کے تحت یا، ہمزہ سے بدل گئی (اصل بَایِعٌ تھا)

بحث اسم مفعول مَبِیْعٌ مَبِیْعَانِ مَبِیْعُوْنَ مَبِیْعَةٌ مَبِیْعَتَانِ مَبِیْعَاتٌ۔

مَبِیْعٌ کی تعلیل پیچھے بیان ہو گئی ہے۔ باقی صیغوں میں بھی اسی طرح تعلیل ہوئی ہے۔

اجوف واوی از باب سَمِعَ یَسْمَعُ۔ جیسے اَلْخَوْفُ (ڈرنا)

خَافَ یَخَافُ خَوْفًا فهو خَائِفٌ وخِیْفَ یُخَافُ خَوْفًا فهو مَخُوْفٌ لَمْ یَخَفْ لَمْ یُخَفْ لَا یَخَافُ لَا یُخَافُ لَنْ یَخَافَ لَنْ یُخَافَ الامر منه خَفْ لِیَخَفْ لِیُخَفْ لِیُخَفْ والنهی عنه لَا تَخَفْ لَا تُخَفْ لَا یَخَفْ لَا یُخَفْ الظرف منه مَخَافٌ مَخَافَانِ مَخَاوِفُ ومُخَیِّفٌ والآلة منه مِخْوَفٌ مِخْوَفَانِ مَخَاوِفُ ومُخَیِّفٌ مِخْوَفَةٌ مِخْوَفَتَانِ مَخَاوِفُ ومُخَیِّفَةٌ مِخْوَافٌ مِخْوَافَانِ مَخَاوِیْفُ ومُخَیِّیْفٌ ومُخَیِّیْفَةٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَخْوَفُ اَخْوَفَانِ اَخْوَفُوْنَ اَخَاوِفُ واُخَیِّفٌ والمؤنث منه خُوْفٰی خُوْفَیَانِ خُوْفَیَاتٌ خُوَفٌ وخُوَیْفٰی وفعل التعجب منه مَا اَخْوَفَهٗ واَخْوِفْ بِهٖ وخَوُفَ یا خَوُفَتْ۔

ماضی معروف خَافَ خَافَا خَافُوْا خَافَتْ خَافَتَا خِفْنَ (آخر تک)

خِفْنَ سے آخر تک عین کلمہ کو حذف کرنے کے بعد فاء کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں کیونکہ عین کلمہ مکسور ہے۔ دوسرے صیغوں کی تعلیل انہی قواعد کے مطابق ہے جو قَالَ کی تعلیل میں ذکر کیے گئے۔ ماضی مجہول میں بھی اسی طرح تعلیل ہوئی۔

مضارع معروف و مجہول مضارع یَخَافُ (معروف) یُخَافُ (مجہول) آخر تک صیغوں میں یَقُوْلُ اور یُقَالُ کی طرح تعلیل ہوتی ہے۔

امر حاضر معروف خَفْ خَافَا خَافُوْا خَافِیْ خَفْنَ۔

خَفْ کو تَخَافُ سے بناتے ہیں علامت مضارع تا، کو حذف کرنے کے بعد پہلا حرف متحرک رہتا ہے۔ آخر کو ساکن کر دیا اب اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا۔ خَفْ ہو گیا۔

خَافَا کو تَخَافَانِ سے بناتے ہیں۔ علامت مضارع کو گرانے کے بعد نون اعرابی کو بھی گرا دیا۔

نوٹ امر حاضر کا صیغہ تثنیہ اور جمع مذکر، ماضی کے صیغہ تثنیہ مذکر غائب اور جمع مذکر غائب کی طرح ہوتے ہیں یعنی دونوں جگہ تثنیہ خَافَا اور جمع خَافُوْا ہے

امر حاضر با نون ثقیلہ خَافَنَّ سے آخر تک وہ الف واپس آ جاتا ہے جو خَفْ میں گرا تھا کیونکہ اجتماع ساکنین باقی نہ رہا

نوٹ نہی، نفی جحد بلم، نفی تاکید بلن اور لام امر کے صیغوں میں مندرجہ بالا قوانین کے مطابق تعلیلات کر کے ان کی گردانیں کریں۔

فائدہ اجوف اور مہموز العین کے امر میں جہاں سَلْ کے قاعدہ کے تحت ہمزہ حذف ہو گیا، یوں امتیاز کیا جاتا ہے کہ اجوف میں واحد مذکر اور جمع مؤنث کے علاوہ صیغوں میں عین کلمہ باقی رہتا ہے۔ جیسے قُوْلَا۔ قُوْلُوْا قُوْلِیْ ، بِیْعَا۔ بِیْعُوْا۔ بِیْعِیْ ، خَافَا۔ خَافُوْا۔ خَافِیْ۔ نیز نون ثقیلہ اور خفیفہ میں بھی عین کلمہ واپس آ جاتا ہے۔ جیسے قُوْلَنَّ بِیْعَنَّ خَافَنَّ جبکہ مہموز العین کے تمام صیغوں میں عین کلمہ محذوف رہتا ہے۔ جیسے زِرَا۔ زِرُوْا۔ زِرِیْ اور زِرْنَ سَلَا۔ سَلُوْا۔ سَلِیْ اور سَلْنَ۔

نوٹ زِرَا، اصل میں اِزْئَرَا تھا، ہمزہ کی حرکت نقل کر کے زاء کو دی اور ہمزہ کو گرا دیا، پھر ہمزہ وصل کو بھی گرا دیا۔ سَلَا، اصل میں اِسْئَلَا تھا یہی

تعلیل ہوئی۔

اجوف یائی: از باب سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے اَلنَّیْلُ (پانا)

نَالَ یَنَالُ نَیْلًا (آخر تک گردان مکمل کریں)

اس باب کے تمام صیغوں میں اوپر بیان کیے گئے قواعد کے مطابق تعلیلات کے بعد میں مکمل گردانیں کریں۔ نیز ثلاثی مجرد کے دیگر ابواب میں بھی تعلیلات عمل میں لائیں اور گردانیں کریں۔

اجوف واوی، از باب افتعال جیسے اَلْاِقْتِیَادُ (کھینچنا)

اِقْتَادَ یَقْتَادُ اِقْتِیَادًا فھو مُقْتَادٌ و اُقْتِیْدَ یُقْتَادُ اِقْتِیَادًا فھو مُقْتَادٌ لَمْ یَقْتَدْ لَمْ یُقْتَدْ لَا یَقْتَادُ لَا یُقْتَادُ لَنْ یَقْتَادَ لَنْ یُقْتَادَ الامر منه اِقْتَدْ لِتُقْتَدْ لِیَقْتَدْ لِیُقْتَدْ والنھی عنه لَا تَقْتَدْ لَا تُقْتَدْ لَا یَقْتَدْ لَا یُقْتَدْ الظرف منه مُقْتَادٌ مُقْتَادَانِ مُقْتَادَاتٌ۔

اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں ایک صورت میں ہیں یعنی مُقْتَادٌ لیکن اسم فاعل اصل میں مُقْتَوِدٌ (واو کے کسرہ کے ساتھ) اور اسم مفعول مُقْتَوَدٌ (واو کے فتحہ کے ساتھ) تھا اسم ظرف بھی اصل میں مُقْتَوَدٌ (اسم مفعول کے وزن پر) تھا۔

تثنیہ و جمع مذکر حاضر امر اور تثنیہ و جمع مذکر غائب ماضی کے صیغے ایک جیسے ہیں، یعنی اِقْتَادَا (تثنیہ مذکر) اِقْتَادُوْا (جمع مذکر) لیکن ماضی کی اصل واو کے فتحہ سے ہے۔ جیسے اِقْتَوَدَ اور امر کی اصل واو کے کسرہ کے ساتھ ہے جیسے اِقْتَوِدْ۔ دوسرے صیغوں کی تعلیلات خود عمل میں لا کر گردان کیجیے۔

اجوف یائی : از باب افتعال جیسے اَلْاِخْتِیَارُ (پسند کرنا)

اِخْتَارَ یَخْتَارُ اِخْتِیَارًا فھو مُخْتَارٌ (آخر تک)

یہ باب بھی اِقْتَادَ یَقْتَادُ کی مثل ہے۔

اجوف واوی : از باب استفعال جیسے اَلْاِسْتِقَامَۃُ (سیدھا کرنا)

اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ اِسْتِقَامَۃً فھو مُسْتَقِیْمٌ لَمْ یَسْتَقِمْ لَا یَسْتَقِیْمُ لَنْ یَسْتَقِیْمَ الامر منہ اِسْتَقِمْ لِیَسْتَقِمْ والنھی عنہ لَا تَسْتَقِمْ لَا یَسْتَقِمْ الظرف منہ مُسْتَقَامٌ مُسْتَقَامَانِ مُسْتَقَامَاتٌ۔

اِسْتَقَامَ اصل میں اِسْتَقْوَمَ تھا۔ قاعدہ ۵ کے تحت واو کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد واو کو الف سے بدل دیا یَسْتَقِیْمُ اصل میں یَسْتَقْوِمُ تھا۔ واو کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد قاعدہ ۳ کے تحت واو یا سے بدل گئی۔ اِسْتِقَامَۃٌ اصل میں اِسْتِقْوَامٌ تھا۔ یُقَالُ والے قاعدہ پر عمل کرنے کے بعد اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا۔ اس کے عوض آخر میں تا لے آئے تو اِسْتِقَامَۃٌ ہوگیا۔ مُسْتَقِیْمٌ اصل میں مُسْتَقْوِمٌ تھا یَسْتَقِیْمُ کی طرح تعلیل ہوئی۔

امر، نہی اور مضارع مجزوم کے دیگر صیغوں میں عین کلمہ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ البتہ نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کی صورت میں عین کلمہ واپس آ جاتا ہے۔ امر اور نہی کو یوں پڑھتے ہیں۔ اِسْتَقِیْمَنَّ ، لَا تَسْتَقِیْمَنَّ۔

اجوف یائی از باب استفعال جیسے اَلْاِسْتِخَارَۃُ (بھلائی طلب کرنا)

اِسْتَخَارَ یَسْتَخِیْرُ اِسْتِخَارَۃً۔ (آخر تک)

اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ کی طرح تعلیلات و گردان کیجئے۔

اجوف واوی : از باب افعال جیسے اَلْاِقَامَۃُ (قائم کرنا)

اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَۃً فھو مُقِیْمٌ واُقِیْمَ یُقَامُ اِقَامَۃً فھو مُقَامٌ لَمْ یُقِمْ لَمْ یُقَمْ لَا یُقِیْمُ لَا یُقَامُ لَنْ یُقِیْمَ لَنْ یُقَامَ الامر منہ اَقِمْ لِتُقَمْ لِیُقِمْ لِیُقَمْ والنھی عنہ لَا تُقِمْ لَا تُقَمْ لَا یُقِمْ لَا یُقَمْ الظرف منہ مُقَامٌ مُقَامَانِ مُقَامَاتٌ۔

اس باب کے تمام صیغوں میں اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ کی طرح تعلیلات ہوئی ہیں۔

سوالات

(۱) باب "وَعَدَ یَعِدُ" کے مضارع اور اسم آلہ کی تعلیل بیان کریں۔

(۲) دَوَاعِدُ میں تعلیل کے ذریعے اَوَاعِدُ بنایا گیا ہے۔ بتایئے کس قاعدے کے تحت ایسا کیا گیا؟

(۳) اِیْجَلْ کونسا صیغہ ہے اس کا باب بھی بتائیں۔ نیز وضاحت کریں کہ یہ ہفت اقسام میں سے کیا ہے۔؟

(۴) اِتَّسَرَ ، ماضی کا صیغہ ہے۔ بتایئے کس باب سے ہے؟ ہفت اقسام سے کیا ہے۔ نیز اس میں کس قاعدے کے تحت تعلیل ہوئی اور یہ اصل میں کیا تھا۔؟

(۵) قُلْنَ ماضی ہے یا امر؟ وضاحت کریں۔ اگر یہ صیغہ ماضی اور امر دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے تو ان میں فرق کیسے ہوگا۔؟

(۶) مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا۔ بتایئے کونسی واو حذف ہوئی ہے۔ اگر اس مسئلہ میں کوئی اختلاف ہے تو اس کی وضاحت مع دلائل کریں۔

(۷) خَفْ امر حاضر کا صیغہ ہے۔ بانون ثقیلہ کے ساتھ اس کی گردان کریں۔

(۸) اِسْتِقَامَۃٌ اصل میں کیا تھا۔ کس قاعدہ کے تحت تعلیل کی گئی کہ یہ اِسْتِقَامَۃٌ ہوگیا۔؟

نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف لَمْ يَدْعُ لَمْ يَدْعُوَا لَمْ يَدْعُوْا لَمْ تَدْعُ لَمْ تَدْعُوَا لَمْ يَدْعُوْنَ لَمْ تَدْعُ لَمْ تَدْعُوَا لَمْ تَدْعُوْا لَمْ تَدْعِيْ لَمْ تَدْعُوَا لَمْ تَدْعُوْنَ لَمْ اَدْعُ لَمْ نَدْعُ۔

جزم والے مقامات (مثلاً لَمْ يَدْعُ) میں واؤ گر جاتی ہے اور دوسرے صیغوں میں صحیح کی طرح صرف حرف لَمْ کا عمل ہوتا ہے، مزید کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

نفی جحد بلم در فعل مستقبل مجہول لَمْ يُدْعَ لَمْ يُدْعَيَا لَمْ يُدْعَوْا لَمْ تُدْعَ لَمْ تُدْعَيَا لَمْ يُدْعَيْنَ لَمْ تُدْعَ لَمْ تُدْعَيَا لَمْ تُدْعَوْا لَمْ تُدْعَيْ لَمْ تُدْعَيَا لَمْ تُدْعَيْنَ لَمْ اُدْعَ لَمْ نُدْعَ۔

جزم والے مقامات میں الف گر گیا۔ باقی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَيَدْعُوَنَّ لَيَدْعُوَانِّ لَيَدْعُنَّ لَتَدْعُوَنَّ لَتَدْعُوَانِّ لَيَدْعُوْنَانِّ لَتَدْعُنَّ لَتَدْعِنَّ لَتَدْعُوْنَانِّ لَاَدْعُوَنَّ لَنَدْعُوَنَّ۔

صحیح کی گردان میں نون ثقیلہ کی وجہ سے جو تبدیلی آتی ہے وہی تبدیلی یہاں بھی آتی ہے اس کے علاوہ کوئی نئی تبدیلی نہیں۔

لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول لَيُدْعَيَنَّ لَيُدْعَيَانِّ لَيُدْعَوُنَّ لَتُدْعَيَنَّ لَتُدْعَيَانِّ لَيُدْعَيْنَانِّ لَتُدْعَوُنَّ لَتُدْعَيِنَّ لَتُدْعَيْنَانِّ لَاُدْعَيَنَّ لَنُدْعَيَنَّ۔

لَيُدْعَيَنَّ اصل میں يُدْعٰى تھا شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لائے، نون ثقیلہ اپنے ماقبل فتح کو چاہتا ہے چونکہ الف حرکت کو قبول نہیں کرتا لہٰذا یاء کو واپس لاکر اسے فتحہ دیا تو لَيُدْعَيَنَّ ہوگیا۔ یاء وہ ہے کہ الف یاء سے بدلا

ہی آیا تھا۔ لَتُدْعَيِنَّ لَاُدْعَيَنَّ لَنُدْعَيَنَّ کو بھی اسی پر قیاس کریں۔

سوال لَنْ يُدْعٰى میں نصب کی وجہ سے یاء کو واپس کیوں نہیں لاتے تاکہ اس پر ظاہراً فتحہ آجاتا۔

جواب اگر یہاں یاء کو واپس لاتے تو وہ پھر الف سے بدل جاتی، کیونکہ اعلال کا سبب موجود ہوتا یعنی یاء متحرک ماقبل مفتوح ہوتا لیکن لَيُدْعَيَنَّ وغیرہ میں یہ علت موجود نہیں کیونکہ نون ثقیلہ کا الحاق قاعدہ نمبر ۲ کو جاری کرنے سے روکتا ہے

لَيُدْعَوُنَّ اصل میں يُدْعَوْنَ تھا شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لائے اور نون اعرابی کو گرانے کی وجہ سے واؤ اور نون ثقیلہ کے درمیان اجتماع ساکنین ہوگیا، واؤ غیر مدہ تھی لہٰذا اس کو ضمہ دیا لَيُدْعَوُنَّ ہوگیا۔ لَتُدْعَوُنَّ میں بھی اسی طرح کیا گیا۔ لَتُدْعَيِنَّ میں یاء کو کسرہ دیتے ہیں۔

فائدہ اجتماع ساکنین کی صورت میں اگر پہلا حرف مدہ ہو تو اس کو حذف کرتے ہیں۔ اگر غیر مدہ ہو تو واؤ کو ضمہ اور یاء کو کسرہ دیتے ہیں۔ مدہ حرف علت ساکن ہوتا ہے جس کے ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو۔ اگر ماقبل کی حرکت اس کے موافق نہ ہو تو اسے غیر مدہ کہتے ہیں۔

لام تاکید بانون خفیفہ در فعل مستقبل معروف لَيَدْعُوَنْ لَيَدْعُنْ لَتَدْعُوَنْ لَتَدْعُنْ لَتَدْعِنْ لَاَدْعُوَنْ لَنَدْعُوَنْ۔

لام تاکید بانون خفیفہ در فعل مستقبل مجہول لَيُدْعَيَنْ لَيُدْعَوُنْ لَتُدْعَيَنْ لَتُدْعَوُنْ لَتُدْعَيِنْ لَاُدْعَيَنْ لَنُدْعَيَنْ۔

امر حاضر معروف اُدْعُ اُدْعُوَا اُدْعُوْا اُدْعِيْ اُدْعُوَا اُدْعُوْنَ۔

اُدْعُ میں وقف کی وجہ سے واؤ گر گئی باقی صیغوں کو اسی طرح بنایا گیا

جس طرح صحیح میں بناتے ہیں۔

امر غائب و متکلم معروف — لِیَدْعُ لِیَدْعُوَا لِیَدْعُوْا لِتَدْعُ لِتَدْعُوَا لِیَدْعُوْنَ لِاَدْعُ لِنَدْعُ۔

امر مجہول — لِیُدْعَ لِیُدْعَیَا لِیُدْعَوْا لِتُدْعَ لِتُدْعَیَا لِیُدْعَیْنَ لِتُدْعَوْا لِتُدْعَیْ لِتُدْعَیْنَ لِاُدْعَ لِنُدْعَ۔

یہ تمام گردانیں نفی جحد بلم کی طرح ہیں۔

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ — اُدْعُوَنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُنَّ، اُدْعِنَّ اُدْعُوْنَانِّ۔ نون ثقیلہ کی وجہ سے وہ واؤ واپس آگئی جو وقف کی وجہ سے گرگئی تھی۔ چونکہ یہ حالتِ وقف نہیں لہٰذا اسے واپس لاکر فتحہ دے دیا۔ دوسرے صیغوں میں حسبِ معمول تبدیلی ہے۔ کوئی نئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیلہ — لِیَدْعُوَنَّ لِیَدْعُوَانِّ لِیَدْعُنَّ لِتَدْعُوَنَّ لِتَدْعُوَانِّ لِیَدْعُوْنَانِّ لِاَدْعُوَنَّ لِنَدْعُوَنَّ۔

لِیَدْعُوَنَّ وغیرہ میں وہ واؤ واپس آگئی جو جزم کی وجہ سے گرگئی تھی اب فتحہ دے دیا۔ باقی صیغے حسبِ معمول ہیں۔

امر مجہول بانون ثقیلہ — لِیُدْعَیَنَّ لِیُدْعَیَانِّ لِیُدْعَوُنَّ لِتُدْعَیَنَّ لِتُدْعَیَانِّ لِیُدْعَیْنَانِّ لِتُدْعَوُنَّ لِتُدْعَیِنَّ لِتُدْعَیْنَانِّ لِاُدْعَیَنَّ لِنُدْعَیَنَّ۔

مضارع مجہول بانون ثقیلہ اور امر مجہول بانون ثقیلہ کی گردان ایک جیسی ہے صرف یہ فرق ہے کہ مضارع میں لام مفتوح اور امر میں لام مکسور ہے۔

لِیُدْعَیَنَّ وغیرہ میں جزم نہ ہونے کی وجہ سے یاء جو الف سے بدل کر گرگئی تھی واپس آگئی ہے۔ چونکہ نون ثقیلہ اپنے ماقبل فتحہ کو چاہتا ہے اور الف حرکت

کو قبول نہیں کرتا لہٰذا الف کی بجائے یاء کو واپس لایا گیا۔

نوٹ — امر بانون خفیفہ کے تمام صیغوں کو امر بانون ثقیلہ کے صیغوں پر قیاس کرکے گردان کیجیے۔

نہی معروف — لَا یَدْعُ لَا یَدْعُوَا لَا یَدْعُوْا لَا تَدْعُ لَا تَدْعُوَا لَا یَدْعُوْنَ لَا تَدْعُوْا لَا تَدْعِیْ لَا تَدْعُوْنَ لَا اَدْعُ لَا نَدْعُ۔

تمام صیغوں میں لَمْ یَدْعُ کی طرح تبدیلی ہوئی۔

نہی مجہول — لَا یُدْعَ لَا یُدْعَیَا لَا یُدْعَوْا لَا تُدْعَ لَا تُدْعَیَا لَا یُدْعَیْنَ لَا تُدْعَوْا لَا تُدْعَیْ لَا تُدْعَیْنَ لَا اُدْعَ لَا نُدْعَ۔

نہی معروف بانون ثقیلہ — لَا یَدْعُوَنَّ لَا یَدْعُوَانِّ لَا یَدْعُنَّ لَا تَدْعُوَنَّ لَا تَدْعُوَانِّ لَا یَدْعُوْنَانِّ لَا تَدْعُنَّ لَا تَدْعِنَّ لَا تَدْعُوْنَانِّ لَا اَدْعُوَنَّ لَا نَدْعُوَنَّ۔

تمام صیغوں کو امر بانون ثقیلہ پر قیاس کیجیے۔ نیز نون خفیفہ کی گردان اسی طرح خود کیجیے۔

اسم فاعل — دَاعٍ دَاعِیَانِ دَاعُوْنَ دَاعِیَةٌ دَاعِیَتَانِ دَاعِیَاتٌ۔

تمام صیغوں میں واؤ قاعدہ ۱۱ کے تحت یاء سے بدل گئی۔ دَاعٍ میں قاعدہ ۲۰ کے تحت یاء ساکن ہوکر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گرگئی۔

نوٹ — اگر اس صیغہ پر الف لام داخل ہو یا اضافت کی وجہ سے تنوین نہ آئے تو یاء کو حذف کرنے کی بجائے ساکن کرکے پڑھتے ہیں۔ جیسے اَلدَّاعِیْ اور دَاعِیْکُمْ۔ بعض اوقات اَلدَّاعِیْ کی یاء کو حذف بھی کردیتے ہیں۔ جیسے یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ۔ یہ تمام صورتیں رفعی اور جری حالت کی ہیں۔ حالتِ نصب میں اَلدَّاعِیَ اور دَاعِیَکُمْ پڑھتے ہیں۔

اسمِ مفعول مَدْعُوٌّ مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ مَدْعُوَّةٌ
مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَّاتٌ۔

ان تمام صیغوں میں اسمِ مفعول کی واو کا لام کلمہ واو میں ادغام ہوا
اس کے علاوہ کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

ناقص یائی: از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلرَّمْیُ (تیر پھینکنا)
رَمٰی یَرْمِیْ رَمْیًا فَھُوَ رَامٍ وَرُمِیَ یُرْمٰی رَمْیًا فَھُوَ مَرْمِیٌّ
لَمْ یَرْمِ لَمْ یُرْمَ لَا یَرْمِیْ لَا یُرْمٰی لَنْ یَّرْمِیَ لَنْ یُّرْمٰی الامر منہ
اِرْمِ لِتُرْمَ لِیَرْمِ لِیُرْمَ والنھی عنہ لَا تَرْمِ لَا تُرْمَ لَا یَرْمِ
لَا یُرْمَ الظرف منہ مَرْمًی مَرْمَیَانِ مَرَامٍ وَمُرَیْمٍ والآلۃ منہ
مِرْمًی مِرْمَیَانِ مَرَامٍ وَمُرَیْمٍ مِرْمَاۃٌ مِرْمَاتَانِ مَرَامٍ وَمُرَیْمِیَۃٌ
مِرْمَاءٌ مِرْمَاءَانِ مَرَامِیُّ مُرَیْمِیٌّ وَمُرَیْمِیَۃٌ وافعل التفضیل
المذکر منہ اَرْمٰی اَرْمَیَانِ اَرْمَوْنَ اَرَامٍ وَاُرَیْمٍ والمؤنث منہ
رُمْیٰ رُمْیَیَانِ رُمْیَیَاتٌ رُمًی وَرُمَیٌّ وفعل التعجب منہ مَا اَرْمَاہُ
وَاَرْمِ بِہٖ وَرَمُوَ یَا رَمُوْتُ۔

اس باب کا اسمِ ظرف مفتوح العین آتا ہے اگرچہ یہ مکسور العین ہے
اس کی وجہ وہ قاعدہ ہے جس کا پیچھے ذکر ہو چکا کہ ناقص سے اسمِ ظرف
مطلقًا مفتوح العین آتا ہے۔

مَرْمًی اصل میں مَرْمَیٌ تھا، یا متحرک، ماقبل مفتوح اسے الف سے
بدلا پھر الف اور نونِ تنوین میں اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا مَرْمًی
ہو گیا۔ اسم آلہ مِرْمًی میں بھی یہی تعلیل ہے۔
جب تنوین نہ ہو تو الف باقی رہتا ہے۔ جیسے اَلْمَرْمٰی، مَرْمَاکُمْ۔

مَرَامٍ (جمع اسمِ ظرف)، اَرَامٍ (جمع اسمِ تفضیل مذکر) میں قاعدہ ۲۵
استعمال ہوا۔ مَرَامٍ اصل میں مَرَامِیٌ تھا اور اَرَامٍ اصل میں اَرَامِیُ تھا۔
اَرْمٰی (اَرْمَیُ تھا) کی یاء قاعدہ ۷ کے تحت الف سے بدل گئی۔
رُمْیٰ (اسمِ تفضیل مؤنث)، اَرْمَیَانِ اور رُمْیَیَانِ (تثنیہ مذکر و مؤنث
اسمِ تفضیل) اور رُمْیَیَاتٌ (جمع مؤنث اسمِ تفضیل) اپنی اصل پر ہیں۔
رُمًی، جمع تکسیر اصل میں رُمَیٌ (بروزن فُعَلٌ) تھا۔ یاء کو الف سے
بدلا، پھر الف اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو رُمًی ہو گیا۔

اثبات فعل ماضی معروف رَمٰی رَمَیَا رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا،
رَمَیْنَ رَمَیْتَ رَمَیْتُمَا رَمَیْتُمْ رَمَیْتِ رَمَیْتُنَّ رَمَیْتُ رَمَیْنَا۔
قاعدہ ۷ کے تحت یاء، الف سے بدل گئی۔ رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا اور
میں الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔[1] باقی صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

اثبات فعل ماضی مجہول رُمِیَ رُمِیَا رُمُوْا رُمِیَتْ رُمِیَتَا رُمِیْنَ
رُمِیْتَ رُمِیْتُمَا رُمِیْتُمْ رُمِیْتِ (آخر تک)
یہاں صرف رُمُوْا میں تعلیل ہوئی وہ اس طرح کہ اصل میں رُمِیُوْا تھا
قاعدہ ۱۰ کے تحت میم کو ساکن کر کے یاء کی حرکت اسے دی اور یاء اجتماعِ ساکنین
کی وجہ سے گر گئی۔

---

[1] رَمَوْا اصل میں رَمَیُوْا تھا۔ یاء کو الف سے بدلا، الف اور واو دو ساکن جمع ہوئے
الف کو گرا دیا۔ رَمَتْ اصل میں رَمَیَتْ تھا یاء کو الف سے بدلا پھر وہ اجتماعِ ساکنین
کی وجہ سے گر گیا۔ رَمَتَا اصل میں رَمَیَتَا تھا یاء کو الف سے بدلا۔ تاء چونکہ اصل میں
ساکن ہے لہٰذا الف اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔

اثبات فعل مضارع معروف يَرْمِيْ يَرْمِيَانِ يَرْمُوْنَ تَرْمِيْ تَرْمِيَانِ يَرْمِيْنَ تَرْمُوْنَ تَرْمِيْنَ تَرْمِيْنَ اَرْمِيْ نَرْمِيْ

يَرْمِيْ، تَرْمِيْ، اَرْمِيْ اور نَرْمِيْ میں قاعدہ ۵ کے تحت یاء ساکن ہوگئی۔ يَرْمُوْنَ، تَرْمُوْنَ اور تَرْمِيْنَ (واحد مؤنث حاضر) میں اسی قاعدہ کے تحت یاء حذف ہوگئی۔ تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغے اپنی اصل پر ہیں۔ واحد مؤنث حاضر سے یاء کو حذف کرنے کے بعد یہ صیغہ، جمع مؤنث حاضر کا ہم شکل ہو جاتا ہے۔

اثبات فعل مضارع مجہول يُرْمٰى يُرْمَيَانِ يُرْمَوْنَ تُرْمٰى تُرْمَيَانِ يُرْمَيْنَ تُرْمَوْنَ تُرْمَيْنَ تُرْمَيْنَ اُرْمٰى نُرْمٰى

تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغے اپنی اصل پر ہیں۔ باقی تمام صیغوں میں یاء قاعدہ ۱ کے تحت الف سے بدل گئی اور يُرْمَوْنَ، تُرْمَوْنَ اور تُرْمَيْنَ (واحد مؤنث حاضر) میں الف، اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف لَنْ يَرْمِيَ لَنْ يَرْمِيَا لَنْ يَرْمُوْا لَنْ تَرْمِيَ لَنْ تَرْمِيَا لَنْ يَرْمِيْنَ لَنْ تَرْمُوْا لَنْ تَرْمِيْ لَنْ تَرْمِيْنَ لَنْ اَرْمِيَ لَنْ نَرْمِيَ۔ یہاں صرف وہی تبدیلی ہے جو حرف لَنْ کی وجہ سے آتی ہے۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول لَنْ يُرْمٰى لَنْ يُرْمَيَا لَنْ يُرْمَوْا لَنْ تُرْمٰى لَنْ تُرْمَيَا لَنْ يُرْمَيْنَ لَنْ تُرْمَوْا لَنْ تُرْمَيْ لَنْ تُرْمَيْنَ لَنْ اُرْمٰى لَنْ نُرْمٰى۔ یہاں الف کی وجہ سے حرف لَنْ کا عمل ظاہر نہیں ہوتا۔ کوئی نئی تبدیلی یہاں بھی نہیں ہوئی۔

نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف لَمْ يَرْمِ لَمْ يَرْمِيَا لَمْ يَرْمُوْا لَمْ تَرْمِ لَمْ تَرْمِيَا لَمْ يَرْمِيْنَ لَمْ تَرْمُوْا لَمْ تَرْمِيْ لَمْ تَرْمِيْنَ لَمْ اَرْمِ لَمْ نَرْمِ۔

جزم کے مقامات پر حرف علت یعنی یاء گر گئی اس کے علاوہ کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

نفی جحد بلم در فعل مستقبل مجہول لَمْ يُرْمَ لَمْ يُرْمَيَا لَمْ يُرْمَوْا لَمْ تُرْمَ لَمْ تُرْمَيَا لَمْ يُرْمَيْنَ لَمْ تُرْمَوْا لَمْ تُرْمَيْ لَمْ تُرْمَيْنَ لَمْ اُرْمَ لَمْ نُرْمَ۔

اس میں بھی وہی صورت ہے جو نفی جحد بلم معروف کی ہے۔

لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَيَرْمِيَنَّ لَيَرْمِيَانِّ لَيَرْمُنَّ لَتَرْمِيَنَّ لَتَرْمِيَانِّ لَيَرْمِيْنَانِّ لَتَرْمُنَّ لَتَرْمِنَّ لَتَرْمِيْنَانِّ لَاَرْمِيَنَّ لَنَرْمِيَنَّ۔

اس میں وہی تعلیلات ہیں جو مضارع میں ہوئیں باقی عمل اسی طرح ہے جس طرح لَيَنْصُرَنَّ (آخر تک) میں بیان ہوا۔

لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول لَيُرْمَيَنَّ لَيُرْمَيَانِّ لَيُرْمَوُنَّ لَتُرْمَيَنَّ لَتُرْمَيَانِّ لَيُرْمَيْنَانِّ لَتُرْمَوُنَّ لَتُرْمَيِنَّ لَتُرْمَيْنَانِّ لَاُرْمَيَنَّ لَنُرْمَيَنَّ۔

اسے آخر تک لَيُدْعَيَنَّ پر قیاس کیجئے۔ نیز نون خفیفہ معروف، مجہول کی گردان بھی اسی طرح خود کیجئے۔

امر حاضر معروف اِرْمِ اِرْمِيَا اِرْمُوْا اِرْمِيْ اِرْمِيَا اِرْمِيْنَ۔

واحد مذکر حاضر کے صیغے سے جزم کے سبب یاء گر گئی۔ باقی صیغوں کو مضارع سے حسب دستور بنایا گیا۔

سوال اِرْمُوْا (جمع مذکر حاضر) کو تَرْمُوْنَ (مضارع) سے بناتے ہیں علامت مضارع کو گرانے کے بعد شروع میں ہمزہ وصل مضموم آنا چاہئے تھا

کیونکہ عین کلمہ (میم) مضموم ہے۔ ایسا کیوں نہیں ہوا؟

جواب اگرچہ عین کلمہ (میم) یہاں مضموم ہے لیکن اصل میں یہ مکسور ہے کیونکہ تَرْمُوْنَ اصل میں تَرْمِیُوْنَ تھا اور ہمزۂ وصل اصل حرکت کے اعتبار سے آتا ہے یہی وجہ ہے کہ اُدْعِیْ (واحد مؤنث امر حاضر) کو اگرچہ تَدْعِیْنَ سے بنایا گیا اور یہ مکسور العین ہے لیکن ہمزۂ وصل مضموم اس لئے لائے ہیں کہ یہ اصل میں تَدْعُوِیْنَ (مضموم العین) تھا۔

امر غائب و متکلم معروف لِیَرْمِ لِیَرْمِیَا لِیَرْمُوْا لِتَرْمِ لِتَرْمِیَا لِیَرْمِیْنَ لِاَرْمِ لِنَرْمِ

امر مجہول لِیُرْمَ لِیُرْمَیَا لِیُرْمَوْا لِتُرْمَ لِتُرْمَیَا لِیُرْمَیْنَ لِتُرْمَوْا لِتُرْمَیْ لِتُرْمَیْنَ لِاُرْمَ لِنُرْمَ۔

ان دونوں گردانوں کو لَمْ یَرْمِ اور لَمْ یُرْمَ پر قیاس کیجئے۔

نہی معروف لَا یَرْمِ لَا یَرْمِیَا لَا یَرْمُوْا لَا تَرْمِ (آخر تک)

نہی مجہول لَا یُرْمَ لَا یُرْمَیَا لَا یُرْمَوْا لَا تُرْمَ (〃 〃)

دونوں گردانیں نفی جحد بلم کی طرح ہیں۔

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ اِرْمِیَنَّ اِرْمِیَانِّ اِرْمُنَّ اِرْمِنَّ اِرْمِیْنَانِّ۔

امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیلہ لِیَرْمِیَنَّ لِیَرْمِیَانِّ لِیَرْمُنَّ لِتَرْمِیَنَّ لِتَرْمِیَانِّ لِیَرْمِیْنَانِّ لِاَرْمِیَنَّ لِنَرْمِیَنَّ۔

امر مجہول بانون ثقیلہ لِیُرْمَیَنَّ لِیُرْمَیَانِّ لِیُرْمَوُنَّ لِتُرْمَیَنَّ لِتُرْمَیَانِّ لِیُرْمَیْنَانِّ لِتُرْمَوُنَّ لِتُرْمَیِنَّ لِتُرْمَیْنَانِّ لِاُرْمَیَنَّ لِنُرْمَیَنَّ۔

امر معروف و مجہول بانون خفیفہ کی گردان بھی اسی طرح ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہاں نون مشدد ہے اور خفیفہ میں ساکن۔

نہی معروف بانون ثقیلہ لَا یَرْمِیَنَّ لَا یَرْمِیَانِّ لَا یَرْمُنَّ لَا تَرْمِیَنَّ لَا تَرْمِیَانِّ لَا یَرْمِیْنَانِّ لَا تَرْمُنَّ لَا تَرْمِنَّ لَا تَرْمِیْنَانِّ لَا اَرْمِیَنَّ لَا نَرْمِیَنَّ۔

نہی مجہول بانون ثقیلہ لَا یُرْمَیَنَّ لَا یُرْمَیَانِّ لَا یُرْمَوُنَّ لَا تُرْمَیَنَّ لَا تُرْمَیَانِّ لَا یُرْمَیْنَانِّ لَا تُرْمَوُنَّ لَا تُرْمَیِنَّ لَا تُرْمَیْنَانِّ لَا اُرْمَیَنَّ لَا نُرْمَیَنَّ۔

نہی معروف بانون خفیفہ لَا یَرْمِیَنْ لَا یَرْمُنْ لَا تَرْمِیَنْ لَا تَرْمُنْ لَا تَرْمِنْ لَا اَرْمِیَنْ لَا نَرْمِیَنْ۔

نہی مجہول بانون خفیفہ لَا یُرْمَیَنْ لَا یُرْمَوُنْ لَا تُرْمَیَنْ لَا تُرْمَوُنْ لَا تُرْمَیِنْ لَا اُرْمَیَنْ لَا نُرْمَیَنْ۔

اسم فاعل رَامٍ رَامِیَانِ رَامُوْنَ رَامِیَةٌ رَامِیَتَانِ رَامِیَاتٌ۔

رَامٍ اصل میں رَامِیٌ تھا۔ یاء کو ساکن کرکے اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیا۔ رَامُوْنَ اصل میں رَامِیُوْنَ تھا۔ میم کو ساکن کرکے یاء کی حرکت اسے دے دی۔ پھر یاء کو واو سے بدلا دو واو ساکن جمع ہوئیں۔ پہلی واو کو گرا دیا۔ رَامُوْنَ ہوگیا۔ اس کے علاوہ کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔

اسم مفعول مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ مَرْمِیُّوْنَ مَرْمِیَّةٌ مَرْمِیَّتَانِ مَرْمِیَّاتٌ۔

تمام صیغوں میں واو کو قاعدہ ۱۲ کے تحت یاء سے بدلا پھر یاء کا یاء میں ادغام کرکے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا (اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا)

ناقص واوی: از باب سَمِعَ یَسْمَعُ

جیسے اَلرِّضٰی وَالرِّضْوَانُ (راضی ہونا اور پسند کرنا)

رَضِیَ یَرْضٰی رِضًی وَرِضْوَانًا فَهُوَ رَاضٍ وَرُضِیَ یُرْضٰی رِضًی وَرِضْوَانًا فَهُوَ مَرْضِیٌّ لَمْ یَرْضَ لَمْ یُرْضَ لَا یَرْضٰی لَا یُرْضٰی لَنْ یَرْضٰی لَنْ یُرْضٰی الامر منه اِرْضَ لِتُرْضَ لِیَرْضَ لِیُرْضَ والنهی عنه لَا تَرْضَ لَا تُرْضَ لَا یَرْضَ لَا یُرْضَ الظرف منه مَرْضًی مَرْضَیَانِ مَرَاضٍ وَمُرَیْضٍ والآلة منه مِرْضًی مِرْضَیَانِ مَرَاضٍ وَمُرَیْضٍ مِرْضَاةٌ مِرْضَاتَانِ مَرَاضٍ وَمُرَیْضِیَةٌ مِرْضَاءٌ مِرْضَاءَانِ مَرَاضِیُّ مُرَیْضِیٌّ وَمُرَیْضِیَّةٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَرْضٰی اَرْضَیَانِ اَرْضَوْنَ اَرَاضٍ وَاُرَیْضٍ والمؤنث منه رُضْیٰی رُضْیَیَانِ رُضْیَیَاتٌ رُضًی وَرُضَیٌّ وفعل التعجب منه مَا اَرْضَاهُ وَاَرْضِ بِهٖ وَرَضُوَ یا رَضُوْتُ۔

اس باب کے تمام معروف صیغوں میں دُعِیَ یُدْعٰی کی طرح تعلیل ہوئی ہے یعنی رَضِیَ اصل میں رَضِوَ تھا واو کو یاء سے بدل دیا رَضِیَ ہوگیا۔ نیز تمام صیغوں کی تعلیلات باب دَعَا یَدْعُوْ کی تعلیلات کی طرح ہیں البتہ اسمِ مفعول مَرْضِیٌّ اصل میں مَرْضُوْوٌ تھا اس میں خلافِ قیاس دُلِیٌّ والا قاعدہ جاری ہوا[1]۔ باقی صیغوں کے تعلیلات عمل میں لاتے ہوئے صرفِ کبیر مکمل کیجئے۔

---

[1] دُلِیٌّ اصل میں دُلُوْوٌ تھا۔ کلمہ کے آخر میں دو واو جمع ہوئیں۔ دونوں کو یاء سے بدل کر ادغام کیا اور ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا۔ یہاں خلافِ قیاس اس لئے کہا کہ دُلُوْوٌ والے قاعدہ میں فُعُوْلٌ کا وزن شرط ہے جب کہ یہاں مَفْعُوْلٌ کا وزن ہے۔

ناقص یائی: از باب سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے اَلْخَشْیَةُ (ڈرنا)

خَشِیَ یَخْشٰی خَشْیَةً فَهُوَ خَاشٍ (آخر تک)

اس باب کے افعال میں رَمٰی یَرْمِیْ کے مجہول کی طرح تعلیل ہوتی مثلاً یُرْمٰی میں یاء کو الف سے بدلا۔ اسی طرح یَخْشٰی میں یاء کو الف سے بدلا جبکہ صرفِ صغیر کے دوسرے صیغوں میں رَمٰی یَرْمِیْ کی صرفِ صغیر کی طرح تعلیل ہوئی مثلاً اسمِ ظرف مَخْشًی مَخْشَیٌ سے بنا اور مَرْمًی بھی مَرْمَیٌ سے بنا ہے۔ دوسرے صیغوں کو بھی اسی پر قیاس کرکے تعلیلات کو عمل میں لائیں اور صرفِ صغیر و کبیر دونوں مکمل کریں۔

لفیف مفروق: از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلْوِقَایَةُ (بچنا)

وَقٰی یَقِیْ وِقَایَةً فَهُوَ وَاقٍ وَوُقِیَ یُوْقٰی وِقَایَةً فَهُوَ مَوْقِیٌّ لَمْ یَقِ لَمْ یُوْقَ لَا یَقِیْ لَا یُوْقٰی لَنْ یَقِیَ لَنْ یُوْقٰی الامر منه قِ لِتُوْقَ لِیَقِ لِیُوْقَ والنهی عنه لَا تَقِ لَا تُوْقَ لَا یَقِ لَا یُوْقَ الظرف منه مَوْقًی مَوْقَیَانِ مَوَاقٍ وَمُوَیْقٍ والآلة منه مِیْقًی مِیْقَیَانِ مَوَاقٍ وَمُوَیْقٍ مِیْقَاةٌ مِیْقَاتَانِ مَوَاقٍ وَمُوَیْقِیَةٌ مِیْقَاءٌ مِیْقَاءَانِ مَوَاقِیُّ مُوَیْقِیٌّ وَمُوَیْقِیَةٌ افعل التفضیل المذکر منه اَوْقٰی اَوْقَیَانِ اَوْقَوْنَ اَوَاقٍ وَاُوَیْقٍ والمؤنث منه وُقْیٰی وُقْیَیَانِ وُقْیَیَاتٌ وُقًی وُقَیٌّ وفعل التعجب منه مَا اَوْقَاهُ وَاَوْقِ بِهٖ وَوَقُوَ وَقُوْتُ۔

اس باب کے فاء کلمہ میں مثال کے قواعد اور لام کلمہ میں ناقص کے قواعد جاری ہوتے ہیں۔

ماضی معروف وَقٰی وَقَیَا وَقَوْا وَقَتْ وَقَتَا۔ رَمٰی رَمَیَا کی طرح آخر تک گردان کریں۔

ماضی مجہول دُقِیَ دُقِیَا دُقُوْا دُقِیَتْ دُقِیَتَا دُقِیْنَ۔ (آخر تک) رُمِیَ رُمِیَا کی طرح گردان مکمل کریں۔

مضارع معروف یَقِیْ یَقِیَانِ یَقُوْنَ تَقِیْ تَقِیَانِ یَقِیْنَ تَقُوْنَ تَقِیْنَ تَقِیْنَ اَقِیْ نَقِیْ۔ یَقِیْ اصل میں یَوْقِیُ تھا۔ واؤ یَعِدُ کے تحت تمام صیغوں سے گر گئی۔ یاء (لام کلمہ) میں رَمٰی یَرْمِیْ والے قواعد جاری ہوئے۔

مضارع مجہول یُوْقٰی یُوْقَیَانِ یُوْقَوْنَ تُوْقٰی تُوْقَیَانِ یُوْقَیْنَ۔ آخر تک مکمل کریں۔ تمام صیغوں میں یُرْمٰی کی طرح تعلیل ہوئی۔ یُوْقٰی، یُوْقَیُ تھا۔ یاء کو الف سے بدل دیا۔

نفی تاکید بلن درفعل مستقبل معروف لَنْ یَقِیَ لَنْ یَقِیَا لَنْ یَقُوْا لَنْ تَقِیَ لَنْ تَقِیَا لَنْ یَقِیْنَ لَنْ تَقُوْا لَنْ تَقِیْ لَنْ تَقِیْنَ لَنْ اَقِیَ لَنْ نَقِیَ۔ یہاں صرف حرفِ لَنْ کا عمل ہے۔ باقی وہی تعلیلات ہیں جو مضارع میں ہوتی ہیں۔

نفی تاکید بلن درفعل مستقبل مجہول لَنْ یُوْقٰی لَنْ یُوْقَیَا لَنْ یُوْقَوْا۔ آخر تک لَنْ یُرْمٰی کی طرح گردان مکمل کریں۔

نفی جحد بلم درفعل مستقبل معروف لَمْ یَقِ لَمْ یَقِیَا لَمْ یَقُوْا لَمْ تَقِ لَمْ تَقِیَا لَمْ یَقِیْنَ لَمْ تَقُوْا لَمْ تَقِیْ لَمْ تَقِیْنَ لَمْ اَقِ لَمْ نَقِ۔ لَمْ یَقِ وغیرہ میں لام کلمہ جزم کی وجہ سے گر گیا۔ باقی صیغوں میں وہی تبدیلی ہے جو صحیح کی گردان نفی جحد بلم میں ہوتی ہے۔

نفی تاکید بلم درفعل مستقبل مجہول لَمْ یُوْقَ لَمْ یُوْقَیَا لَمْ یُوْقَوْا۔ آخر تک لَمْ یُرْمَ کی طرح گردان مکمل کیجیے۔

لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ درفعل مستقبل معروف لَیَقِیَنَّ لَیَقِیَانِّ لَیَقُنَّ

لَتَقِیَنَّ لَتَقِیَانِّ لَیَقِیْنَانِّ لَتَقُنَّ لَتَقِنَّ لَتَقِیْنَانِّ لَاَقِیَنَّ لَنَقِیَنَّ۔
لام کلمہ میں لَیَرْمِیَنَّ کی طرح تعلیل ہوئی۔

لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ مجہول لَیُوْقَیَنَّ لَیُوْقَیَانِّ لَیُوْقَوُنَّ آخر تک لَیُرْمَیَنَّ کی طرح گردان مکمل کریں۔

نوٹ لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ پر قیاس کرتے ہوئے بانون خفیفہ کی گردان خود کیجیے۔

امر حاضر معروف قِ قِیَا قُوْا قِیْ قِیْنَ ——— قِ تَقِیْ سے بنا۔ علامتِ مضارع گرانے کے بعد پہلا حرف متحرک ہے۔ آخر میں وقف کی وجہ سے یاء گر گئی قِ ہو گیا۔ دوسرے صیغے عام طریقے کے مطابق مضارع سے بنائے گئے ہیں۔

امر غائب و متکلم معروف لِیَقِ لِیَقِیَا لِیَقُوْا لِتَقِ لِتَقِیَا لِیَقِیْنَ لِاَقِ لِنَقِ۔

امر غائب و متکلم مجہول لِیُوْقَ لِیُوْقَیَا ——— آخر تک لِیُرْمَ کی طرح گردان مکمل کریں۔

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ قِیَنَّ قِیَانِّ قُنَّ قِنَّ قِیْنَانِّ۔

امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیلہ لِیَقِیَنَّ لِیَقِیَانِّ لِیَقُنَّ لِتَقِیَنَّ لِتَقِیَانِّ لِیَقِیْنَانِّ لِاَقِیَنَّ لِنَقِیَنَّ۔

امر مجہول بانون ثقیلہ لِیُوْقَیَنَّ لِیُوْقَیَانِّ۔ آخر تک لِیُرْمَیَنَّ کی طرح گردان مکمل کریں۔

امر حاضر معروف بانون خفیفہ قِیَنْ قُنْ قِنْ

امر غائب و متکلم بانون خفیفہ لِیَقِیَنْ لِیَقُنْ لِتَقِیَنْ لِاَقِیَنْ لِنَقِیَنْ۔

امر مجہول بانون خفیفہ لِیُوْقَیَنْ لِیُوْقَوُنْ. آخر تک لِیُرْمَیَنْ کی طرح گردان مکمل کیجیے۔

نہی معروف لَا یَقِ لَا یَقِیَا۔ آخر تک لَمْ یَقِ کی طرح گردان مکمل کیجیے۔

نہی مجہول لَا یُوْقَ لَا یُوْقَیَا۔ آخر تک لَمْ یُوْقَ کی طرح گردان کریں۔

نہی معروف بانون ثقیلہ لَا یَقِیَنَّ لَا یَقِیَانِّ لَا یَقُنَّ لَا تَقِیَنَّ لَا تَقِیَانِّ لَا یَقِیْنَانِّ لَا تَقُنَّ لَا تَقِنَّ لَا تَقِیَانِّ لَا اَقِیَنَّ لَا نَقِیَنَّ۔

نہی مجہول بانون ثقیلہ لَا یُوْقَیَنَّ لَا یُوْقَیَانِّ لَا یُوْقَوُنَّ۔

آخر تک لَا یُرْمَیَنَّ کی طرح گردان کیجیے۔

نہی معروف و مجہول بانون خفیفہ لَا یَقِیَنْ (معروف) لَا یُوْقَیَنْ (مجہول)

بانون ثقیلہ پر قیاس کرتے ہوئے گردان خود مکمل کیجیے۔

اسمِ فاعل وَاقٍ وَاقِیَانِ وَاقُوْنَ وَاقِیَۃٌ وَاقِیَتَانِ وَاقِیَاتٌ۔

دَاعٍ کی طرح تعلیل ہوئی۔

اسمِ مفعول مَوْقِیٌّ مَوْقِیَّانِ. آخر تک مَرْمِیٌّ کی طرح گردان کیجیے۔ اس کی تعلیل بھی وہی ہے۔

لفیف مفروق: از باب حَسِبَ یَحْسِبُ اَلْوَلَایَۃُ (مالک ہونا)

وَلِیَ یَلِیْ وَلَایَۃً فھو وَالٍ و وُلِیَ یُوْلٰی وَلَایَۃً فھو مَوْلِیٌّ لَمْ یَلِ لَمْ یُوْلَ لَا یَلِیْ لَا یُوْلٰی لَنْ یَلِیَ لَنْ یُّوْلٰی الامر منہ لِ لِیُوْلَ لِیَلِ لِیُوْلَ والنھی عنہ لَا تَلِ لَا تُوْلَ لَا یَلِ لَا یُوْلَ الظرف منہ مَوْلِیٌ مَوْلِیَانِ مَوَالٍ وَمُوَیْلٍ والاٰلۃ منہ مِیْلیٌ مِیْلَیَانِ مَوَالٍ وَمُوَیْلٍ مِیْلَاۃٌ مِیْلَاتَانِ

مَوَالٍ وَمُوَیْلِیَۃٌ مِیْلَاءٌ مِیْلَاءَانِ مَوَالِیُّ مُوَیْلِیٌّ وَمُوَیْلِیَۃٌ وافعل التفضیل المذکر منہ اَوْلٰی اَوْلَیَانِ اَوْلَوْنَ اَوَالٍ وَاُوَیْلٍ والمؤنث منہ وُلْیٰ وُلْیَیَانِ وُلْیَیَاتٌ وُلًی وَوُلَیٌّ وفعل التعجب منہ مَا اَوْلَاہُ وَاَوْلِ بِہٖ وَلُوَ یَا وَلُوْتُ۔

باب وَقٰی یَقِیْ کی طرح تمام صیغوں کی تعلیلات عمل میں لائیں اور گردان (صرفِ کبیر) مکمل کریں۔

لفیف مقرون: از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَلطَّیُّ (لپیٹنا)

طَوٰی یَطْوِیْ طَیًّا فھو طَاوٍ۔ آخر تک رَمٰی یَرْمِیْ کی طرح تعلیلات اور گردان (صرف صغیر و کبیر) خود مکمل کریں۔

ناقص واوی: از باب افتعال

جیسے اَلْاِحْتِبَاءُ (گھٹنے کھڑے کرکے چادر باندھ کر بیٹھنا)

اِحْتَبٰی یَحْتَبِیْ اِحْتِبَاءً فھو مُحْتَبٍ لَمْ یَحْتَبِ لَا یَحْتَبِیْ لَنْ یَّحْتَبِیَ الامر منہ اِحْتَبِ لِیَحْتَبِ والنھی عنہ لَا تَحْتَبِ لَا یَحْتَبِ الظرف منہ مُحْتَبًی مُحْتَبَیَانِ مُحْتَبَیَاتٌ۔

ناقص یائی: از باب افتعال جیسے اَلْاِجْتِبَاءُ (برگزیدہ ہونا)

اِجْتَبٰی یَجْتَبِیْ اِجْتِبَاءً فھو مُجْتَبٍ لَمْ یَجْتَبِ لَا یَجْتَبِیْ لَنْ یَّجْتَبِیَ الامر منہ اِجْتَبِ لِیَجْتَبِ والنھی عنہ لَا تَجْتَبِ لَا یَجْتَبِ الظرف منہ مُجْتَبًی مُجْتَبَیَانِ مُجْتَبَیَاتٌ۔

لفیف مقرون: از باب افتعال جیسے اَلْاِلْتِوَاءُ (پیچیدہ ہونا)

ناقص واوی: از باب انفعال جیسے اَلْاِنْمِحَاءُ (مٹ جانا)

لفیف مقرون، از باب انفعال — اَلْاِنْزِوَاءُ (گوشہ نشین ہونا)

ناقص واوی، از باب استفعال — اَلْاِسْتِعْلَاءُ (بلند ہونا)

ناقص یائی، از باب استفعال — اَلْاِسْتِغْنَاءُ (بے پرواہ ہونا)

نوٹ ان تمام ابواب میں ایک جیسی تعلیلات ہیں۔ مثلاً اِنْزَوٰی اصل میں اِنْزَوَیَ تھا۔ یا کو الف سے بدلا۔ اسی طرح اِنْبَغٰی، اِنْزَوٰی، اِسْتَغْنٰی، اِسْتَعْلٰی وغیرہ، سب میں یہی تعلیل ہے۔ ان کی صرفِ صغیر و کبیر مکمل کریں۔

ناقص واوی، از باب اِفعال جیسے اَلْاِعْلَاءُ (بلند کرنا)

اَعْلٰی یُعْلِیْ اِعْلَاءً فهو مُعْلٍ واُعْلِیَ یُعْلٰی اِعْلَاءً فهو مُعْلًی لَمْ یُعْلِ لَمْ یُعْلَ لَا یُعْلِیْ لَا یُعْلٰی لَنْ یُعْلِیَ لَنْ یُعْلٰی الامر منه اَعْلِ لِتُعْلَ لِیُعْلِ لِیُعْلَ والنهی عنه لَا تُعْلِ لَا تُعْلَ لَا یُعْلِ لَا یُعْلَ الظرف منه مُعْلًی مُعْلَیَانِ مُعْلَیَاتٌ۔

ناقص یائی، از باب افعال جیسے اَلْاِغْنَاءُ (بے پرواہ کرنا)

اس باب کی تمام گردان اَعْلٰی یُعْلِی کی طرح ہے۔

لفیف مفروق، از باب افعال جیسے اَلْاِیْلَاءُ (قریب کرنا)

اَوْلٰی یُوْلِیْ اِیْلَاءً فهو مُوْلٍ واُوْلِیَ یُوْلٰی اِیْلَاءً فهو مُوْلًی لَمْ یُوْلِ لَمْ یُوْلَ لَا یُوْلِیْ لَا یُوْلٰی لَنْ یُوْلِیَ لَنْ یُوْلٰی الامر منه اَوْلِ لِتُوْلَ لِیُوْلِ لِیُوْلَ والنهی عنه لَا تُوْلِ لَا تُوْلَ لَا یُوْلِ لَا یُوْلَ الظرف منه مُوْلًی مُوْلَیَانِ مُوْلَیَاتٌ۔

لفیف مقرون، از باب افعال جیسے اَلْاِرْوَاءُ (سیراب کرنا)

اَرْوٰی یُرْوِیْ اِرْوَاءً فهو مُرْوٍ۔ آخر تک گردان مکمل کریں۔

لفیف مقرون، از باب افعال جیسے اَلْاِحْیَاءُ (زندہ کرنا)

اَحْیٰی یُحْیِیْ اِحْیَاءً فهو مُحْیٍ۔ آخر تک گردان مکمل کریں۔

ناقص واوی، از باب تفعیل جیسے اَلتَّسْمِیَةُ (نام رکھنا)

سَمّٰی یُسَمِّیْ تَسْمِیَةً فهو مُسَمٍّ وسُمِّیَ یُسَمّٰی تَسْمِیَةً فهو مُسَمًّی لَمْ یُسَمِّ لَمْ یُسَمَّ لَا یُسَمِّیْ لَا یُسَمّٰی لَنْ یُسَمِّیَ لَنْ یُسَمّٰی الامر منه سَمِّ لِتُسَمَّ لِیُسَمِّ لِیُسَمَّ والنهی عنه لَا تُسَمِّ لَا تُسَمَّ لَا یُسَمِّ لَا یُسَمَّ الظرف منه مُسَمًّی مُسَمَّیَانِ مُسَمَّیَاتٌ۔

نوٹ ناقص، لفیف اور مہموز اللام سے اس باب کا مصدر تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔

ناقص یائی، از باب تفعیل جیسے اَلتَّلْقِیَةُ (ڈالنا)

لَقّٰی یُلَقِّیْ تَلْقِیَةً فهو مُلَقٍّ (آخر تک)

لفیف مقرون، از باب تفعیل جیسے اَلتَّقْوِیَةُ (طاقت پہنچانا)

قَوّٰی یُقَوِّیْ تَقْوِیَةً فهو مُقَوٍّ (آخر تک)

لفیف مقرون کا ایک اور باب جیسے اَلتَّحِیَّةُ (سلام کرنا)

حَیّٰی یُحَیِّیْ تَحِیَّةً فهو مُحَیٍّ (آخر تک)

سوال لفیف کے عین کلمہ میں تعلیل نہیں ہوتی پھر تَحِیَّةٌ کے عین کلمہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو کیوں دیتے ہیں۔[1]

جواب تَحِیَّةٌ لفیف بھی ہے اور مضاعف بھی۔ اس کے مضاعف ہونے کی وجہ سے حرکت ماقبل کی طرف نقل کی گئی ہے۔ اسی لئے تَقْوِیَةٌ میں تعلیل نہیں کی گئی۔

---

[1] تَحِیَّةٌ اصل میں تَحْیِیَةٌ تھا (بروزن تَقْوِیَةٌ) یاء کی حرکت حاء کو دے کر ادغام کیا تَحِیَّةٌ ہوگیا۔

ناقص واوی : از باب مفاعلۃ جیسے مُغَالَاۃٌ (مہر زیادہ کرنا)
غَالٰی یُغَالِیْ مُغَالَاۃً فھو مُغَالٍ (آخر تک)

ناقص یائی : از باب مفاعلۃ جیسے مُرَامَاۃٌ (ایک دوسرے پر تیر پھینکنا)
رَامٰی یُرَامِیْ مُرَامَاۃً فھو مُرَامٍ (آخر تک)

لفیف مفروق : از باب مفاعلۃ جیسے مُوَارَاۃٌ (چھپانا)
وَارٰی یُوَارِیْ مُوَارَاۃً فھو مُوَارٍ (آخر تک)

لفیف مقرون : از باب مفاعلۃ جیسے مُدَاوَاۃٌ (علاج کرنا)
دَاوٰی یُدَاوِیْ مُدَاوَاۃً فھو مُدَاوٍ (آخر تک)

ناقص واوی : از باب تفعّل : جیسے اَلتَّعَلِّیْ (برتری دکھانا)
تَعَلّٰی یَتَعَلّٰی تَعَلِّیًا فھو مُتَعَلٍّ (آخر تک)

تَعَلِّیْ (مصدر) اصل میں تَعَلُّوٌ تھا، واو، لام کلمہ میں واقع ہوئی۔ ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل کر واؤ کو یاء سے بدلا۔ پھر یاء کو ساکن کیا۔ اب یاء اور تنوین میں اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حالتِ رفع اور جر میں یاء گر گئی تَعَلٍّ ہو گیا۔

ناقص یائی : از باب تفعّل جیسے اَلتَّمَنِّیْ (آرزو کرنا)
تَمَنّٰی یَتَمَنّٰی تَمَنِّیًا فھو مُتَمَنٍّ (آخر تک)

لفیف مفروق : از باب تفعّل جیسے اَلتَّوَلِّیْ (دوستی کرنا)
تَوَلّٰی یَتَوَلّٰی تَوَلِّیًا فھو مُتَوَلٍّ (آخر تک)

لفیف مقرون از باب تفعّل جیسے اَلتَّقَوِّیْ (پرہیز گار ہونا)
تَقَوّٰی یَتَقَوّٰی تَقَوِّیًا فھو مُتَقَوٍّ (آخر تک)

ناقص واوی : از باب تفاعل جیسے اَلتَّعَالِیْ (بلند ہونا)
تَعَالٰی یَتَعَالٰی تَعَالِیًا فھو مُتَعَالٍ (آخر تک)

ناقص یائی : از باب تفاعل جیسے اَلتَّمَارِیْ (شک کرنا)
تَمَارٰی یَتَمَارٰی تَمَارِیًا فھو مُتَمَارٍ (آخر تک)

لفیف مفروق : از باب تفاعل جیسے اَلتَّوَالِیْ (مسلسل کام کرنا)
تَوَالٰی یَتَوَالٰی تَوَالِیًا فھو مُتَوَالٍ (آخر تک)

لفیف مقرون : از باب تفاعل جیسے اَلتَّسَاوِیْ (برابر ہونا)
تَسَاوٰی یَتَسَاوٰی تَسَاوِیًا فھو مُتَسَاوٍ (آخر تک)

نوٹ ان تمام ابواب میں تعلیلات عمل میں لاتے ہوئے گردان مکمل کیجئے۔

سوالات

(۱) باب دَعَا یَدْعُوْ کے اسمِ ظرف اور اسمِ آلہ کی تعلیلات نقل کریں۔

(۲) کیا وجہ ہے کہ دَعَا کو الف کے ساتھ اور رَمٰی کو یاء کے ساتھ لکھتے ہیں۔ حالانکہ دونوں جگہ الف ہے۔

(۳) مندرجہ ذیل صیغوں کی وضاحت کریں اور ان کی تعلیل بھی لکھیں۔
لَنْ تَدْعِیْ ، لَتَدْعُنَّ ، دَاعٍ ، اُدْعُوْنَ۔

(۴) رَمٰی یَرْمِیْ سے امر حاضر معروف اور نہی کی گردانیں مع نون ثقیلہ لکھیں۔

(۵) تَرْمُوْنَ میں عین کلمہ مضموم ہے لہٰذا امر کے شروع میں ہمزۂ وصل مضموم آنا چاہیے تھا لیکن اسے ہمزۂ مکسور کے ساتھ اِرْمُوْا پڑھتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

(۶) مَرْضِیٌّ اسمِ مفعول، مَرْضُوْوٌ تھا دُلِیٌّ والا قاعدہ جاری ہوا۔ وہ کیا ہے۔ نیز مصنف علیہ الرحمۃ کا یہ فرمانا کہ یہاں یہ قاعدہ خلافِ قیاس ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

(۷) لِ ، امر حاضر معروف ہے اس کی اصل بیان کریں اور بتائیں کہ یہ صیغہ

کس طرح بنایا گیا ؟

(۸) مُحْتَجِب کی تعلیل بیان کریں۔ نیز اس باب کی نفی جحد بلم معروف کی گردان لکھیں

پانچویں قسم

مرکّبات کا بیان (مہموز و معتل)

مہموز الفاء و اجوف واوی : از باب نَصَرَ يَنْصُرُ

جیسے اَلْاَوْلُ (رجوع کرنا)

آلَ يَئُوْلُ اَوْلاً فهو آئِلٌ (آخر تک) قَالَ يَقُوْلُ کی طرح گردان مکمل کریں۔

نوٹ یہاں ہمزہ میں مہموز کے قواعد اور واو میں معتل کے قاعدے جاری ہوں گے لیکن جہاں مہموز اور معتل ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوں وہاں معتل کے قاعدے کو ترجیح ہوگی۔ لہٰذا يَئُوْلُ جو اصل میں يَأْوُلُ تھا اس میں رَأْسٌ کا قاعدہ چاہتا تھا کہ ہمزہ کو الف سے بدلا جائے اور معتل کے قاعدے کا تقاضا تھا کہ واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جائے تو اسی (معتل والے قاعدے) کو ترجیح دی۔ اسی طرح اُؤُوْلٌ اصل میں أأْوُلٌ تھا۔ آمَنَ کا قاعدہ چاہتا تھا کہ ہمزہ کو الف سے بدل دیا جائے لیکن معتل کے قاعدے کو ترجیح دیتے ہوئے واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی آأْوُلٌ ہوگیا۔ پھر دوسرے ہمزہ کو اُوَادِمُ والے قاعدے کے تحت واو سے بدل دیا اُؤُوْلٌ ہوگیا۔

مہموز الفاء و اجوف واوی : از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ

جیسے اَلْاَيْدُ (مضبوط ہونا)

اَدَ يَئِيْدُ اَيْدًا فهو آئِدٌ۔ آخر تک بَاعَ يَبِيْعُ کی طرح گردان کریں۔

نوٹ اس باب میں بھی وہی قاعدہ ملحوظ رہے جس کا اوپر ذکر ہوچکا ہے لہٰذا يَئِيْدُ (اصل میں يَأْيِدُ تھا) میں قاعدہ رَأْسٌ کی بجائے يَبِيْعُ والے قاعدے کو ترجیح ہوگی۔ اسی طرح اَئِيْدُ واحد متکلم کے صیغہ میں بھی معتل کا قاعدہ استعمال ہوگا۔ پھر اَئِمَّۃٌ کے قاعدہ سے دوسرا ہمزہ یاء سے بدل جائیگا[1]

مہموز الفاء و ناقص واوی : از باب نَصَرَ يَنْصُرُ

جیسے اَلْاَلْوُ (کوتاہی کرنا) اَلَا يَأْلُوْ اَلْوًا فهو آلٍ۔ آخر تک گردان مکمل کریں۔ ہمزہ میں مہموز کے قواعد اور واو میں ناقص کے قواعد جاری کریں۔

مہموز الفاء و ناقص یائی : از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ

جیسے اَلْاِتْيَانُ (آنا) اَتٰى يَأْتِيْ اِتْيَانًا فهو آتٍ۔ آخر تک رَمٰى يَرْمِيْ کی طرح گردان مکمل کریں۔

فَتَحَ يَفْتَحُ سے اَبٰى يَأْبٰى اِبَاءً فهو آبٍ (انکار کرنا) گردان خود مکمل کریں۔

---

[1] اَئِمَّۃٌ اصل میں اَأْمِمَۃٌ تھا پہلے میم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی پھر میم کا میم میں ادغام کیا اَئِمَّۃٌ ہوگیا۔ پھر دوسرے ہمزہ کے مکسور ہونے کی وجہ سے اسے یاء سے بدل دیا تو اَيِمَّۃٌ ہوگیا۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جب دو ہمزے متحرک جمع ہوں اور ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے ہمزے کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

مہموز الفاء ولفیف مقرون: از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ

جیسے اَلْاَوِیُّ (پناہ حاصل کرنا) اَوٰی یَاْوِیْ اَیًّا فَھُوَ اٰوٍ۔
آخر تک طَوٰی یَطْوِیْ کی طرح گردان مکمل کریں۔

مہموز العین ومثال واوی: از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ

جیسے اَلْوَأْدُ (زندہ درگور کرنا) وَأَدَ یَئِدُ وَأْدًا فھو وَائِدٌ۔
آخر تک وَعَدَ یَعِدُ کی طرح گردان مکمل کیجئے۔

مہموز العین وناقص یائی: از باب فَتَحَ یَفْتَحُ

جیسے اَلرُّؤْیَۃُ (دیکھنا)

رَاٰی یَرٰی رُؤْیَۃً فھو رَاءٍ ورُئِیَ یُرٰی رُؤْیَۃً فھو مَرْئِیٌّ لَمْ یَرَ لَمْ یُرَ لَا یَرٰی لَا یُرٰی لَنْ یَرٰی لَنْ یُرٰی الامر منه رَ لِتُرَ لِیَرَ لِیُرَ والنھی عنه لَا تَرَ لَا تُرَ لَا یَرَ لَا یُرَ الظرف منه مَرْاٰی مَرْاَیَانِ مَرَاءٍ ومُرَیْئِیٌّ والاٰلة منه مِرْاٰی مِرْاَیَانِ مَرَاءٍ ومُرَیْئِیٌّ مِرْءَاۃٌ مِرْءَاتَانِ مَرَاءٍ مُرَیْئِیَۃٌ ومُرَیْئِیَۃٌ افعل التفضیل المذکر منه اَرْاٰی اَرْاَیَانِ اَرْاَوْنَ اَرَاءٍ وأُرَیْئِیٌّ والمؤنث منه رُؤْیٰی رُؤْیَیَانِ رُؤْیَیَاتٌ رُئًی ورُأَیٰی وفعل التعجب منه مَا اَرْاٰہُ وَاَرْئِ بِهٖ وَرَؤُوَ یَا رُؤْوٌ۔

نوٹ: اس سے پہلے لکھ دیا گیا ہے کہ اس باب کے افعال میں یَسَلُ والا قاعدہ جاری کرنا ضروری ہے اسماء میں لازمی نہیں۔ اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام صیغوں کے لام کلمہ میں ناقص کے قواعد کو جاری کر کے پڑھیں۔

چونکہ اس باب کے صیغے کچھ مشکل ہیں اس لئے صرفِ کبیر مکمل لکھی جا رہی ہے۔

اثبات فعل ماضی معروف رَاٰی رَاَیَا رَاَوْا رَاَتْ رَاَتَا رَاَیْنَ رَاَیْتَ رَاَیْتُمَا رَاَیْتُمْ رَاَیْتِ رَاَیْتُمَا رَاَیْتُنَّ رَاَیْتُ رَاَیْنَا۔ یہاں آخر تک رَمٰی کی طرح تعلیل ہوئی البتہ ہمزہ میں بین بین ہو سکتا ہے [1]

اثبات فعل ماضی مجہول رُئِیَ رُئِیَا رُءُوْا رُئِیَتْ رُئِیَتَا رُئِیْنَ رُئِیْتَ۔ آخر تک گردان مکمل کریں۔

اثبات فعل مضارع معروف یَرٰی یَرَیَانِ یَرَوْنَ تَرٰی تَرَیَانِ یَرَیْنَ تَرٰی تَرَوْنَ تَرَیْنَ تَرَیْنَ اَرٰی نَرٰی۔

یَرٰی، اصل میں یَرْءَیُ تھا یَسَلُ کے قاعدے کے مطابق ہمزے کی حرکت نقل کر کے راء کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیا۔ اس طرح یَرَیُ ہو گیا پھر قاعدہ ۴ کے تحت یاء الف سے بدل گئی۔ تمام صیغوں میں یہی طریقہ اختیار کیا گیا۔ البتہ تثنیہ کے صیغوں میں صرف یَسَلُ والا قاعدہ جاری ہو گا اور یاء کو الف سے نہیں بدلتے کیونکہ تثنیہ کا الف اس کے لئے رکاوٹ ہے۔

جمع مذکر غائب وحاضر کے صیغوں میں الف اور واو دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے الف گر گیا جبکہ واحد مؤنث حاضر تَرَیْنَ میں الف اور یاء دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے الف گر گیا۔

اثبات فعل مضارع مجہول یُرٰی یُرَیَانِ یُرَوْنَ تُرٰی تُرَیَانِ یُرَیْنَ تُرٰی تُرَوْنَ تُرَیْنَ تُرَیْنَ اُرٰی نُرٰی۔

مضارع مجہول میں بھی، مضارع معروف کی طرح تعلیلات ہوتی ہیں۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف لَنْ یَرٰی لَنْ یَرَیَا لَنْ یَرَوْا۔ آخر تک گردان مکمل کریں۔

---

[1] بین بین کا بیان مہموز کے قاعدہ ۹ کے تحت ملاحظہ کریں۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول لَنْ یُّرٰی لَنْ یُّرَیَا لَنْ یُّرَوْا ۔
آخر تک گردان مکمل کریں۔

یُرٰی تُرٰی اُرٰی نُرٰی معروف و مجہول میں حرف لَنْ نے کوئی عمل نہیں کیا۔ جیسے لَنْ یَّرْضٰی اور لَنْ یَّخْشٰی میں اس کا کوئی عمل نہیں۔ جو تعلیلات مضارع میں ہوئیں یہاں بھی باقی ہیں۔

نفی جحد بلم در فعل معروف و مجہول لَمْ یَرَ لَمْ یَرَیَا لَمْ یَرَوْا لَمْ تَرَ لَمْ تَرَیَا لَمْ یَرَیْنَ لَمْ تَرَوْا لَمْ تَرَیْ لَمْ تَرَیْنَ لَمْ اَرَ لَمْ نَرَ۔

لَمْ یُرَ لَمْ یُرَیَا لَمْ یُرَوْا۔ آخر تک معروف کی طرح مکمل کریں۔ صرف علامتِ مضارع کی حرکت کا فرق ہے۔

لَمْ یَرَ اصل میں یَرٰی تھا حرف لَمْ کی وجہ سے آخر سے الف گر گیا لَمْ یَرَ ہو گیا۔ لَمْ تَرَ لَمْ اَرَ اور لَمْ نَرَ۔ نیز مجہول کے صیغوں میں بھی اسی طرح تعلیل ہوئی۔ اس کے علاوہ وہی تعلیلات ہیں جو مضارع میں ہوئیں۔

لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف

لَیَرَیَنَّ لَیَرَیَانِّ لَیَرَوُنَّ لَتَرَیَنَّ لَتَرَیَانِّ لَیَرَیْنَانِّ لَتَرَوُنَّ لَتَرَیِنَّ لَتَرَیَانِّ لَتَرَیْنَانِّ لَاَرَیَنَّ لَنَرَیَنَّ۔

لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول

لَیُرَیَنَّ لَیُرَیَانِّ لَیُرَوُنَّ۔ آخر تک گردان خود مکمل کیجئے۔

یَرٰی مضارع کے شروع میں لام تاکید مفتوح کا اضافہ کیا اور آخر میں نون ثقیلہ لایا گیا۔ نون ثقیلہ اپنے ماقبل فتحہ چاہتا ہے اور الف پر حرکت نہیں آسکتی لہٰذا یاء جو الف سے بدل گئی تھی واپس آگئی اور اسے فتحہ دے دیا لَیَرَیَنَّ ہو گیا۔ لَتَرَیَنَّ لَاَرَیَنَّ لَنَرَیَنَّ میں بھی یہی عمل ہوا۔

لَیَرَوُنَّ اصل میں یَرَوْنَ تھا۔ لام تاکید اور نون تاکید کا اضافہ کرنے اور نونِ اعرابی کو گرانے کے بعد نون اور واو غیر مدہ کے درمیان اجتماعِ ساکنین ہو گیا اس لئے واو کو ضمہ دیا لَیَرَوُنَّ ہو گیا۔ لَتَرَوُنَّ میں بھی یہی عمل ہوا۔ البتہ لَتَرَیِنَّ واحد مؤنث حاضر میں نونِ اعرابی کو گرانے کے بعد یاء کو کسرہ دیا۔

لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ مجہول کے مذکورہ بالا صیغوں میں بھی اسی طرح تعلیل ہوئی۔

لام تاکید با نون تاکید خفیفہ معروف لَیَرَیَنْ لَیَرَوُنْ لَتَرَیَنْ لَتَرَوُنْ لَتَرَیِنْ لَاَرَیَنْ لَنَرَیَنْ۔

لام تاکید با نون تاکید خفیفہ مجہول لَیُرَیَنْ لَیُرَوُنْ لَتُرَیَنْ لَتُرَوُنْ لَتُرَیِنْ لَاُرَیَنْ لَنُرَیَنْ۔

امر حاضر معروف رَ۔ رَیَا۔ رَوْا۔ رَیْ۔ رَیْنَ۔

رَ، اصل میں تَرٰی تھا۔ علامتِ مضارع کو حذف کرنے کے بعد پہلا حرف متحرک ہے اس لئے ہمزہ وصل کی ضرورت نہیں آخر میں وقف کیا تو الف گر گیا اور (رَ) ہو گیا۔ دوسرے صیغوں سے علامتِ مضارع کو گرانے کے بعد نونِ اعرابی گرا دیا۔ البتہ جمع مؤنث کے آخر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

امر غائب و متکلم معروف لِیَرَ لِیَرَیَا لِیَرَوْا لِتَرَ لِتَرَیَا لِیَرَیْنَ لِاَرَ لِنَرَ۔ لَمْ یَرَ کی طرح تعلیل ہے۔

امر مجہول لِیُرَ لِیُرَیَا لِیُرَوْا۔ آخر تک گردان مکمل کیجئے۔

امر حاضر معروف با نون ثقیلہ رَیَنَّ رَیَانِّ رَوُنَّ رَیِنَّ رَیْنَانِّ

رَیَنَّ (رَ) سے بنا۔ نون ثقیلہ لانے کے بعد حرف علت کو گرانے کا سبب ختم ہو گیا اس لئے حرف علت واپس آ گیا لیکن نون ثقیلہ سے پہلے فتحہ ہوتا ہے

اور الف حرکت کو برداشت نہیں کر سکتا اس لئے یاء جو حرف اصل ہے اُسے واپس لاکر فتحہ دے دیا رَیَنَّ ہوگیا۔

رَوُنَّ اور رَیِنَّ میں واؤ اور یاء غیر مدہ تھے اجتماع ساکنین کی وجہ سے رَوُنَّ میں واؤ کو ضمہ اور رَیِنَّ میں یاء کو کسرہ دیا۔

نوٹ لام کے ساتھ امر کے صیغوں میں نون ثقیلہ فعل مضارع کے ساتھ نون ثقیلہ کی طرح ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ مضارع میں لام مفتوح ہوتا ہے اور وہ لامِ تاکید ہے جبکہ امر میں لام مکسور ہوتا ہے اور وہ لام امر ہے۔

امر حاضر بانون خفیفہ رَیَنْ رَوُنْ رَیِنْ امر غائب و متکلم، نیز امر مجہول بانون خفیفہ کو اسی پر قیاس کر کے خود گردانیں مکمل کریں۔

نہی معروف لَا یَرَ لَا یَرَیَا لَا یَرَوْا آخر تک لَمْ یَرَ کی طرح گردان مکمل کریں۔

نہی مجہول لَا یُرَ لَا یُرَیَا لَا یُرَوْا آخر تک لَمْ یُرَ کی طرح گردان مکمل کریں۔

نہی بانون ثقیلہ لَا یَرَیَنَّ لَا یَرَیَانِّ لَا یَرَوُنَّ (معروف) آخر تک۔
لَا یُرَیَنَّ لَا یُرَیَانِّ لَا یُرَوُنَّ (مجہول) آخر تک۔

یہاں وہی تعلیل ہے جو امر بانون ثقیلہ کے صیغوں میں ہے۔

نہی بانون خفیفہ لَا یَرَیَنْ لَا یَرَوُنْ لَا تَرَیَنْ لَا تَرَوُنْ لَا تَرَیِنْ لَا اَرَیَنْ لَا نَرَیَنْ مجہول کی گردان لَا یُرَیَنْ لَا یُرَوُنْ۔ آخر تک اسی طرح گردان مکمل کریں۔

اسم فاعل رَاءٍ رَائِیَانِ رَاءُوْنَ رَائِیَةٌ رَائِیَتَانِ رَائِیَاتٌ۔

یہاں رَامٍ کی طرح تعلیل ہوئی رَاءٍ اصل میں رَائِیٌ تھا۔

اسم مفعول مَرْئِیٌّ مَرْئِیَّانِ مَرْئِیُّوْنَ مَرْئِیَّةٌ مَرْئِیَّتَانِ مَرْئِیَّاتٌ

تمام صیغوں میں مَرْمِیٌّ کی طرح تعلیل ہے۔ مَرْئِیٌّ اصل میں مَرْءُوْیٌ تھا۔ جیسے مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا۔

مہموز اللام واجوف یائی ازباب ضَرَبَ یَضْرِبُ

جیسے اَلْمَجِیْئُ: آنا۔

جَاءَ یَجِیْئُ مَجِیْئًا فھو جَاءٍ وجِیْئَ یُجَاءُ مَجِیْئًا فھو مَجِیْئٌ لَمْ یَجِئْ لَمْ یُجَأْ لَا یَجِیْئُ لَا یُجَاءُ لَنْ یَجِیْئَ لَنْ یُجَاءَ الامر منہ جِئْ والنھی عنہ لَا تَجِئْ الظرف منہ مَجِیْئٌ والآلة منہ مِجْیَئٌ افعل التفضیل المذکر منہ اَجْیَئُ والمؤنث منہ جُیْئٰی۔

اسم فاعل اصل میں جَایِئٌ تھا بَائِعٌ کی طرح تعلیل ہوئی تو جَائِئٌ ہوگیا۔ پھر اس قاعدہ کے تحت کہ جب دو ہمزے متحرک جمع ہوں تو دوسرے کو یاء سے بدلتے ہیں۔ یہاں بھی دوسرے ہمزے کو یاء سے بدلا تو جَائِیٌ ہوگیا۔ پھر یاء میں رَامٍ والی تعلیل عمل میں لائے تو جَاءٍ ہوگیا۔

نوٹ اس باب کی تمام صرف کبیر بَاعَ یَبِیْعُ کی طرح ہے البتہ جس جگہ ہمزہ ساکن ہو وہاں ہمزہ ساکنہ کے قاعدے کے مطابق ابدال ہوگا۔ چنانچہ جِئْنَ سے آخر تک صیغوں میں ماقبل کسرہ کی وجہ سے ہمزہ کو یاء سے بدلنا جائز ہے۔ اسی طرح قاعدے کے مطابق ہمزہ میں بین بین قریب اور بین بین بعید بھی جائز ہے۔

فائدہ شَاءَ یَشَاءُ مَشِیْئَةً جو اجوف یائی اور مہموز اللام ہے اسے سَمِعَ یَسْمَعُ اور فَتَحَ یَفْتَحُ دونوں بابوں سے پڑھ سکتے ہیں کیونکہ لام کلمہ

کی جگہ حرفِ حلق ہے[1] اور ماضی کے عین کلمہ کا کسرہ ظاہر نہیں۔ کیونکہ شِئْنَ (جمع مؤنث غائب) سے ماقبل صیغوں میں یاء کو الف سے بدل دیا (اور الف ساکن ہوتا ہے) اور الف کی اصل یاء مکسور اور مفتوح دونوں طرح ہوسکتی ہے (جیسے شَیِئَ اور شَیَئَ) اور شِئْنَ سے آخر تک فاء کلمہ پر کسرہ اس وجہ سے بھی آسکتا ہے کہ عین کلمہ مکسور ہے (یعنی باب سَمِعَ یَسْمَعُ ہے) اور اس لئے بھی کہ عین کلمہ یاء ہے۔ یعنی عین کلمہ مکسور ہو یا مفتوح برابر ہے جیسے بِعْنَ مفتوح العین ہے لیکن فاء کلمہ پر کسرہ ہے اسی لئے صاحبِ صراح (صراح کتاب کا نام ہے) نے اسے فتح یفتح سے شمار کیا ہے جبکہ بعض اہلِ لغات اسے باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے شمار کرتے ہیں۔

فائدہ جِئْ امر حاضر اور لَمْ یَجِئْ وغیرہ مضارع مجزوم کے صیغوں میں ہمزہ کو یاء سے اور شَأْ (امر) لَمْ یَشَأْ (نفی جحد) میں ہمزہ کو الف سے بدلا جا سکتا ہے لیکن یہ حرفِ علت حذف نہیں ہوتا باقی رہتا ہے کیونکہ یہ بدل کر آیا ہے اصلی نہیں ہے۔

فائدہ مَجِیْئٌ اور مَشِیْئَۃٌ میں ہمزہ کو یاء سے بدل کر ادغام نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ہمزہ اصلی ہے اور وہ قاعدہ (یعنی بدلنے اور ادغام کرنے والا) مدہ زائدہ کے لئے ہے۔ مَجَائِیُ (جمع ظرف) اور اس قسم کے دوسرے صیغوں میں قاعدہ نمبر ۱۸ کے تحت یاء کو ہمزہ سے نہیں بدلتے کیونکہ یہ یاء اصلی ہے۔

---

[1] حروف حلقی یعنی وہ حروف جو حلق سے ادا ہوتے ہیں چھ ہیں۔
ء، ھا، ح، خ، ع، غ۔

تیسری فصل

مضاعف

یہ فصل دو قسموں پر مشتمل ہے۔ پہلی قسم میں مضاعف کے قواعد اور گردانوں کا بیان ہے جبکہ دوسری قسم میں مرکبات یعنی مضاعف مع مہموز و معتل کے قواعد اور گردانیں مذکور ہوں گی۔

پہلی قسم : مضاف کے قواعد اور گردانیں

قاعدہ نمبر ۱ جب دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف اکٹھے ہو جائیں اور ان میں سے پہلا ساکن ہو تو اس کا دوسرے میں ادغام کرتے ہیں چاہے وہ دونوں ایک کلمے میں ہوں۔ جیسے مَدٌّ (مَدْدٌ)، شَدٌّ (شَدْدٌ)، عَبَدْتُمْ یا وہ دو کلموں میں ہوں۔ جیسے اِذْهَبْ بِنَا اور عَصَوْا وَّ کَانُوْا۔ اگر ان میں سے پہلا مدہ ہو تو ادغام نہیں کرتے۔ جیسے فِیْ یَوْمٍ۔ یہاں یاء کا یاء میں ادغام نہیں ہوتا۔

قاعدہ نمبر ۲ اگر وہ دونوں حروف متحرک ہوں اور ایک کلمہ میں ہوں اور ان میں سے پہلے حرف کا ماقبل متحرک ہو تو پہلے حرف کو ساکن کر کے ادغام کرتے ہیں جیسے مَدَّ (مَدَدَ) تھا۔ فَرَّ (فَرَرَ) تھا۔ لیکن یہاں ادغام کے لئے شرط یہ ہے کہ اسم متحرک العین نہ ہو۔ جیسے شَرَرٌ اور سُرُرٌ (یہاں ادغام نہیں ہوتا)

قاعدہ نمبر ۳ اگر ان دو حروف سے پہلے والا حرف ساکن غیر مدہ ہو تو پہلے حرف کی حرکت اس ماقبل کو دے کر ادغام کریں گے۔ جیسے یَمُدُّ (یَمْدُدُ تھا) اسی طرح یَفِرُّ اور یَعَضُّ وغیرہ لیکن یہاں شرط یہ ہے کہ وہ ملحق نہ ہو لہٰذا جَلْبَبَ میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۴ اگر ان دو حرفوں میں سے پہلے حرف کا ماقبل مدہ ہو تو پہلے

حرف کی حرکت نقل کرنے کی بجائے اسے ساکن کر کے ادغام کرتے ہیں۔ جیسے
حَاجٌّ (حَاجِجٌ تھا)، مُوْدٌّ (مُوْدِدٌ تھا)

قاعدہ نمبر۵ اگر ادغام کے بعد دوسرے حرف پر امر کی وجہ سے وقف یا حرفِ جازم کی وجہ سے جزم آجائے تو ایسی صورت میں دوسرے حرف کو فتحہ یا کسرہ دینا بھی جائز ہے اور ادغام کو ختم کرنا بھی۔ جیسے فِرَّ فِرِّ اِفْرِرْ۔ اور اگر پہلے حرف کا ماقبل مضموم ہو تو ضمہ دینا بھی جائز ہے۔ جیسے لَمْ یَمُدُّ (لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ اور لَمْ یَمْدُدْ چار صورتیں ہوں گی۔

مضاعف: از باب نَصَرَ یَنْصُرُ مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا فھو مَادٌّ ومُدَّ یُمَدُّ مَدًّا فھو مَمْدُوْدٌ لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ لَمْ یَمْدُدْ لَمْ یُمَدَّ لَمْ یُمَدِّ لَمْ یُمْدَدْ لَا یَمُدُّ لَا یُمَدُّ لَنْ یَمُدَّ لَنْ یُمَدَّ الامر منہ مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ لِتُمَدَّ لِتُمَدِّ لِتُمْدَدْ لِیَمُدَّ لِیَمُدِّ لِیَمُدُّ لِیَمْدُدْ لِیُمَدَّ لِیُمَدِّ لِیُمْدَدْ والنھی عنہ لَا تَمُدَّ لَا تَمُدِّ لَا تَمُدُّ لَا تَمْدُدْ لَا تُمَدَّ لَا تُمَدِّ لَا تُمْدَدْ، لَا یَمُدَّ لَا یَمُدِّ لَا یَمُدُّ لَا یَمْدُدْ لَا یُمَدَّ لَا یُمَدِّ لَا یُمْدَدْ الظرف منہ مَمَدٌّ مَمَدَّانِ مَمَادُّ وَمُمَیْدٌ والآلۃ منہ مِمَدٌّ مِمَدَّانِ مَمَادُّ وَمُمَیْدٌ مِمَدَّۃٌ مِمَدَّتَانِ مَمَادُّ وَمُمَیْدَۃٌ مِمْدَادٌ مِمْدَادَانِ مَمَادِیْدُ مُمَیْدِیْدٌ وَمُمَیْدِیْدَۃٌ افعل التفضیل المذکر منہ اَمَدُّ اَمَدَّانِ اَمَدُّوْنَ اَمَادُّ وَاُمَیْدٌ والمؤنث منہ مُدّٰی مُدَّیَانِ مُدَّیَاتٌ مُدَدٌ وَمُدَیْدٰی وفعل التعجب منہ مَا اَمَدَّہٗ وَاَمْدِدْ بِہٖ وَمَدُدَ یا مَدُدَتْ۔

مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا قاعدہ ۱؎ کے تحت ادغام کیا اسی طرح مُدَّ پر بھی یہی عمل کیا گیا۔ یَمُدُّ میں قاعدہ ۳؎ کے تحت ادغام کیا گیا۔ یُمَدُّ میں بھی یہی عمل ہوا۔

مَادٌّ اسمِ فاعل مَمَادُّ (اسمِ ظرف وآلہ) اور اَمَادُّ (اسم تفضیل) میں قاعدہ ۲؎ کے تحت ادغام کیا گیا جب کہ امر اور نہی میں قاعدہ ۵؎ کو عمل میں لایا گیا۔

نوٹ قواعد آپ نے پڑھ لئے ہیں انہیں سامنے رکھتے ہوئے ہر صیغے میں ادغام کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

اثبات فعل ماضی معروف مَدَّ مَدَّا مَدُّوْا مَدَّتْ مَدَّتَا مَدَدْنَ مَدَدْتَ مَدَدْتُمَا مَدَدْتُمْ مَدَدْتِ مَدَدْتُنَّ مَدَدْتُ مَدَدْنَا مَدَدْنَ اور اس کے بعد والے صیغوں میں دوسری دال کے ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام نہیں کرتے لیکن مَدَدْتَ سے مَدَدْتُ تک صیغوں میں قاعدہ ۱؎ کے تحت دوسری دال کا تاء میں ادغام ہو جاتا ہے کیونکہ دال اور تاء قریب المخرج ہیں۔

نوٹ یہاں ادغام پڑھنے کی صورت میں ہو گا۔ لکھنے میں دونوں حرف آئیں گے۔

بحث فعل ماضی مجہول مُدَّ مُدَّا مُدُّوْا مُدَّتْ مُدَّتَا مُدِدْنَ مُدِدْتَ مُدِدْتُمَا مُدِدْتُمْ مُدِدْتِ مُدِدْتُنَّ مُدِدْتُ مُدِدْنَا۔

ادغام کے سلسلے میں ماضی معروف پر قیاس کریں۔

بحث فعل مضارع معروف یَمُدُّ یَمُدَّانِ یَمُدُّوْنَ تَمُدُّ تَمُدَّانِ یَمْدُدْنَ تَمُدُّوْنَ تَمُدِّیْنَ تَمْدُدْنَ اَمُدُّ نَمُدُّ۔

قاعدہ ۳؎ کے تحت ادغام ہوا۔

بحث فعل مضارع مجہول یُمَدُّ یُمَدَّانِ یُمَدُّوْنَ تُمَدُّ تُمَدَّانِ یُمْدَدْنَ۔ آخر تک۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف لَنْ یَمُدَّ لَنْ یَمُدَّا لَنْ یَمُدُّوْا لَنْ تَمُدَّ لَنْ تَمُدَّا لَنْ یَمْدُدْنَ۔ آخر تک۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول لَنْ یُمَدَّ لَنْ یُمَدَّا لَنْ یُمَدُّوْا لَنْ تُمَدَّ لَنْ تُمَدَّا لَنْ یُمْدَدْنَ۔ آخر تک۔

جس طرح حرفِ لن صحیح میں عمل کرتا ہے اسی طرح یہاں بھی عمل کیا اور مضارع میں جو ادغام ہوا وہ اپنی جگہ باقی ہے۔

نفی جحد بلم معروف لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ لَمْ یَمْدُدْ لَمْ یَمُدَّا لَمْ یَمُدُّوْا لَمْ تَمُدَّ لَمْ تَمُدِّ لَمْ تَمُدُّ لَمْ تَمْدُدْ لَمْ تَمُدَّا لَمْ یَمْدُدْنَ لَمْ تَمُدُّوْا لَمْ تَمُدِّیْ لَمْ تَمْدُدْنَ لَمْ اَمُدَّ لَمْ اَمُدِّ لَمْ اَمُدُّ لَمْ اَمْدُدْ لَمْ نَمُدَّ لَمْ نَمُدِّ لَمْ نَمُدُّ لَمْ نَمْدُدْ۔

لَمْ یَمُدَّ وغیرہ صیغوں میں قاعدہ ۵ پر عمل کیا گیا۔

نفی جحد بلم مجہول لَمْ یُمَدَّ لَمْ یُمَدِّ . لَمْ یُمْدَدْ۔ آخر تک معروف کی طرح گردان مکمل کیجئے۔

معروف و مجہول میں صرف اتنا فرق ہے کہ معروف میں علامتِ مضارع پر فتحہ اور لام کلمہ پر ضمہ ہے جبکہ مجہول میں علامتِ مضارع پر ضمہ اور عین کلمہ پر فتحہ ہے۔

لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معروف لَیَمُدَّنَّ لَیَمُدَّانِّ لَیَمُدُّنَّ لَتَمُدَّنَّ لَتَمُدَّانِّ لَیَمْدُدْنَانِّ۔ آخر تک صحیح کی گردان کی طرح ہے اور مضارع میں جو ادغام ہوا وہ باقی ہے۔

لام تاکید بانون ثقیلہ مجہول لَیُمَدَّنَّ لَیُمَدَّانِّ لَیُمَدُّنَّ۔ آخر تک گردان مکمل کیجئے۔

لام تاکید بانون تاکید خفیفہ معروف لَیَمُدَّنْ لَیَمُدُّنْ لَتَمُدَّنْ لَتَمُدُّنْ لَتَمُدِّنْ لَاَمُدَّنْ لَنَمُدَّنْ۔

لام تاکید بانون تاکید خفیفہ مجہول لَیُمَدَّنْ لَیُمَدُّنْ لَتُمَدَّنْ لَتُمَدُّنْ۔ آخر تک خود مکمل کریں۔

امر حاضر معروف مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ مُدَّا مُدُّوْا مُدِّیْ۔ مُدَّا اُمْدُدْنَ۔

تثنیہ جمع مذکر اور واحد مونث حاضر میں ادغام اٹھانا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ وقف اور دوسری دال کو جزم دینے کا محل نہیں ہے[1]۔ یہی وجہ ہے کہ قصیدہ بردہ شریف[2] کے ایک شعر کے مندرجہ ذیل مصرعہ " فما لعینك ان قلت اكففا همتا " میں اُکْفُفَا کو اہلِ صرف نے صحیح قرار نہیں دیا (لیکن ہو سکتا ہے ضرورتِ شعری کے تحت ایسا کرنا صحیح ہو۔ مترجم)

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ مُدَّنَّ مُدَّانِّ مُدُّنَّ مُدِّنَّ اُمْدُدْنَانِّ۔

وقف باقی نہ رہنے کی وجہ سے صیغہ واحد مذکر مُدَّنَّ میں دال پر صرف

---

[1] یعنی یہاں دال جزم اور وقف کا محل نہیں کیونکہ وقف کا محل نونِ اعرابی تھا اور وہ گر گیا۔ لہذا اب دال ساکن نہ ہوگی۔

[2] قصیدہ بردہ حضرت امام بوصیری رحمہ اللہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب کے بارے میں لکھا۔ آپ بیمار تھے جب قصیدہ مکمل ہو گیا تو خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ قصیدہ شریف پیش کیا گیا تو آپ نہایت خوش ہوئے ان کے جسم پر دستِ مبارک پھیرا اور چادر مبارک عنایت فرمائی بیدار ہوئے تو بیماری مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی اور وہ چادر مبارک جو خواب میں عطا ہوئی تھی، موجود تھی۔ عربی میں بردہ چادر کو کہتے ہیں۔ اس مناسبت سے یہ قصیدہ، قصیدہ بردہ کہلاتا ہے۔

فتحہ پڑھ سکتے ہیں کسرہ اور ضمہ پڑھنا یا ادغام کو ختم کرنا جائز نہیں۔

امر حاضر معروف بانون خفیفہ مُدَّنْ مُدُّنْ مُدِّنْ۔

لام کے ساتھ امر (امر غائب و متکلم معروف اور امر مجہول مطلقاً) کو ان مندرجہ بالا گردانوں پر قیاس کرکے خود گردانیں مکمل کیجئے۔

نہی معروف لَا يَمُدَّ لَا يَمُدِّ لَا يَمُدُّ لَا يَمْدُدْ لَا يَمُدَّا لَا يَمُدُّوْا۔ آخر تک نفی جحد بلم کی طرح گردان مکمل کیجئے۔ نیز امر بانون ثقیلہ و خفیفہ کی گردان امر کی گردان پر قیاس کرتے ہوئے کیجئے۔

اسم فاعل مَادٌّ مَادَّانِ مَادُّوْنَ مَادَّةٌ مَادَّتَانِ مَادَّاتٌ۔

ادغام کا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ تھا۔ پہلی دال کو ساکن کرکے دوسری میں ادغام کیا۔

اسم مفعول مَمْدُوْدٌ مَمْدُوْدَانِ مَمْدُوْدُوْنَ۔ آخر تک اسم مفعول صحیح کی طرح گردان مکمل کریں۔ یہاں ادغام نہیں ہے کیونکہ دونوں دالوں کے درمیان اسم مفعول کی واؤ آگئی ہے۔

مضاعف: از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ جیسے اَلْفِرَارُ، بھاگنا

فَرَّ يَفِرُّ فِرَارًا فهو فَارٌّ آخر تک صرف صغیر مَدَّ يَمُدُّ کی طرح گردان مکمل کریں۔ البتہ دونوں میں یہ فرق ہے کہ يَمُدُّ کے مضارع وغیرہ میں عین کلمہ مضموم ہوتا ہے اور یہاں مکسور ہے۔

اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل وغیرہ میں دونوں بابوں کے صیغے ایک جیسے ہیں۔ نیز صرف کبیر کی گردان بھی مکمل طور پر مشق میں لائیں۔

مضاعف: از باب سَمِعَ يَسْمَعُ

جیسے اَلْمَسُّ، کسی چیز کو ہاتھ لگانا، چھونا۔

مَسَّ يَمَسُّ مَسًّا فهو مَاسٌّ و مُسَّ يُمَسُّ مَسًّا فهو مَمْسُوْسٌ۔ آخر تک مَدَّ يَمُدُّ کی طرح گردان مکمل کریں۔

دونوں میں فرق صرف یہ ہے کہ مَدَّ يَمُدُّ کے مضارع وغیرہ میں عین کلمہ مضموم ہوتا ہے جبکہ اس باب میں عین کلمہ مفتوح ہے۔ جیسے يَمُدُّ اور يَمَسُّ۔

اسم ظرف، اسم آلہ اور اسم تفضیل وغیرہ ایک جیسے ہیں۔ صرف صغیر اور صرف کبیر دونوں مکمل کیجئے

مضاعف: از باب افتعال جیسے اَلْاِضْطِرَارُ (مجبور ہونا)

اِضْطَرَّ يَضْطَرُّ اِضْطِرَارًا فهو مُضْطَرٌّ لَمْ يَضْطَرَّ لَمْ يَضْطَرِّ لَمْ يَضْطَرِرْ لَا يَضْطَرُّ لَنْ يَضْطَرَّ الامر منه اِضْطَرَّ اِضْطَرِّ اِضْطَرِرْ، لِيَضْطَرَّ لِيَضْطَرِّ لِيَضْطَرِرْ والنهي عنه لَا تَضْطَرَّ لَا تَضْطَرِّ لَا تَضْطَرِرْ لَا يَضْطَرَّ لَا يَضْطَرِّ لَا يَضْطَرِرْ الظرف منه مُضْطَرٌّ مُضْطَرَّانِ مُضْطَرَّاتٌ۔ اس باب میں اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف ایک جیسے ہیں یعنی مُضْطَرٌّ۔ لیکن ان کی اصل میں فرق ہے اسم فاعل کی اصل مُضْطَرِرٌ (راء کے کسرہ کے ساتھ) ہے جبکہ اسم مفعول اور اسم ظرف کی اصل مُضْطَرَرٌ (راء کے فتحہ کے ساتھ) ہے

نوٹ اِضْطَرَّ اصل میں اِضْتَرَرَ تھا۔ تائے افتعال کو طاء سے بدلا اور راء کا راء میں ادغام کیا اِضْطَرَّ ہوگیا۔

مضاعف: از باب انفعال جیسے اَلْاِنْسِدَادُ (رکاوٹ بننا)

اِنْسَدَّ يَنْسَدُّ اِنْسِدَادًا فهو مُنْسَدٌّ۔ صرف صغیر و کبیر خود مکمل کیجئے سوائے ادغام کے کوئی تبدیلی نہیں۔ اس کی تمام گردانیں صحیح کے باب انفعال کی طرح ہیں۔

...مکسور ہو تو دوسرا یا سے بدل جاتا ہے ورنہ ... گویا یہ صیغہ أَأْمُمُ (أَفْعُلُ کے وزن پر تھا) میم ...ے پہلی میم کا ضمہ ہمزہ کو دے دیا۔ ادغام کے بعد ...ل دیا۔

مثال ... باب سَمِعَ يَسْمَعُ (اَلْوُدُّ، دوست رکھنا)

وَدَّ يَوَدُّ وُدًّا فهو وَادٌّ و وُدَّ يُوَدُّ وُدًّا فهو مَوْدُوْدٌ لَمْ يَوَدَّ لَمْ يَوَدِّ لَمْ يَوْدَدْ لَمْ يُوَدَّ لَمْ يُوَدِّ لَمْ يُوْدَدْ لَا يَوَدُّ لَا يُوَدُّ لَنْ يَوَدَّ لَنْ يُوَدَّ الامر منه وَدَّ وَدِّ اِيْدَدْ، لِتُوَدَّ لِتُوَدِّ لِتُوْدَدْ لِيَوَدَّ لِيَوَدِّ لِيَوْدَدْ لِيُوَدَّ لِيُوَدِّ لِيُوْدَدْ والنهى عنه لَا تَوَدَّ لَا تَوَدِّ لَا تَوْدَدْ لَا تُوَدَّ لَا تُوَدِّ لَا تُوْدَدْ لَا يَوَدَّ لَا يَوَدِّ لَا يَوْدَدْ لَا يُوَدَّ لَا يُوَدِّ لَا يُوْدَدْ الظرف منه مَوَدٌّ مَوَدَّانِ مَوَادُّ وَمُوَيْدٌ والآلة منه مِوَدٌّ مِوَدَّانِ مَوَادُّ وَمُوَيْدٌ مِوَدَّةٌ مِوَدَّتَانِ مَوَادُّ وَمُوَيْدَةٌ مِيْدَادٌ مِيْدَادَانِ مَوَادِيْدُ وَمُوَيْدِيْدٌ وَمُوَيْدِيْدَةٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَوَدُّ اَوَدَّانِ اَوَدُّوْنَ اَوَادُّ وَاُوَيْدٌ والمؤنث منه وُدّٰى وُدَّيَانِ وُدَّيَاتٌ وُدَدٌ وُدَيْدٰى وفعل التعجب منه مَا اَوَدَّهٗ وَاَوْدِدْ بِهٖ وَدُدَ یا وَدُدَتْ ۔

ہم جنس حروف میں مضاعف کے قواعد پر اور واو میں معتل کے قواعد پر عمل ہوگا لیکن جب تعارض ہو تو مضاعف کے قاعدہ کو ترجیح ہوگی۔ مثلاً مِوَدٌّ اسم آلہ میں معتل کا قاعدہ واو کو یاء سے بدلنے کا تقاضا کرتا ہے جبکہ مضاعف کا قاعدہ چاہتا ہے کہ پہلی دال کی حرکت واو کو دے کر ادغام کیا جائے لیکن یہاں معتل کے قاعدہ پر عمل کرنے کی بجائے مضاعف کے قاعدے پر عمل کیا گیا۔

مہموز و مضاعف: از باب افتعال جیسے اَلْاِئْتِمَامُ (کسی کی اقتدا کرنا)

اِئْتَمَّ يَأْتَمُّ اِئْتِمَامًا فهو مُؤْتَمٌّ وَاُؤْتُمَّ يُؤْتَمُّ اِئْتِمَامًا فهو مُؤْتَمٌّ لَمْ يَأْتَمَّ لَمْ يَأْتَمِّ لَمْ يَأْتَمِمْ لَمْ يُؤْتَمَّ لَمْ يُؤْتَمِّ لَمْ يُؤْتَمَمْ لَا يَأْتَمُّ لَا يُؤْتَمُّ لَنْ يَأْتَمَّ لَنْ يُؤْتَمَّ الامر منه اِئْتَمَّ اِئْتَمِّ اِئْتَمِمْ لِتُؤْتَمَّ لِتُؤْتَمِّ لِتُؤْتَمَمْ لِيَأْتَمَّ لِيَأْتَمِّ لِيَأْتَمِمْ لِيُؤْتَمَّ لِيُؤْتَمِّ لِيُؤْتَمَمْ والنهى عنه لَا تَأْتَمَّ لَا تَأْتَمِّ لَا تَأْتَمِمْ لَا تُؤْتَمَّ لَا تُؤْتَمِّ لَا تُؤْتَمَمْ لَا يَأْتَمَّ لَا يَأْتَمِّ لَا يَأْتَمِمْ لَا يُؤْتَمَّ لَا يُؤْتَمِّ لَا يُؤْتَمَمْ الظرف منه مُؤْتَمٌّ مُؤْتَمَّانِ مُؤْتَمَّاتٌ ۔

فائدہ جب دو کلموں میں سے پہلے کلمہ کے آخر میں نون ساکن اور دوسرے کے شروع میں حروف یرملون میں سے کوئی حرف ہو تو ادغام ہوگا۔ راء اور لام میں ادغام غنہ کے بغیر اور باقی حروف میں غنہ کے ساتھ ہوگا جیسے مِنْ رَّبِّكَ مِنْ لَّدُنَّا میں غنہ نہیں مَنْ يَّرْغَبُ (یہاں غنہ ہے) رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ میں غنہ نہیں۔ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ۔ یہاں نون ساکن تنوین کی صورت میں ہے جس کا ادغام مِن کی میم میں ہو رہا ہے۔ اگر دونوں حرف ایک کلمے میں ہوں تو ادغام نہیں ہوگا۔ جیسے دُنْيَا اور صِنْوَانٌ۔

فائدہ لام تعریف، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل اور ن کے شروع میں ہو تو ادغام ہوتا ہے جیسے اَلشَّمْسُ۔ اور ان حروف کو حروف شمسیہ کہتے ہیں۔ اگر ان کے علاوہ حروف ہوں تو ادغام نہیں ہوتا جیسے وَالْقَمَرِ (یہاں لام کا قاف میں ادغام نہیں ہوا) ان حروف کو حروف قمریہ کہتے ہیں۔ ان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ دونوں لفظ الشمس اور القمر قرآن مجید میں واقع ہوئے ہیں۔ پہلا لفظ ادغام کے ساتھ اور دوسرا ادغام کے بغیر آیا ہے۔

لہٰذا جن حروف میں لامِ تعریف کا ادغام ہوتا ہے وہ لفظِ شمس کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں جبکہ دوسرے حروف کی لفظِ قمر سے مناسبت ہے۔

سوالات

(۱) اگر مہموز اور معتل کے قواعد باہم متعارض ہوں تو ایسی صورت میں کیا کرتے ہیں۔ مثال دے کر واضح کریں۔

(۲) اَلْوَأْدُ (زندہ درگور کرنا) سے نفی جحد بلم اور امر حاضر معروف کی گردانیں لکھیں۔

(۳) یَرَوْنَ کونسا صیغہ ہے۔ نیز اس کی تعلیل واضح کریں۔

(۴) جَاءٍ کس باب سے ہے اور کس فعل یا اسم کا کونسا صیغہ ہے نیز اس کی اصل بتاتے ہوئے تعلیل لکھیں۔

(۵) مضاعف کے کتنے قاعدے ہیں۔ نیز جب دو حرف ہم جنس متحرک ایک کلمہ میں ہوں اور ان سے پہلا حرف متحرک ہو تو یہاں ادغام کے لئے کیا کیا شرائط ہیں۔؟

(۶) امر حاضر معروف "مُدَّ" کو کتنی صورتوں میں پڑھ سکتے ہیں۔ تمام صورتیں لکھیں۔

(۷) حروفِ شمسیہ اور حروفِ قمریہ الگ الگ لکھیں اور ان کی وجہ تسمیہ بتائیں۔

چوتھا باب

افاداتِ نافعہ کا بیان

بعض اوقات کچھ باتیں قواعد کے مطابق نہیں ہوتیں تو انہیں اہلِ صرف شاذ یعنی خلافِ قیاس کا نام دیتے ہیں۔

حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کے استاذ محترم حضرت العلامہ مولانا سید محمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان خلافِ قیاس (شاذ) باتوں کو قیاس کے مطابق بنانے کے لئے کچھ قواعد بیان فرمائے جنہیں حضرت مصنف علامہ عنایت احمد کاکوری رحمہ اللہ نے صَرف کے فائدے کے لئے نقل فرمایا۔ وہ درج ذیل ہیں:

افادہ ۱؎ معتل فاء کے باب افعال اور استفعال میں تعلیل ہوتی ہے جیسے اَقَامَ اِقَامَۃً اور اِسْتَقَامَ اِسْتِقَامَۃً لیکن یہ ابواب تصحیح کے ساتھ تعلیل کے بغیر بھی آتے ہیں۔ جیسے اَزْوَاحَ اِزْوَاحًا اور اِسْتَصْوَبَ اِسْتِصْوَابًا یہ ابواب تصحیح کے ساتھ بکثرت آتے ہیں اور اہلِ صرف ایسی صورت میں ان کو شاذ قرار دیتے ہیں۔

لیکن حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کے استاذ محترم قدس سرہٗ نے ایسا قاعدہ بیان فرمایا کہ کوئی کلمہ بھی شاذ نہ رہا اور تمام کلمات قیاس کے مطابق قرار پائے۔

قاعدہ ہر واؤ یا یاء متحرک جس سے پہلے حرفِ صحیح ساکن ہو اور مصدر میں وہ الف ساکن سے ملا ہوا نہ ہو۔ نیز وہ تمام شرائط بھی پائی جاتی ہوں جو معتل کے قاعدہ ۵؎ میں بیان ہوئی ہیں تو اس واؤ یا یاء کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں اور اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیا جاتا ہے۔

نوٹ باب انفعال اور استفعال کا مصدر اِفْعَلَۃٌ اور اِسْتِفْعِلَۃٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔

اِقَامَۃٌ، اِسْتِقَامَۃٌ اوران دونوں بابوں کے تمام افعال معتلہ کے تمام مصادر انہی اوزان پر ہیں اور یہ وزن (اِفْعَلَۃٌ اور اِسْتِفْعَلَۃٌ) صرف اجوف میں آتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اجوف سے یہ دو باب صرف انہی وزنوں پر آتے ہیں بلکہ اجوف سے ان دو بابوں کے مصادر اِفْعَالٌ اور اِسْتِفْعَالٌ کے وزن پر بھی آتے ہیں[1]۔ چنانچہ ان دو بابوں کے وہ تمام صیغے جن میں تعلیل نہیں ہوتی اِفْعَالٌ اور اِسْتِفْعَالٌ کے وزن پر بھی آتے ہیں جیسے اَزْوَجَ اور اِسْتَصْوَبَ وغیرہ کے مصدر اِفْعَالٌ اور اِسْتِفْعَالٌ کے وزن پر آتے ہیں۔ چونکہ یہاں واو اور یاء الف ساکن سے مل ہوئی ہے لہذا تعلیل نہیں ہوئی اور اَقَامَ اور اِسْتَقَامَ وغیرہ جو اِفْعَلَۃٌ اور اِسْتِفْعَلَۃٌ کے وزن پر ہیں ان میں واو اور یاء الف ساکن سے مل ہوئی نہیں ہے لہذا باب کے تمام صیغوں میں تعلیل ہوئی۔ اس طرح کوئی کلمہ بھی خلافِ قیاس نہیں ہے۔

سوال صرفیوں کے نزدیک اعلال میں فعل اصل ہے اور مصدر اس کی فرع، لیکن یہاں اس کے برعکس صورت ہے یعنی پہلے مصدر میں تعلیل ہو رہی ہے پھر فعل میں۔

جواب اصل اور فرع ہونے کے سلسلے میں یہ گفتگو غیر معتبر ہے اصل بات یہ ہے کہ باب کے صیغوں میں یکسانیت ہونی چاہئے تاکہ وہ غیر متناسب نہ ہوں۔ لہذا اگر ایک صیغے میں تعلیل کی کوئی وجہ مضبوط ہو تو تمام صیغوں میں تعلیل کرتے ہیں اور اگر ایک صیغہ میں تصحیح کی کوئی قوی وجہ ہو تو تمام صیغوں کو تعلیل کے بغیر رکھتے ہیں۔ یہ بات کہ تعلیل و تصحیح کا مقتضیٰ اصل میں ہے یا فرع میں اس کا کوئی اعتبار

---

[1] ثلاثی مجرد سے فُعَلٌ کے وزن پر مصدر صرف ناقص سے آتا ہے یعنی کسی دوسری قسم کا مصدر اس وزن پر نہیں آتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ناقص کا مصدر کسی دوسرے وزن پر نہیں آتا۔

نہیں مثلاً یائے مفتوحہ (علامتِ مضارع) اور کسرہ کے درمیان واو ثقیل ہوتی ہے لہذا اسے حذف کرنا چاہئے اس لئے یَعِدُ میں (جو یَوْعِدُ تھا) واو کو حذف کرتے ہیں پھر اس کی مناسبت سے باقی صیغوں سے بھی اسے حذف کیا جاتا ہے۔ یا مثلاً مضارع کے شروع میں دو زائد ہمزوں کا جمع ہونا ثقیل ہوتا ہے اور یہ بات دوسرے ہمزہ کے حذف کا تقاضا کرتی ہے اس لئے أُأَكْرِمُ سے دوسرا ہمزہ حذف کیا (أُكْرِمُ ہوگیا) پھر يُكْرِمُ تُكْرِمُ اور نُكْرِمُ سے بھی ہمزہ حذف کیا حالانکہ ان صیغوں میں وہ علامت نہیں پائی جاتی محض یکسانیت کو پیش نظر رکھا گیا۔ یہ خیال نہیں کیا گیا کہ یَعِدُ اصل ہے اور تَعِدُ وغیرہ فرع۔ یا يُكْرِمُ اصل ہے اور باقی صیغے اس کی فرع ہیں۔ اگر یہی بات ہوتی یعنی غائب کے صیغے کو اصل قرار دیتے تو يُكْرِمُ کو أُكْرِمُ کے تابع کرنا صحیح نہ ہوتا۔ اور اگر متکلم کا صیغہ اصل ہوتا تو اَعِدُ اور نَعِدُ کا یَعِدُ کے تابع ہونا غیر مناسب ہوتا۔

سوال مندرجہ بالا تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل قاعدہ یَعِدُ میں استعمال ہوا اور تَعِدُ اَعِدُ وغیرہ اس کے تابع ہیں اس طرح وہ قاعدہ غلط ہوگیا جو اسی کتاب میں مذکور ہے اور اس میں مطلق علامتِ مضارع کا ذکر ہے (دیکھئے معتل کا قاعدہ ۱)

جواب قواعد کے بیان کے لئے دو مقام ہیں۔ ایک جگہ محض قاعدہ ذکر کیا جاتا ہے اور دوسری جگہ اس قاعدے کے حکم کا سبب اور نکتہ بیان کیا جاتا ہے قاعدے کا بیان ایک کل کے طور پر ہوتا ہے جو تمام جزئیات کو شامل ہوتا ہے جبکہ نکتہ اور سبب بیان کرتے وقت تشریح کی جاتی ہے کہ اس قاعدے کی یہ علامت ہے اور وہ فلاں صیغے میں پائی جاتی ہے اور باقی صیغے اس کے تابع ہیں۔ محققین کی عادت یہی ہے کیونکہ تفریق کا ذکر ذہنی انتشار کا موجب ہوتا ہے۔

افادہ ۲: صرفیوں کے نزدیک اَبٰی یَابٰی کا باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے آنا شاذ ہے کیونکہ اس باب کا عین یا لام کلمہ حرفِ حلقی ہوتا ہے جبکہ اَبٰی یَابٰی میں ایسا نہیں ہے۔ اسی طرح قَلٰی یَقْلٰی عَضَّ یَعَضُّ اور بَقٰی یَبْقٰی وغیرہ کا مسئلہ ہے۔

حضرت علامہ سید محمد بریلوی رحمہ اللہ نے اس شذوذ کو ختم کرنے کے لئے ایک قاعدہ بیان فرمایا ہے جو اس طرح ہے۔

ہر کلمہ صحیح جو فَتَحَ یَفْتَحُ سے آئے اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہونا چاہیے یعنی انہوں نے صحیح کی قید لگائی اور وہ کلمات جن کو شاذ کہا گیا ان میں سے بعض ناقص سے اور بعض مضاعف سے ہیں لہٰذا ان کا فَتَحَ یَفْتَحُ کے وزن پر آنا خلافِ قیاس (شاذ) نہ ہوا۔

افادہ ۳: کُلْ، خُذْ اور مُرْ جو اصل میں اُؤْکُلْ اُؤْخُذْ اُؤْمُرْ تھے کے دونوں ہمزوں کو گرانا اہلِ صرف کے نزدیک شاذ ہے لیکن حضرت علامہ سید محمد بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان ہمزوں کا گرنا شاذ نہیں بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ یہاں قلبِ مکانی ہوا ہے یعنی فاء کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ اور عین کلمہ کو فاء کلمہ کی جگہ لے گئے۔ اس طرح یہ اُکْءُلْ اور اُمْءُرْ ہو گئے۔ پھر یَسَلُ کے قاعدے کے تحت ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے حذف کر دیا۔ اب ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے بھی گرا دیا۔

سوال: یَسَلُ جوازی ہے یعنی اس میں ہمزہ کو گرانا محض جائز ہے واجب نہیں جبکہ کُلْ اور خُذْ میں ہمزہ کو گرانا واجب ہے لہٰذا وہ قاعدہ یہاں کیسے استعمال ہو سکتا ہے۔

جواب: ہم اس کی تقریر یوں کرتے ہیں کہ ہر ہمزہ متحرکہ جو ایسے ساکن حرف

کے بعد ہو جو حرف مدہ زائدہ اور یائے تصغیر نہ ہو اس کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے وجوباً حذف کیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ حرفِ ساکن کے بعد ہمزہ کا وقوع قلب کی وجہ سے ہو یا وہ افعالِ قلوب میں سے کسی فعل میں ہو ورنہ ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے (واجب نہیں) لہٰذا رؤیت (رَاٰی یَرٰی رُؤْیَۃً) کے افعال میں ہمزہ کے گرنے کا وجوب بھی قاعدہ کے مطابق ہے۔

ان مذکورہ بالا تین صیغوں سے ہمزہ کا گرنا بھی قاعدہ کے تحت ہے اور رؤیت کے اسماء سے ہمزہ کا نہ گرنا بھی قاعدے کے مطابق ہے۔ مُرْ میں قلب اور عدمِ قلب دونوں طرح ہے۔ قلب کی صورت میں ہمزہ کو گرانا واجب ہے اسی لئے اُمْءُرْ نہیں پڑھا جاتا اور عدمِ قلب کی صورت میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔

قلبِ مکانی لغتِ عرب میں قلبِ مکانی بکثرت واقع ہوا ہے۔ کسی فاء کو عین کی جگہ اور عین کو فاء کی جگہ لے جاتے ہیں۔ جیسے اَدْؤُرٌ (دَارٌ کی جمع) کو اٰدُرٌ پڑھتے ہیں اصل میں اَدْوُرٌ تھا۔ وُجُوْہٌ والے قاعدے کے تحت واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا اَدْؤُرٌ ہو گیا۔ پھر قلبِ مکانی کی وجہ سے ہمزہ، دال کی جگہ چلا گیا اب قاعدہ اٰمَنَ کے تحت اسے الف سے بدل دیا تو اٰدُرٌ بروزن اَعْفُلٌ ہو گیا۔

عین کلمہ کو لام کی جگہ لے جانے کی مثال قِسِیٌّ ہے۔ یہ قَوْسٌ کی جمع قُوُوْسٌ تھا سین کو واؤ کی جگہ اور واؤ کو سین کی جگہ لے گئے قُسُوْوٌ ہو گیا۔ پھر قاعدہ ۱۵ کے تحت دِلِیٌّ کی طرح ہو گیا۔

لام کو فاء، فاء کو عین اور عین کو لام کی جگہ لے جانے کی مثال اَشْیَاءُ ہے کہ اصل میں شَیْئٌ کی جمع شَیْئَاءُ تھا۔ نَعْمَۃٌ اسم کی جمع نَعْمَاءُ ہے اور یہ فَعْلَاءُ کے وزن پر ہے کیونکہ اَشْیَاءُ اَفْعَالٌ کے وزن پر نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اشیاء غیر منصرف ہے اگر اسے اَفْعَالٌ کے وزن پر قرار دیں تو منع صرف کا کوئی سبب نہیں

پایا جاتا جبکہ فَعْلَاءُ میں ہمزہ ممدودہ منع صرف کا سبب ہے اور یہ دو سببوں کے قائم مقام ہے۔ قلب کے بعد اَشْیَاءُ کے وزن پر ہے۔

قلب مکانی کی پہچان صرفیوں نے لکھا ہے کہ کسی کلمہ میں قلب مکانی کا علم اس جیسے دوسرے اشتقاقی کلمات سے حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً اَدْؤُرٌ میں عین کلمہ کو فا کی جگہ لے گئے۔ یہ بات دَارٌ (واحد) دُوْرٌ (جمع) اور دُوَیْرَۃٌ (تصغیر) سے معلوم ہوئی۔ اسی طرح قِسِیٌّ میں قلب مکانی کا علم قَوْسٌ اور تُقَوُّسٌ سے حاصل ہوا کہ قِسِیٌّ اصل میں قُوُوْسٌ تھا۔

یونہی اس بات سے بھی قلب مکانی کا پتہ چلتا ہے کہ اگر قلب مکانی کو تسلیم نہ کریں تو اسباب منع صرف کے بغیر غیر منصرف ہونا لازم آتا ہے۔ جیسے اَشْیَاءُ کا مسئلہ گذر چکا ہے

حضرت علامہ موصوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قلب کی پہچان کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اگر قلب کا اعتبار نہ کریں تو شذوذ لازم آتا ہے۔ جیسے کُلْ، خُذْ اور مُرْ وغیرہ۔

تو جس طرح کسی سبب کے بغیر کلمہ کا غیر منصرف ہونا خلافِ قیاس ہے اور یہ بات اعتبارِ قلب کی داعی ہے اسی طرح کسی علت کے بغیر تخفیفِ ہمزہ اور تعلیل بھی خلافِ قیاس ہے اس لئے یہاں قلب کا اعتبار ضروری ہوا۔

افادہ ۳ بعض اوقات لَمْ یَکُنْ اور اِنْ یَکُنْ سے نون کو حذف کرکے لَمْ یَكُ اور اِنْ یَكُ پڑھتے ہیں۔ اس حذف کو اہلِ صرف خلافِ قیاس کہتے ہیں۔

حضرت علامہ سید محمد بریلوی رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں قاعدہ یوں بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں جو نون فعلِ ناقص کے آخر میں واقع ہوا سے حرفِ جازم

کے داخل ہونے پر حذف کرنا جائز ہے[ل] لہٰذا یہ خلافِ قیاس (شاذ) نہیں ہے۔

سوال اس قاعدے کا صرف ایک فرد ہے یعنی "کان"، حالانکہ قاعدہ کلیہ ہوتا ہے۔

جواب کسی قاعدے کا ایک فرد میں منحصر ہونا اس کی کلیت کے خلاف نہیں البتہ اگر بعض جزئیات قاعدے کے خلاف ہوں تو کلیت میں فرق پڑتا ہے۔ چونکہ افعالِ ناقصہ میں سے صرف ایک فرد "کان" ہی ایسا ہے جس کے آخر میں نون ہے اس لئے اس قاعدے کا استعمال صرف اسی میں ہوگا۔

سوال کوئی ایسی مثال بتائیں جہاں کسی قاعدے کا استعمال صرف فردِ واحد میں ہوا ہو

جواب ہر وہ الف لام جو اللہ تعالیٰ کے کسی اسم مبارک کے شروع میں آئے اور ہمزہ کے گرنے کے بعد اس کے قائم مقام ہو جائے اس اسم کے شروع میں حرف ندا آنے کی وجہ سے یہ ہمزہ (یعنی الف لام میں سے الف) ہمزہ قطعی ہو جاتا ہے اور پڑھنے میں بھی باقی رہتا ہے۔ یہ قاعدہ صرف اسم جلالت "اللہ" میں استعمال ہوتا ہے۔ اسمائے الٰہیہ میں سے کسی دوسرے اسم میں استعمال نہیں ہوتا۔

افادہ ۴ ہمزہ سے بدل ہوئی یا جب بابِ افتعال کا فا کلمہ ہو تو وہ فا سے نہیں بدلتی جیسے اِیْتَکَلَ اور اِیْتَمَرَ۔

اس وجہ سے اہلِ صرف نے اِتَّخَذَ کو شاذ قرار دیا کیونکہ ہمزہ سے بدل ہوئی

ل یہاں ناقص سے مراد وہ فعل نہیں جس کے لام کلمہ میں حرفِ علت ہو بلکہ افعالِ ناقصہ کَانَ وغیرہ مراد ہے۔

ے کے نزدیک اسمائے مشتقات ہیں کیونکہ مصدر بھی ان

سے ہے اور اصل اختلاف اشتقاق میں ہے کہ فعل، مصدر سے مشتق ہے

یا مصدر، فعل سے مشتق ہے۔ قوی دلائل سے دوسری بات (کوفیوں کے مذہب)

کو ترجیح حاصل ہے [1]

افادہ ۱۲ جمع مذکر غائب اور حاضر کی واو اور واحد مؤنث حاضر کی یاء جو نون ثقیلہ کی وجہ سے گر جاتی ہے بصریوں کے نزدیک اس کے گرنے کا سبب اجتماع ساکنین ہے جبکہ کوفی کہتے ہیں کہ دو ثقیل حرف جمع ہونے کی وجہ سے گرتی ہے یہی وجہ ہے کہ الف نہیں گرتا کیونکہ وہ ثقیل نہیں ہے۔ بصری اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ تثنیہ سے الف اس لئے نہیں گرتا کہ اس کے گرنے سے واحد اور تثنیہ کے صیغوں میں التباس لازم آتا، یعنی پتہ نہ چلتا کہ واحد کا صیغہ ہے یا تثنیہ کا؟

حضرت علامہ سید محمد بریلوی رحمہ اللہ اس سلسلے میں کوفیوں کے مذہب کو ترجیح دیتے ہوئے کوفیوں کی طرف سے بصریوں کو جواب دیتے ہیں کہ اگر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یہ حروف حذف ہوتے تو جن صیغوں میں نون خفیفہ نہیں آتا، نون ثقیلہ بھی نہ آتا۔ تقریر کلام یہ ہے کہ اجتماع ساکنین کی دو صورتیں ہیں۔ پہلا ساکن مدہ ہو اور دوسرا ساکن حرف مشدد اور وہ دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں تو یہ اجتماع جائز ہے اور حرف مدہ کو حذف نہیں کرتے جیسے ضَآلِّیْنَ (یہاں الف مدہ اور لام مشدد ہے

---

[1] مصنف علیہ الرحمۃ نے غیر محققین کی اس بات کو رد کیا ہے کہ بصریوں کے نزدیک مصدر اس لئے اصل ہے کہ فعل مصدر سے مشتق ہوتا ہے اور کوفیوں کے نزدیک فعل اس لئے اصل ہے کہ مصدر اعلال میں فعل کے تابع ہوتا ہے یعنی مصدر، اشتقاق کے اعتبار سے اصل ہے اور فعل تعلیل کے اعتبار سے اصل ہے حضرت مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں صحیح بات وہی ہے جو ہم نے نقل کی ہے۔

جس میں پہلا لام ساکن ہے، اَتُحَآجُّوْنِّیْ (یہاں الف مدہ کے بعد جیم مشدد ہے) اس کو اجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں۔ اور اگر یہ دونوں دو کلموں میں ہوں تو پہلے ساکن یعنی حرف مدہ کو حذف کرتے ہیں۔ جیسے یَخْشَی اللّٰہَ، اُدْعُوا اللّٰہَ، اُدْعِی اللّٰہَ [1]

درحقیقت نون ثقیلہ فعل مضارع کے ساتھ علیحدہ کلمہ ہے لیکن شدت امتزاج کی وجہ سے دونوں کو ایک کلمہ کے قائم مقام قرار دیا گیا لہٰذا اگر ہم ان کے ایک کلمہ ہونے کا اعتبار کریں تو چاہیے کہ واو اور یاء حذف نہ ہوں جیسے لَیَفْعَلُوْنَّ اور لَتَفْعَلِیْنَّ اور اگر دونوں کلموں کا اعتبار کریں تو الف کو بھی حذف نہ کریں۔

جہاں تک بصریوں کی اس بات کا تعلق ہے کہ تثنیہ کا نون اس لئے نہیں گرتا کہ واحد اور تثنیہ کے صیغوں میں التباس لازم نہ آئے تو التباس سے کہاں کہاں بچیں گے کیونکہ تعلیل کی وجہ سے ہزاروں جگہ التباس آتا ہے۔ مثلاً تُدْعَیْنَ واحد مؤنث کا صیغہ اعلال کی وجہ سے جمع مؤنث حاضر کے صیغہ جیسا ہو گیا اور ناقص مکسور العین ومفتوح العین مجرد ومزید فیہ سب میں التباس موجود ہے تو یہ التباس تعلیل سے مانع کیوں نہ ہوا تو جس طرح تثنیہ، تعدد پر دلالت کی وجہ سے واحد کا مغائر ہے اسی طرح جمع بھی تعدد پر دلالت کی وجہ سے واحد کے مقابل ہے تو ایک میں التباس کا خیال رکھنا اور دوسرے میں التباس کی پرواہ نہ کرنا محض ذاتی رائے ہے۔ برسبیل تنزل ہم کہتے ہیں کہ التباس سے بچنے کے لئے اجتماع ساکنین جائز ہوگا یا نہ؟ پہلی صورت

---

[1] یَخْشَی کے آخر میں الف مدہ اور اسم جلالت میں لام مشدد ہے جس میں پہلا لام ساکن ہے اس لئے یَخْشَی کا الف حذف ہو گیا۔ دوسری مثال اور تیسری مثال میں یاء کو حذف کیا گیا۔ یعنی یہ لکھنے میں باقی رہتے ہیں پڑھنے میں نہیں آتے۔

ہ کے ساتھ بھی الف آنا چاہئے اور دوسری صورت میں نون خفیفہ رح نون ثقیلہ کے ساتھ بھی الف نہیں آنا چاہئے۔

سوال اگر تثنیہ کے ساتھ نون ثقیلہ بھی نہ آئے تو تاکید تثنیہ کی کوئی صورت نہ ہوگی؟

جواب یہ کلام کمزور ہے۔ تاکید صرف نون میں منحصر نہیں ہے۔ دوسرے طریقوں سے بھی تاکید ہو سکتی ہے جیسے رنگ اور عیب۔ نیز ثلاثی مزید اور رباعی میں اسم تفضیل نہیں آتا لیکن دوسرے طریقوں سے اسم تفضیل کا معنیٰ ادا کرتے ہیں خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کوفیوں کا مذہب یعنی واو اور یاء کو اجتماع ثقلین کی وجہ سے حذف کرتے ہیں، واضح ہے اور بصریوں کا مذہب کسی صورت میں درست نہیں۔

سوالات

(۱) علم الصیغہ کے مصنف علیہ الرحمہ نے باب افعال اور استفعال کے ان صیغوں کو جن میں تعلیل نہیں شاذ ہونے سے بچانے کا کیا طریقہ اختیار کیا ہے۔

(۲) مُرْ، خُذْ اور کُلْ کے ہمزوں کو خلاف قیاس نہیں گرایا گیا اس کی وضاحت کریں۔

(۳) قلب مکانی کی کیا کیا صورتیں ہیں مثالوں سے واضح کریں۔

(۴) مصدر یا فعل کے اصل ہونے کے بارے میں مصنف علیہ الرحمہ کے استاذ گرامی قدس سرہٗ کی تحقیق و ترجیح نقل کریں۔

(۵) تَخِذَ کے بارے میں اعتراض اور اس کا جواب نقل کریں؟

خاتمہ

مشکل صیغوں کا بیان

نوٹ یہاں صیغے کو اس کے تلفظ والی شکل میں لکھ کر بریکٹ میں رسم الخط کے انداز میں لکھا جائے گا۔ مثلاً فَتَّقُوْنِ (فَاتَّقُوْنِ)

یہ تمام صیغے قرآن مجید سے لئے گئے ہیں تاکہ طلباء و طالبات کے لئے ان صیغوں کو سمجھنے کے بعد آیات کے معانی کو سمجھنا آسان ہو۔

صیغہ ۱ فَتَّقُوْنِ (فَاتَّقُوْنِ) دراصل یہ صیغہ اِتَّقُوْا جمع مذکر امر حاضر معروف باب افتعال لفیف مفروق ہے اس کے شروع میں فاء آنے کی وجہ سے ہمزہ وصل گر گیا یعنی پڑھنے میں نہیں آئے گا۔ آخر میں یائے متکلم تھی جسے گرا دیا گیا فعل اور یائے متکلم کے درمیان نون وقایہ ہے تاکہ فعل کے آخر کو کسرہ سے بچایا جائے۔ یعنی یہ فَاتَّقُوْنِیْ تھا۔ نون وقایہ کا کسرہ یائے محذوفہ پر دلالت کرتا ہے اِتَّقُوْا کو تَتَّقُوْنَ سے بنایا گیا جس کا طریقہ معروف ہے۔ تَتَّقُوْنَ اصل میں تَتَّقِيُوْنَ تھا قاف کو ساکن کر کے یاء کا ضمہ اسے دیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو گرا دیا

صیغہ ۲ فَرْهَبُوْنِ (فَارْهَبُوْنِ) یہ بھی امر حاضر معروف جمع مذکر کا صیغہ ہے البتہ یہ باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے ہے۔ اس کے شروع میں بھی فاء ہے اور آخر میں نون وقایہ ہے جس کے بعد یائے متکلم تھی جسے گرا دیا گیا۔

فائدہ جن افعال کے آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم ہو وہاں یاء کو گرانے کے بعد جب وقف یا جزم کی حالت ہوتی ہے تو طالب علم حیران رہ جاتا ہے

کہ حالتِ جزم اور وقف کے باوجود نون اعرابی کیسے آگیا حالانکہ یہ نون وقایہ ہے۔ اسی طرح جب ہمزہ وصل گرتا ہے تو بعض اوقات صیغے کا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے بالخصوص جب دوسرے کلمے کے ساتھ ملنے کی وجہ سے ہمزۂ وصل گرا ہو۔ مثلاً یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی (الآیہ) اب یہاں تُرْجِعِیْ پڑھا جاتا ہے۔ پہلے کلمہ یعنی المطمئنۃ سے ملنے کی وجہ سے اِرْجِعِیْ (واحد مؤنث امر حاضر معروف) کا ہمزۂ وصل گرگیا۔ اس طرح تا اور را کو ملا کر پڑھنے سے صیغہ سمجھ میں نہیں آتا۔

یا ایھا الناس اعبدوا (الآیہ) میں "اعبدوا" جمع مذکر امر حاضر معروف ہے۔ لیکن سُعْبُدُوْا پڑھنے سے صیغے کو سمجھنا مشکل ہوگیا۔ اسی طرح اِذَا قِیْلَ ارْجِعُوْا میں لَرْجِعُوْا اور رَبِّ ارْجِعُوْنِ میں بِرْجِعُوْنِ کے بارے میں تشویش ہوجاتی ہے کہ یہ کونسا صیغہ ہے۔ حالانکہ یہ دونوں جمع مذکر حاضر امر کے صیغے ہیں۔

ہمزۂ وصل کے بابوں کے شروع میں مَا اور لَا آنے سے بھی صیغے کو سمجھنے میں پریشانی ہوجاتی ہے۔ مثلاً مَجْتَنَبَ (مَا اِجْتَنَبَ) مَنْفَطَرَ (مَا انْفَطَرَ) لَنْفَجَرَ (لَا انْفَجَرَ) مَسْتَوْرَدَ (مَا اسْتَوْرَدَ) تمام ماضی کے صیغے ہیں لیکن حرف نفی آنے کی صورت میں ان کا تلفظ الجھن میں ڈال دیتا ہے۔

باب انفعال کی ماضی پر حرف نفی لَا آجانے سے لفظ لَنْ اور حرف نفی مَا آجانے سے مَنْ کی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔ جیسے لَا انْفَطَرَ (لَنْفَطَرَ) مَا انْفَطَرَ (مَنْفَطَرَ)

مُخْلُوْلِیْنَ جمع مذکر اسم مفعول حالت نصب و جر کے علاوہ ناقص باب افعیلال سے جمع مؤنث غائب نفی ماضی مجہول کا صیغہ بھی آتا ہے مثلاً مَا اُخْلُوْلِیْنَ (پڑھنے میں مُخْلُوْلِیْنَ) اسی طرح مَضْرُوْبِیْنَ جمع مذکر اسم مفعول باب ضَرَبَ

یَضْرِبُ کے علاوہ باب افعیعال سے ماضی منفی جمع مؤنث غائب کا صیغہ بھی بنتا ہے۔ جیسے مَا اُضْرُوْبِبْنَ (پڑھنے میں مَضْرُوْبِبْنَ)

ص ۳ فَدَّارَأْتُمْ (فَادَّارَأْتُمْ) صیغہ جمع مذکر اثبات ماضی معروف مہموز اللام باب اِفَّاعُلٌ سے اِدَّارَأْتُمْ تھا۔ شروع میں فاء کے آنے سے ہمزۂ وصل گرگیا

ص ۴ لَنْفَضُّوْا (لَا انْفَضُّوْا) صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف مضاف ثلاثی باب انفعال ہے۔ شروع میں لام تاکید آنے کی وجہ سے ہمزۂ وصل گرگیا۔

ص ۵ اَسْتَغْفَرْتَ (اَاِسْتَغْفَرْتَ) صیغہ واحد مذکر حاضر ماضی مثبت معروف صحیح از باب استفعال ہے۔ شروع میں ہمزہ استفہام آنے کی وجہ سے ہمزۂ وصل گرگیا۔

ص ۶ تَظَاهَرُوْنَ (تَتَظَاهَرُوْنَ) صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف صحیح از باب تفاعل ہے۔ ایک تاء گرا دی گئی کیونکہ دو تاء جمع ہونے کی وجہ سے ایک تاء کو گرا دیتے ہیں۔

ص ۷ لِتُکْمِلُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف صحیح از باب افعال ہے۔ شروع میں لامِ کَیْ کے بعد اَنْ مقدر ہے جس کی وجہ سے آخر سے نون اعرابی گرگیا۔ یہ صیغہ اس لئے مشکل ہوجاتا ہے کہ طالب علم سمجھتا ہے شاید یہ لام امر ہے اور لام امر حاضر کے صیغوں پر نہیں آتا۔ حالانکہ یہ لام کَیْ ہے۔

ص ۸ وَلْتَأْتِ (لِتَأْتِ) صیغہ واحد مؤنث امر غائب معروف ناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ہے۔ شروع میں واؤ آنے کی وجہ سے لامِ امر ساکن ہوگئی۔ وَلْتَأْتِ کو تَأْتِیْ مضارع سے بناتے ہیں۔ شروع میں

لام امر لگانے کی وجہ سے آخر سے یاء گر گئی۔

قاعدہ واو کے بعد لام امر کو گرانا[1] واجب ہے اور فاء کے بعد جائز۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں فَعِلٌ کا وزن ہو چاہے اصلی ہو یا عارضی، وہاں اہل عرب درمیان والے حرف کو ساکن کر دیتے ہیں جیسے کَتِفٌ سے کَتْفٌ — چونکہ امر میں لام کے بعد حرف متحرک ہوتا ہے اس لئے واو یا فاء کے داخل ہونے کی صورت میں فَعِلٌ کا وزن پیدا ہو جاتا ہے اس لئے لام کو ساکن کرتے ہیں — واو کی صورت میں لام کو گرانا (یعنی ساکن کرنا) اس لئے واجب ہے کہ اس کا استعمال زیادہ ہے۔

ص ۹ وَيَتَّقْهِ یہ صیغہ واحد مذکر غائب اثبات مضارع معروف لفیف مفروق از باب افتعال ہے۔ اصل میں یَتَّقِیْ تھا قرآن پاک کی آیت وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ (الآیۃ) یہاں مَنْ کی وجہ سے آخر میں جزم آگئی لام کلمہ عین ساکن ہو گیا اور اس سے پہلے جو یاء تھی (یُطِیْعُ تھا) وہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی جبکہ یَخْشٰی سے الف اور یَتَّقِیْ سے یاء گر گئی۔ یَتَّقِهِ میں یاء گرنے کے بعد ضمیر مفعول کی وجہ سے فَعِلٌ کی صورت پیدا ہو گئی۔ مثلاً تَقِهٌ لہٰذا قاف کو ساکن کر دیا تو یَتَّقْهِ ہو گیا۔

ص ۱۰ اَرْجِهْ اَرْجِ صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف ناقص از باب افعال ہے مفعول واحد مذکر غائب کی ضمیر آنے کی وجہ سے اَرْجِهْ ہو گیا۔ قرآن پاک میں اس کے بعد وَاَخَاهُ کا لفظ ہے لہٰذا "جِهِ وَ" (فَعِلٌ) کی صورت پیدا ہو گئی جیسے اِبِلٌ ہے۔ عربی لوگوں کا قاعدہ ہے کہ اس وزن میں درمیان والے حرف کو بھی ساکن کرتے ہیں لہٰذا "ہا" کو ساکن کیا تو اَرْجِهْ وَاَخَاهُ ہو گیا۔

---

[1] یہاں گرانے سے مراد یہ ہے کہ لام لکھنے میں آئے گی اور پڑھنے میں نہیں آئے گی۔

ص ۱۱ عَصَوْا (عَصَوْا وَّ) عَصَوْا جمع مذکر غائب ماضی معروف ناقص واوی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ ہے (جیسے دَعَوْا ہے) اس کے بعد واو عطف آگیا۔ قرآن پاک میں بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ — قاعدہ یہ ہے کہ واو غیر مدہ کا واو عطف میں ادغام کرتے ہیں اس لئے عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ہو گیا

ص ۱۲ اَنْ نَّمُنَّ (اَنْ نَمُنَّ) نَمُنَّ صیغہ جمع متکلم مع الغیر مضارع معروف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ ہے۔ اَنْ ناصبہ مصدریہ کی وجہ سے منصوب ہے (یہ نَمُدُّ کی طرح ہے) اَنْ کے نون کا متکلم کے نون میں ادغام ہو گیا۔

ص ۱۳ لُمْتُنَّنِيْ لُمْتُنَّ صیغہ جمع مؤنث حاضر اثبات فعل ماضی معروف اجوف واوی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ قُلْتُنَّ کی طرح ہے اس کے آخر میں یاء متکلم اور نون وقایہ آجانے سے لُمْتُنَّنِيْ ہو گیا۔

ص ۱۴ اِمَّا تَرَيِنَّ صیغہ واحد مؤنث حاضر اثبات مضارع معروف با نون ثقیلہ مہموز العین و ناقص از باب فَتَحَ يَفْتَحُ — اصل میں یہ تَرَيْنَ تھا۔ نون ثقیلہ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ یائے غیر مدہ نون ثقیلہ کے ساتھ جمع ہوئی اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو کسرہ دیا تَرَيِنَّ ہو گیا اور تَرَيْنَ اصل میں تَرْءَيِيْنَ تھا۔ ہمزہ، یَسَلُ کے قاعدہ سے حذف ہو گیا اور رُؤْيَتٌ کے افعال میں اس کو حذف کرنا واجب ہے اور یاء تَرْمِيِيْنَ والے قاعدے کے تحت حذف ہو گئی۔ نون تاکید جس طرح مضارع میں لام تاکید کے بعد آتا ہے اسی طرح اِمَّا شرطیہ کے بعد بھی آتا ہے

ص ۱۵ اَلَمْ تَرَ صیغہ واحد مذکر حاضر نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف مہموز العین و ناقص یائی از باب فَتَحَ يَفْتَحُ اس کی تعلیلات آپ نے پڑھ لی ہیں۔ شروع میں ہمزہ استفہام ہے۔

ص ۱۶ قَالِينَ | صیغہ جمع مذکر اسم فاعل ناقص از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ (دشمن رکھنے والے) کرامیٌ والے قاعدہ کے تحت تعلیل ہوئی۔ قرآن پاک میں ہے "إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِينَ" — قرآن پاک میں تو یہ اسم فاعل ہی استعمال ہوا کیونکہ اس پر الف لام داخل ہے۔ لیکن قَالِينَ میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ باب مفاعلہ سے امر حاضر جمع مؤنث کا صیغہ ہے۔ قَالَى يُقَالِي مُقَالَاةً — امر قَالِ قَالِيَا قَالُوْا قَالِي قَالِيَا قَالِينَ۔ اس کا معنی دشمنی رکھنا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اس باب سے واحد مؤنث امر حاضر معروف ہو یعنی قَالِينِيْ۔ آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم ہو۔ وقف کی حالت میں یائے متکلم کے گرنے اور نون وقایہ کے ساکن ہونے کی وجہ سے قَالِينْ پڑھیں گے۔

نوٹ | اس قسم کے صیغوں میں اس وجہ سے اشکال ہوتا ہے کہ یہ دوسری زبان میں کسی چیز کا نام ہو سکتا ہے جیسے قالین ایک بچھونے کو کہتے ہیں۔

اسی طرح آسمان — آسمان کا نام بھی ہے لیکن جب عربی میں أَفْعَلَانِ صیغہ تثنیہ مذکر اسم تفضیل کے آخر کو بوجہ وقف ساکن کیا جائے تو یہی وزن بنتا ہے نیز یہ باب افعال سے ماضی معروف کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب بھی ہو سکتا ہے کہ آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم ہو (أَفْعَلَانِي) یائے متکلم حذف ہوگئی اور وقف کی وجہ سے نون کا کسرہ گر گیا تو أَفْعَلَانْ (آسمان) ہوگیا۔

ص ۱۷ أَشُدَّ | بَلَغَ أَشُدَّهُ میں یہ صیغہ شِدَّةٌ کی جمع ہے یعنی قوت جیسا کہ أَنْعُمٌ نعمت کی جمع ہے۔ تفسیر بیضاوی شریف میں اسی طرح ہے۔ قاموس (لغت کی ایک کتاب) میں لفظ أَشُدٌّ کی جمع بھی لکھا ہے۔ اس کا معنی بھی قوت ہے۔

ص ۱۸ لَمْ يَكُ | اصل میں لَمْ يَكُنْ تھا اس قاعدے کے تحت کہ فعل ناقص پر جوازم کے داخل ہونے سے نون کو گرانا جائز ہے۔ نون کو گرا دیا۔ قرآن پاک میں

لَمْ اَكُ، لَمْ تَكُ اور اِنْ يَكُ بھی آیا ہے۔

ص ۱۹ يَهِدِّي | صیغہ واحد مذکر غائب اثبات فعل مضارع معروف ناقص یائی از باب افتعال ہے۔ اصل میں يَهْتَدِيُ تھا۔ باب افتعال کا عین کلمہ حرف دال (د) ہونے کی وجہ سے تاء کو دال سے بدل کر ادغام کیا اور فاء کلمہ (ہاء) کو کسرہ دیا اس طرح يَهِدِّيْ ہوگیا — یہاں فاء کلمہ پر فتحہ بھی جائز ہے یعنی يَهَدِّيْ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

ص ۲۰ يَخِصِّمُوْنَ | صیغہ جمع مذکر غائب اثبات فعل مضارع معروف صحیح از باب افتعال ہے۔ اصل میں يَخْتَصِمُوْنَ تھا۔ عین کلمہ کی جگہ حرف صاد واقع ہوا تو يَهِدِّيْ کی طرح یہاں بھی تعلیل ہوگی

ص ۲۱ وَدَّكَرَ (وَادَّكَرَ) | صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف از باب افتعال ہے۔ اصل میں اِذْتَكَرَ تھا۔ باب افتعال کا فاء کلمہ ذال ہونے کی وجہ سے تائے افتعال کو دال سے بدلا اور ذال کو بھی دال سے بدل کر ادغام کیا اِدَّكَرَ ہو گیا۔ شروع میں واؤ آنے کی وجہ سے ہمزہ وصل گر گیا تو وَادَّكَرَ پڑھا گیا۔

ص ۲۲ مُدَّكِرٌ | صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از باب افتعال ہے۔ اصل میں اِذْتَكِرٌ تھا۔ ذال اور تاء دونوں کو دال سے بدلا شروع میں میم اسم فاعل کی علامت ہے [1]

ص ۲۳ تَدَّعُوْنَ | صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات فعل مضارع معروف ناقص واوی از باب افتعال ہے۔ اصل میں تَدْتَعِيُوْنَ تھا۔ تاء کو دال سے

---

[1] یہاں جتنے قوانین استعمال ہو رہے ہیں وہ آپ نے پڑھ لیے ہیں ان کو پیش نظر رکھیں۔ نیز یہاں دال کو ذال سے بدل کر اِذَّكَرَ اور مُذَّكِرٌ پڑھنا اور ادغام کے بغیر اِذْدَكَرَ اور مُذْدَكِرٌ پڑھنا بھی جائز ہے۔

بدل کر ادغام کیا پھر تَدْعُوْنَ کے قاعدہ کے تحت یاء حذف ہوگئی تَدَّعُوْنَ بن گیا۔

ص ۲۴ مُزْدَجَرٌ باب افتعال کا مصدر میمی ہے مُزْتَجَرٌ تھا۔ باب افتعال کا فاء کلمہ زاء ہونے کی وجہ سے اسے دال سے بدلا۔ نیز وزن کے اعتبار سے یہ اسم مفعول اور اسم ظرف کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے۔

ص ۲۵ فَمَنِ اضْطُرَّ | فَمَنِ اضْطُرَّ) اُضْطُرَّ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت مجہول از باب افتعال ہے۔ ہمزۂ وصل درمیان میں آنے کی وجہ سے گر گیا اور فَمَنْ کے نون ساکن کو کسرہ دیا کیونکہ جب ساکن کو حرکت دینا ہو تو کسرہ دیتے ہیں۔

ص ۲۶ مُضْطُرِرْتُمْ (مَا اُضْطُرِرْتُمْ) | قرآن مجید میں ہے اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْہِ۔ اُضْطُرِرْتُمْ صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات ماضی مجہول مضاعف از باب افتعال ہے۔ ہمزۂ وصل درمیان میں آنے کی وجہ سے گر گیا۔ نیز مَا کا الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا اور فاء کلمہ ضاد ہونے کی وجہ سے افتعال کی تاء، طاء سے بدل گئی۔

ص ۲۷ فَمَسْطَاعُوْا (فَمَا اسْطَاعُوْا) | دراصل یہ اِسْتَطَاعُوْا تھا۔ صیغہ جمع مذکر غائب نفی ماضی معروف اجوف واوی از باب استفعال ہے۔ استفعال کی تاء کو حذف کیا ہمزۂ وصل درمیان میں آگیا اور مَا کا الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو فَمَسْطَاعُوْا (فَمَا اسْطَاعُوْا) ہوگیا۔

ص ۲۸ لَمْ تَسْطِعْ | اصل میں لَمْ تَسْتَطِعْ تھا۔ تاء کو حذف کر دیا اس میں لَمْ یَسْتَقِمْ کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔

ص ۲۹ مُضِیًّا | ناقص واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ (مَضٰی یَمْضِیْ) کا

مصدر ہے۔ اصل میں مُضُوْیًا تھا مَرْمِیٌّ کے قاعدہ کے تحت اس کی تعلیل ہوئی مُضِیٌّ ہوگیا۔ اس میں فاء کلمہ کو کسرہ دے کر مِضِیٌّ پڑھنا بھی جائز ہے۔

ص ۳۰ عِصِیَّہُمْ | عِصِیٌّ (عَصَا) کی جمع ہے۔ اصل میں عُصُوْوٌ تھا۔ دُلِیٌّ کا قاعدہ استعمال کرتے ہوئے دونوں واؤ کو یاء سے اور صاد کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تو عُصِیٌّ ہوگیا۔ پھر صاد کی مطابقت میں عین کو بھی کسرہ دیدیا دیا تو عِصِیٌّ ہوگیا۔

ص ۳۱ لَنَسْفَعًا | لَنَسْفَعَنْ بروزن لَنَفْعَلَنْ صیغہ جمع متکلم لام تاکید بانون تاکید خفیفہ ہے۔ بعض اوقات نون خفیفہ کو تنوین کی صورت میں بھی لکھتے ہیں لہذا یہاں بھی یہی طریقہ اختیار کیا گیا۔

ص ۳۲ نَبْغِ | اصل میں نَبْغِیْ ہے جیسے نَرْمِیْ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معروف ناقص یائی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ حالتِ وقف میں ناقص کے آخر سے علت کو حذف کرنا جائز ہے اس لئے یہاں بھی یاء کو حذف کیا گیا۔

نوٹ | محققین علم صرف نے لکھا ہے کہ اہل عرب جزم اور وقف کے بغیر بھی یَدْعُوْا کو یَدْعُ اور یَرْمِیْ کو یَرْمِ پڑھتے ہیں۔

ص ۳۳ غَوَاشٍ | غَاشِیَۃٌ کی جمع ہے۔ جَوَارٍ والے قاعدے پر عمل کیا یعنی غَوَاشِیٌ تھا یاء پر ضمہ ثقیل تھا گرا دیا۔ یاء اور نون تنوین دو ساکن جمع ہوگئے یاء کو گرا دیا غَوَاشٍ ہوگیا۔ [1]

---

[1] حضرت مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس قسم کے صیغہ کی تعلیل میں طویل بحث ہے جسے افادہ کے لئے یہاں نقل کرنا ضروری ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ جَوَارٍ وغیرہ میں حالت رفع اور جر میں یاء حذف ہو جاتی ہے اور اگر یہ کسی اسم کی طرف مضاف نہ ہو، یا شروع میں الف لام نہ ہو تو اس پر تنوین آتی ہے۔ مثلاً جَاءَتْنِیْ جَوَارٍ، مَرَرْتُ

(مسلسل)

ص ۳۴ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ رَاَيْتُمْ بروزن فَعَلْتُمْ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل ماضی مثبت معروف از باب فَتَحَ یَفْتَحُ مہموز العین و ناقص یائی ہے شروع میں فاء برائے تعقیب اور قَدْ تحقیق کے لئے آیا ہے۔

(بقیہ از صفحہ گذشتہ) بجوارٍ، جبکہ حالت نصب میں مطلقاً فتح آتا ہے۔ جب آخر میں الجَوَارِیَ، رَاَیْتُ جَوَارِیَ۔ یعنی تنوین نہیں آتی۔ اسی طرح الف لام یا اضافت کی صورت میں حالت رفع اور جر میں آخر میں یاء بھی آتی ہے — اب اعتراض یہ ہے کہ جَوَارٍ (بروزن فَعَائِلُ) جمع منتہی الجموع ہے اور یہ اسباب منع صرف میں قوی سبب ہے اور دو سببوں کے قائم مقام ہے۔ لہٰذا یہاں تنوین بالکل نہیں آنی چاہئے تھی اور یاء بھی کبھی حذف نہ ہوتی۔ جیسے اَعْلیٰ اور اَدْنیٰ وغیرہ اسم تفضیل میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب وزن فعل اور وصف پائے جاتے ہیں اس لئے ان پر تنوین کبھی نہیں آتی اور الف کسی جگہ نہیں گرتا۔

جواب: اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ اسماء میں اصل ان کا منصرف ہونا ہے۔ لہٰذا ہر اسم بنیادی طور پر منصرف ہوتا ہے اور اس پر تنوین آسکتی ہے۔ چونکہ یہاں حالت نصب میں قاضٍ کے قاعدے کے تحت یاء حذف نہیں ہوتی اس لئے منتہی الجموع کے وزن میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا لہٰذا یہ کلمہ غیر منصرف ہوگا اور تنوین حذف ہوجائے گی جبکہ حالت رفع اور جر میں قاضٍ کے قاعدے کے مطابق یاء گر گئی تو جَوَارٍ مفرد کے وزن پر سَلَامٌ اور کَلَامٌ کی طرح ہوگیا اور منتہی الجموع کا وزن باطل ہوگیا اور چونکہ یہاں غیر منصرف ہونے کا دارومدار صرف اسی وزن پر تھا اس لئے کلمہ منصرف رہا اب اس پر تنوین بھی آسکتی ہے اور یاء کلمہ حذف بھی ہوسکتا ہے جبکہ اَعْلیٰ وغیرہ میں اصل تنوین کے ساتھ تھا لیکن جب نون تنوین کے ساتھ التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا تو بھی منع صرف کا سبب باقی رہا کیونکہ یہاں منع صرف کے دو سبب ہیں۔ ایک وصف جس میں کسی قسم کا خلل پیدا نہیں ہوتا اور دوسرا وزن فعل جو یہاں اس صورت میں معتبر ہے کہ اس کے شروع میں حروف اتین میں سے کوئی ہے اور یہ تاء کو قبول نہیں

(مسلسل)

(ھا) ضمیر منصوب لائی گئی تو "تُمْ" پر واؤ کا اضافہ کیا۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ کُمْ، ھُمْ اور تُمْ کے بعد جب ضمیر لانا ہو تو میم کے بعد واؤ کا اضافہ کرتے ہیں اور میم کو ضمہ دیا جاتا ہے۔ جیسے قَتَلْتُمُوْهُمْ، اَکَلْتُمُوْهَا، اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ بلکہ واحد مؤنث حاضر کے صیغے میں ضمیر کا اضافہ کرتے وقت تائے مکسورہ کے بعد یاء ساکن کا اضافہ کرتے ہیں جیسے صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول میں آیا ہے لَوْ قَرَأْتِیْهِ لَوَجَدْتِیْهِ۔ ؎

(بقیہ از صفحہ گذشتہ) کرتا اور الف کے گرنے کے باوجود یہ معنیٰ باقی رہتا ہے لہٰذا غیر منصرف ہونے کی علت کا موجود رہنا غیر منصرف ہونے کا سبب ہے۔ اس طرح تنوین گرادی۔

نوٹ: فصول اکبری کے مصنف نے اس اشکال سے بچنے کے لئے ایک دوسری راہ اختیار کی ہے کہ جَوَارٍ کو قاضٍ والے قاعدے سے دور رکھتے ہوئے دوسرا قاعدہ جاری کیا وہ یہ کہ جب ناقص کی جمع فَوَاعِلُ کے صوری وزن پر ہو تو حالت رفع اور جر میں یاء کو حذف کرکے تنوین لاتے ہیں ...... چونکہ فصول اکبری کے مصنف کی تقریر پر بالکل اعتراض نہیں ہوتا اور زیادہ مشقت بھی نہیں لہٰذا اس کتاب میں اس قاعدے کے مطابق لکھا ہے۔

؎ اس کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بعض عورتوں مثلاً بناوٹی بال لگانے یا گودوانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی تو ایک خاتون نے کہا آپ نے فلاں فلاں پر لعنت بھیجی ہے حالانکہ قرآن پاک میں یہ بات مذکور نہیں ہے انہوں نے فرمایا "لو قرأتیه لوجدتیه" اگر تم قرآن پاک کو پڑھتیں تو اس میں یہ حکم پاتیں۔ مقصد یہ ہے کہ قرآن پاک میں فرمایا کہ جو کچھ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں، رک جاؤ اور چونکہ حضور علیہ السلام نے حدیث شریف میں ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ لہٰذا یہ قرآن ہی کا حکم ہوا۔

۳۵ اَنُلْزِمُکُمُوْهَا | صیغہ جمع متکلم فعل مضارع صحیح از باب افعال بروزن نُکْرِمُہٗ ہے۔ شروع میں ہمزہ استفہام ہے اور آخر میں ضمیر منصوب کُمْ ہے۔ چونکہ اس کے بعد پھر "ھا" ضمیر آرہی ہے اس لئے درمیان میں واؤ کا اضافہ کیا اور میم کو ضمہ دیا۔

ص ۳۶ اَنْ سَیَکُوْنُ | صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع بروزن یَقُوْلُ ہے۔ یہاں اشکال یا مغالطہ یہ ہے کہ "اَنْ" کے باوجود مضارع منصوب نہیں لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اَنْ ناصبہ نہیں ہے بلکہ اَنَّ سے مخففہ ہے۔ لفظ عِلْم اور ظَنٌّ (یا ان کے مشتقات کے) بعد یہ اَنْ آتا ہے اور نصب نہیں دیتا۔

ص ۳۷ مِتْنَا | صیغہ جمع متکلم فعل ماضی مثبت معروف ہے جیسے خِفْنَا یہاں اشکال یہ ہے کہ قرآن مجید میں اس کا مضارع مضموم العین استعمال ہوا ہے۔ جیسے یَمُوْتُ اور یَمُوْتُوْنَ۔ لہذا یہ باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے مُتْنَا آنا چاہیے تھا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ بقول مفسرین یہ باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے بھی آتا ہے اور سَمِعَ یَسْمَعُ سے بھی جیسے مَاتَ یَمُوْتُ اور مَاتَ یَمَاتُ (قَالَ یَقُوْلُ اور خَافَ یَخَافُ کے وزن پر) قرآن مجید میں اس کی ماضی سَمِعَ یَسْمَعُ سے اور مضارع نَصَرَ یَنْصُرُ سے مستعمل ہے۔

ص ۳۸ فَمْبَجَسَتْ (فَانْبَجَسَتْ) | صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف از باب انفعال ہے جیسے اِنْبَجَسَتْ (بروزن اِنْفَطَرَتْ) فاء کی وجہ سے ہمزہ درمیان میں آگیا اس لئے (پڑھنے سے) ساقط ہوگیا اور نون ساکن اپنے بعد والی باء کی وجہ سے میم سے بدل گیا اس لئے صیغے میں اشکال پیدا ہوگیا۔

ص ۳۹ اَلدَّاعِ | اسم فاعل دَاعِیْ ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ اسم معرف باللام کے آخر سے بعض اوقات یاء گر جاتی ہے لہذا یہاں بھی گر گئی اور اَلدَّاعِ ہوگیا۔

ص ۴۰ اَلْجُوَارِ | اَلْجُوَارِیْ تھا۔ مندرجہ بالا قاعدہ کے تحت آخر سے یاء گر گئی۔

ص ۴۱ اَلتَّنَادِ | اَلتَّنَادِیْ باب تفاعل کا مصدر اَلتَّنَادُیْ تھا۔ دال کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا اب یاء ساکن ہوکر مندرجہ بالا قاعدہ کے تحت گر گئی تو اَلتَّنَادِ ہوگیا۔

ص ۴۲ دَسّٰهَا | دَسّٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف صحیح از باب تفعیل مضاعف ثلاثی ہے۔ اصل میں دَسَّسَ تھا آخری حرف کو علت سے بدلا دَسَّیَ ہوگیا۔ پھر یاء کو الف سے بدلا دَسّٰی ہوگیا۔ اکثر اہل عرب اسی طرح کرتے ہیں۔

ص ۴۳ فَظَلْتُمْ | جمع مذکر حاضر فعل ماضی معروف مضاعف ثلاثی از باب سَمِعَ یَسْمَعُ۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوں تو بعض اوقات ایک کو حذف کر دیتے ہیں اس لئے لام کلمہ کو حذف کیا یعنی ظَلِلْتُمْ سے ظَلْتُمْ ہوگیا۔ بعض اوقات پہلے لام کی حرکت ظاء کو دے کر ظِلْتُمْ بھی پڑھتے ہیں۔

ص ۴۴ قَرْنَ | بعض مفسرین کے نزدیک یہ اِقْرَرْنَ تھا مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق پہلی راء کی حرکت قاف کو دے کر راء کو حذف کر دیا اب ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے حذف کر دیا قَرْنَ ہوگیا۔

تفسیر بیضاوی میں اس کی ایک توجیہ یہ منقول ہے کہ یہ خِفْنَ کے وزن

...رُنَ، قَارَ يَقَارُ (سَمِعَ يَسْمَعُ) سے بنا ہے اور اس کے معنی ماد...
کے قریب قریب لکھے ہیں۔

ص ۲۵ مُعْجِزَاتٌ | مُعْجِزَہ کی جمع ہے۔ واحد میں عین کلمہ (ج)
ہے جبکہ جمع میں اسے ضمہ دیا کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ فُعْلٌ اور فُعْلَۃٌ کی جمع:
الف اور تاء کے ساتھ آئے تو عین کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں لہٰذا جیم کو ضمہ دیا البتہ
فتحہ دینا بھی جائز ہے۔ اور اگر فِعْلٌ یا فِعْلَۃٌ (کسرہ کے ساتھ) ہو تو عین ...
کسرہ دیتے ہیں بلکہ بعض اوقات فتحہ بھی دیا جاتا ہے۔ جیسے (تَمْرَۃٌ) کی جمع ...
کے ساتھ "تَمَرَاتٌ" ہے۔

سوالات

(۱) فَادَّرَأْتُمْ کونسا صیغہ ہے فعل اور باب کی وضاحت بھی کریں۔؟
(۲) يَتَّقْهِ کی وضاحت کیجئے؟
(۳) اِمَّا تَرَيِنَّ صیغے کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہاں نون ثقیلہ کیسے آگیا؟
(۴) قَالِيْنَ، صیغہ اور باب لکھیں۔ نیز بتائیں کہ یہ ہفت اقسام میں سے کیا ہے؟
(۵) يَهِدِّىْ کس باب سے کونسا فعل اور کونسا صیغہ ہے اور اس میں تعلیل کی کیا صورت ہے؟
(۶) اَنْ سَيَكُوْنُ میں اَنْ ناصبہ مصدریہ کے باوجود مضارع کے آخر میں نصب نہیں کیا وجہ ہے؟
(۷) فَظَلْتُمْ کی وضاحت کریں؟

درج ذیل نصابی کتب ہم سے طلب کیجیے

1. تفہیم النحو ———— محمد صدیق ہزاروی
2. تلخیص اصول الشاشی ————
3. اربعین نووی ————
4. تعلیم المنطق ———— مولانا عبدالستار سعیدی
5. تعلیم الصرف ————
6. علم الصیغہ (مترجم) ———— مولانا غلام نصیر الدین چشتی
7. خاصیات ابواب ————
8. نعیم النحو (مترجم نحو میر) ———— مولانا محمد قاسم بھوت
9. تاریخ ساز شخصیات ————

شعبہ نشر و اشاعت

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ — لاہور
فون: ۳۵۰۳۱۴/۲۵۷۰۹۴۲